

عربی ادب کے سات منظوم شاہکار

السبع المعلقا

مع اردو ترجمہ و تشریح

از

مولانا قاضی سجاد حسین

مدی کتب خانہ آرام باغ - کراچی

عربی ادب کے سات منظوم شاہکار

السبع المعاني

مع اردو ترجمہ و تشریح

از

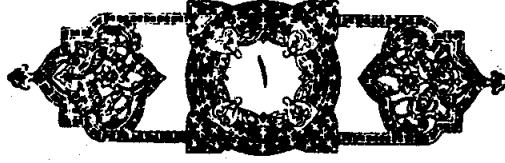
مولانا قاضی سجاد حسین

مدنی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

المعلقات السبع

٣	معلقة امرئ القيس .
١٨	معلقة طرفة بن العبد .
٣٧	معلقة زهير بن أبي سلمى .
٤٧	معلقة لبيد .
٦١	معلقة عمرو بن كلثوم .
٧٤	معلقة عنتره .
٨٥	معلقة الخثر بن حلزة .





المعلقة الاولى لامرئ القيس بن حجر الكندي

قال امرؤ القيس بن حجر بن عمرو الكندي :

فَقَانَبِكِ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٍ وَمَنْزَلٍ
بِسِقْطِ اللَّوِيِّ بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْملٍ (۱)
فَتَوَضَّحَ فَالْفَرَاةِ ، لَمْ يَعْفَ رَسْمَهَا
لَمَّا نَسَجَتْهَا مِنْ جَنُوبٍ وَشَمَالٍ (۲)
تَرَى بَعَرَ الْارْأَمِ فِي عَرَصَاتِهَا
كَانِي غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحْمَلُوا (۳)
وَقِيغَايِنَا كَأَنَّهُ حَبُّ فُلْفُلٍ (۴)
لَدَى سَمْرَاتِ الْحَيِّ تَأْقِفُ حَنْظَلٍ (۵)

یہ معلقہ امرؤ القیس بن حجر بن عمرو کندی کا ہے۔

(۱) ترجمہ بدلے دو لڑوں دو ستوں، ذرا ٹھہر و تاکہ ہم محبوبہ اور اس کے اس گھر کی یاد کر کے رو لیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر مقامات دخول اور حومل۔

(۲) ترجمہ :- اور تو وضیح و مفراتہ کے درمیان واقع ہے جس کے نشانات اس وجہ سے نہیں بیٹے کہ اس پر جونی اور شمالی ہوائیں برابر چلتی رہیں۔ مطلب۔ اگر باد جنوبی کچھ مٹی اڑا کر لے جاتی تھی تو باد شمالی پھر اس مٹی کو واپس لا کر ڈال دیتی تھی۔ اس وجہ سے وہ آثار قائم رہے۔

(۳) ترجمہ :- سفید ہرنوں کی میٹگنیاں اس (مکان) کے میدانوں اور ہموار زمینوں میں تو ایسی دپڑی دیکھے گا جیسے سیاہ مروج کے دانے۔ مطلب۔ شاعر دیار محبوب کے

اجارٹھ بولنے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معشوقہ کے کوچ کر جانے کی وجہ سے وہ مکانات وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے ہیں۔ چنانچہ کس جگہ وحشی جانوروں کی میٹگنیاں کا پایا جانا اس کے ویران ہو جانے کی ظاہر دلیل ہے اور آرام کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ سفید ہرن بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ویرانہ میں رہتا ہے۔

(۴) یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (معشوقہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے بول کے درختوں کے نزدیک اندرا سن توڑنے والا تھا۔ مطلب اس تشبیہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ فراق محبوبہ میں بے اختیار آنسو جاری جیسا کہ حنظل توڑنے والے کی آنکھ سے بے اختیار پانی جاری ہو جاتا ہے۔

وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلِيَّ مَطِيَّهْمُ
 وَإِنَّ شِقَاتِي عَبْرَةَ مَهْرَاقَةَ
 كَدَّ أَبْكَ مِنْ أُمَّ الْحَوَيْرِثِ قَبْلَهَا
 إِذَا قَامَتَا تَضَوَّعَ الْمَسْكُ مِنْهُمَا
 فَقَاضَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِني صَبَابَةً
 أَلَا رَبُّ يَوْمَ لَكَ مِنْهُنَّ صَالِحُ
 وَيَوْمَ عَقَرْتُ لِلْعَذَارَى مَطِيَّتِي

يَقُولُونَ: لَا تَهْلِكُ أَسَى وَتَجْمَلُ^(۱)
 فَهَلْ عِنْدَ رَسْمِ دَارِسٍ مِنْ مَعْوَلٍ^(۲)
 وَجَارَتِهَا أُمَّ الرَّبَابِ بِمَأْسَلٍ^(۳)
 نَسِيمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرِيَا الْقَرَّ تَنْقُلُ^(۴)
 عَلَى النَّحْرِ حَتَّى بَلَّ دَمْعِي جَمَلِي^(۵)
 وَلَا سِيَا يَوْمٍ بَدَارَةَ جُلْجُلٍ^(۶)
 فَيَا عَجَبًا مِنْ كُورِهَا الْمُتَحَمَّلِ^(۷)

کو ترک دیا۔ مطلب یہ ہے کہ دوستوں کی یاد میں اس قدر
 رویا کی سیل اشک نے تلوار کے پرتلہ کو بھی ترک دیا۔

(۶) ترجمہ - سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں)
 کی جانب سے بہت اچھے تھے خصوصاً وہ دن جو دارۃ جلیل
 میں گزرا۔ مطلب - شاعر چونکہ پہلے درد عشق کی داستان
 بیان کر چکا ہے اس لئے اب بمعتمنائے "حکایت درد تاکے" اپنے

نفس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ ایام گزشتہ کے پیش کا ذکر
 کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ اے امر القیس! اگر تجھے ان دوستوں سے
 رنج و غم پہنچتا تو کیا مضائقہ اپنی سے بہت سی مرتبہ تو مسرت
 وصال بھی حاصل کر چکا ہے۔ خاص کر دارۃ جلیل میں وہ دن
 بہت کیف افزا گزرا۔

(۷) ترجمہ - اور یہ وہ دن تھا کہ جب میں نے
 دوشیزہ رلیکیوں کے لئے اپنی ناقہ ذبح کر دی تھی تو اے
 لوگو! میری حیرت کو دیکھو جو اس (ناقہ) کے (اُس) کجاوہ
 سے پیدا ہوئی جو (دوسرے ناقہ پر) لدا ہوا تھا۔
 مطلب دارۃ جلیل میں امر القیس نے جب اپنی ناقہ دوشیزہ

عورتوں کے لئے ذبح کر دی تو اس کا کجاوہ عورتوں کے ایک
 اونٹ پر لدا گیا اور عزیز نے۔ مجبوری امر القیس کو اپنی
 اونٹنی پر سوار کر لیا۔ آگے اسی کا ذکر ہے۔

(۱) میں رو رہا تھا) اور اجاب میرے پاس ان میداؤں
 میں اپنی سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (مجم
 فراق سے) ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

(۲) دو جانا کہتا ہے کہ میں رونے سے کیسے باز آسکتا ہوں
 جب کہ (میری شفا۔ (یہی) ہے ہوئے آنسو ہیں د پھر
 ہوش میں آکر کہتا ہے کہ) کیا (ان) میٹے ہوئے نشانوں
 کے پاس کوئی قابل اعتماد (فریادرس) ہے؟ (نہیں ہے تو
 رونا بھی بے سود ہے)۔

(۳) (تیری عادت عزیزہ کے عشق میں ٹھیک) اس عادت
 کے مانند ہے جو اس سے پہلے ام الحویرث اور اس کی پڑوسن
 اُم رباب کے ساتھ (کوہ) ماسل میں تھی۔ مطلب عشق
 کی ان پہلی داستانوں کو ذکر کرنے سے شاعر کا مقصد اپنے
 رنج کو ہلکا کرنا ہے۔

(۴) جب وہ دونوں (اُم حویرث اور اُم رباب) مستان
 انداز سے) کھڑی ہوتی تھیں تو (ان) دونوں سے (مشکو
 کی خوشبو) ایسی ہنکتی تھی گویا بادِ صبا لونگ کی خوشبو
 لئے آتی ہے۔

(۵) ترجمہ - پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو بہا
 تک سینہ پر ہے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ

فَظَلَّ الْعَدَارَى يَرْتَمِينَ بِلَحْمِهَا وَشَحْمِ كَهْدَابِ الدَّمَقَسِ الْمَقْتَلِ (۱)
وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْحَدْرَ حِدْرًا عُنِيزَةً

فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجَلِي (۲)

تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِيطُ بِنَا مَعًا

عَقَرْتُ بَعِيرِي يَا أُمَّ الرَّقَيْسِ فَأَنْزَلَ (۳)

فَقُلْتُ لَهَا: سِيرِي وَأَرْخِي زَمَامَهُ وَلَا تُبْعِدْنِي مِنْ جَنَّاكَ الْمَعْلَلِ (۴)

فَأَلْهِئْتَهَا عَنْ ذِي تَمَائِمٍ مُحْوَلِ (۵)

إِذَا مَا بَكِي مِنْ خَلْفِهَا انصرفت له بشق وتختي شقها لم يحول (۶)

انفرد ہونے لے۔

(۵) ترجمہ۔ (معوذہ کو غرور حسن سے باز رکھنے کے

لئے کہتے کہ حسن و جمال میں) تجھ جیسی بہت سی حاملہ اود

دودھ پلانے والی عورتیں ہیں جن کے پاس میں رات کے

وقت گیا اور ان کو تعویذ والے ایک سالہ بچے سے غافل بناؤ۔

مطلب۔ عنیزہ کے کنارہ کش ہونے پر اپنی بڑائی جلاتے

ہوئے کہتا ہے کہ میں نے حاملہ اور مرضعہ تک کہ جو چارے سے

متنفر ہوتی ہیں اپنی طرف مائل کر لیا۔ عنیزہ کی حاملہ اور مرضعہ

سے مشابہت حاملہ اور مرضعہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے

کہ بہت سی عورتیں جو خوبصورتی اور حسن و جمال میں عنیزہ

کے مثل ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ اور مرضعہ بھی تھیں۔

(۶) ترجمہ۔ جب وہ (بچہ) اس کے پیچھے رونے لگتا

تھا تو وہ اپنے ایک حصہ کو اس کی طرف پھیر دیتی تھی اور

ایک حصہ میرے پیچھے رہتا تھا جو نہیں پھیرا جاتا تھا۔ مطلب

یعنی بدن کا بالائی حصہ دودھ پلانے کے لئے بچہ کی جانب

پھیر لیتی تھی اور زیرین حصہ مجھ سے غایت الفت کی بنا پر

نہیں ہٹاتی تھی۔

(۱) ترجمہ۔ یعنی وہ دو شیرہ عورتیں اس کے پشت

اور اس پر جی کو جو بیٹے ہوئے ریشم کی جھار کی طرح تھی۔

(بقایت سرور) آپس میں ایک دوسرے پر پھینکنے لگیں۔

(۲) ترجمہ۔ اور جس دن کہ میں ہودج میں یعنی عنیزہ کے

ہودج میں داخل ہوا (وہ کیسا بھلا دن تھا) تو اس نے

مجھ سے کہا تیرا بڑا ہوتو مجھے پیادہ پا کرنے والا ہے مطلب

میری ناکہ دو سواروں کا بوجھ نہ برداشت کر سکے گی اور اس کی

کمر زخمی ہو جائے گی تو مجھ پر اپیدل چلنا پڑے گا۔

(۳) ترجمہ۔ درنا خالیکہ ہودج ہم دونوں کو جھکا

نے رات تھا۔ وہ کہنے لگی اے امرو القیس! تو نے میرے اونٹ

کی کمر گادی پس تو اتر پڑ۔

(۴) ترجمہ۔ میں نے اس (عنیزہ) سے کہا کہ چلی چل

اور اونٹ کی ہمار کو ڈھیل چھوڑ اور مجھ کو اپنے منکر چنے

ہوتے (یا مجھ کو بہلانے والے) میوہ سے دور نہ کر مطلب

یعنی جب عنیزہ نے مجھ کو اتر جانے کے واسطے کہا تو میں نے

البتہا کی کہ ایسا نہ کر اور مجھ کو اپنے میوہ سے بوسہ و کنارے لطف

وَيَوْمًا عَلَى ظَهْرِ الْكَثِيبِ تَعَذَّرَتْ عَلِيٌّ وَآلَتْ حَلْفَةَ لَمْ تَحْلَلْ^(۱)
أَفَاطَمَ مَهْلًا بَعْضَ هَذَا التَّدَلُّلِ

وَأَنْ كُنْتَ قَدْ أَرَمَعْتَ صُرْمِي فَاجْلِي^(۲)
أَغْرَكَ مِنِّي أَنْ حَبِّكَ قَاتِلِي وَأَنَّكَ مَهْمَا تَأْمُرِي الْقَلْبَ يَفْعَلُ^(۳)
وَأِنْ تَكُ قَدْ سَاعَتِكَ مِنِّي خَلِيقَةٌ فَسُلِّي ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكَ تَنْسَلْ^(۴)
وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكَ إِلَّا لِتَضْرِبِي بِسَهْمِيكَ فِي أَعْيُنِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ^(۵)
وَبَيْضَةَ خَدْرٍ لَا يَرَامُ خَبَاؤُهَا تَمْتَعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَاغَيْرٍ مُعْجَلِ^(۶)

ہوتی ہے تو اپنے کپڑوں (یا اپنے دل) کو میرے کپڑوں (یا
میرے دل) سے کھینچ لے تاکہ جدا ہو جائے۔ مطلب -
ثیابے جامہ اور قلب دونوں مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ غنترہ نے
اس شعر میں ثیابے دل مراد لیا ہے۔ ۵

فَشَكَلْتَ بِالرَّحِمِ الْإِصْحَامَ نِيَابَهُ : لَيْسَ الْكَمْرُ يُوَعَّلُ لِقَابِهَا
خَلَاوَهُ رِيكٌ فِي هِرْجَالٍ مِثْرًا مَطْبَعٌ هُوَ أَكْرُ تُوْجِدَانِي لَسَدْرَتِي
ہے تو میں بھی راضی ہوں اگرچہ وہ میرے لئے بلاکت کا سبب ہے۔
مصرع :- مہر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

(۵) ترجمہ - تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوتیں
مگر صرف اس لئے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں
کو (میرے) شکستہ دل کے کپڑوں میں مائے۔ (ترجمہ ثانی)
تیری دونوں آنکھوں نے صرف اس لئے آنسو بہا تاکہ تو اپنے
دونوں تیروں (معلیٰ اور رقیب) کو میرے دل نزار کے دسوں
حصوں پر مار کر دبیجوئے) دل کی مالک بن جلتے۔

(۶) ترجمہ - اور بہت سی (ایسی) پردہ نشین عورتیں
ہیں جن کے خیمہ کا (بھی) قصد نہیں کیا جاسکتا۔ میں نے
بہت دیران کی دل لگی سے فائدہ اٹھایا۔ (بیضہ خدر سے
حسین عورتیں مراد ہیں)۔

(۱) ترجمہ - اور ایک روز اس (ممشوقہ) نے ایک
ریت کے ٹیلے پر مجھ سے سختی کی اور (جدائی کی) ایسی قسم
کھائی جس میں کوئی استنثار نہ تھا۔ مطلب - عزیزہ کے
اس وقت سختی کرنے پر شاعر کو اس کی وہ پرانی سختی بھی
یاد آگئی جو کسی ٹیلہ پر اس کے ساتھ کی تھی۔ قسم غیر محفل
کے معنی یہ ہیں کہ وہ قطعی قسم تھی جس میں انشاء اللہ غم
نہیں کہا گیا تھا اور جس سے گریز کی کوئی شکل نہ تھی۔

(۲) ترجمہ - اے فاطمہ! اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ
اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو
بھل منسی کے ساتھ کہ مطلب - یعنی اگر مجھ سے تعلق رکھنا
ہے تو ناز و انداز میں کمی کر ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور
اگر قطع تعلق ہی کرنا مقصود ہے تو وہ بھی بھلائی کے ساتھ
ہونا چاہیے۔

(۳) ترجمہ - یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھنٹہ ہو
ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو
میرے دل کو حکم دے گی وہ (ضرور) کرے گا۔ مطلب -
چونکہ تجھ کو میری مجبوری عشق کا پوری طرح احساس ہو گیا،
اس لئے تو نے اور زیادہ ستانا شروع کر دیا ہے۔

(۴) ترجمہ - اور اگر میری کوئی عادت تجھ کو بُری معلوم

تجاوزتُ أحراساً إليها ومَعشراً
 إذا ما الثريا في السماء تعرّضتُ
 فحسنتُ وقد نصتُ لنومِ ثيابها
 فقالتُ: يمينُ الله ما لك حيلةُ
 خرّجتُ منها أمشي تجرُّ وراءنا
 فلما أجزنا ساحة الحبي وأنتحى
 عليّ حراً صالوا يسرون مقتلي^(۱)
 تعرّض أثناء الوشاح المفضل^(۲)
 لدى السّتر إلا لبسة المتفضل^(۳)
 وما إن أرى عنك الغواية تنجلي^(۴)
 على أثرنا ذيل مرطٍ مرّحل^(۵)
 بنا بطن خبت ذی حفاف عفتقل^(۶)

(۱) ترجمہ - (جب میں اس کے پاس پہنچا) تو وہ بولی خدا کی قسم تیرے لئے اب کوئی غم نہیں اور میں نہیں خیال کرتی کہ تجھ سے یہ (عشق کی) گمراہی زائل ہو جائیگی مطلب ناگہان حیلہ کا ایک یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب میرے پاس تجھے مٹانے کا کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں ہے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر تو اس وقت یہاں گرفتار ہو گیا اور اہل قبیلہ جاگ اٹھے تو اپنے یہاں آنے کا (یا بچنے کا) کوئی حیلہ و تدبیر نہیں کر سکے گا۔ یہ شعر شاعر کے بہترین اشعار میں سے سمجھا گیا ہے اس قصیدہ میں بھی اس کی نظیر نہیں۔

(۵) ترجمہ - میں اس کو ایسے حال میں لے کر نکلا کہ وہ چل رہی تھی اور ہم دونوں کے نشانات (قدم) پر ہلکے پیچھے منقش چادر کے داغ کو کیچھ رہی تھی۔ مطلب - وہ اپنی چادر کے پٹوں کو زمین پر کیچھتی ہوتی چل رہی تھی تاکہ کوئی ہمارے پیروں کے نشانات سے نہ لٹکالے اس لئے کہ عرب علم قیادت میں کمال رکھتے تھے۔

(۶) ترجمہ - پس جب ہم قوم کی آبادی سے نکل گئے اور ایک وسیع ریگستان کے درمیان میں جو ٹیلوں والا تھا پہنچے۔ لہذا کا جواب لگے شعر میں ہے۔

(۱) ترجمہ - ایسے بگبگانوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے متعلق اس کے خواہشمند تھے کہ کاش وہ پوشیدہ طور سے مجھ کو قتل کر ڈالیں۔ مطلب - پوشیدہ طور سے قتل کی تمنا اس وجہ سے کرتے تھے کہ یہ شہزادہ تھا جس کو علی الاعلان نہیں قتل کیا جاسکتا تھا۔

(۲) ترجمہ - (میں اس کے پاس ایسے وقت پہنچا) جب کہ ثریا کے کانے آسمان پر اس طرح ظاہر ہو گئے تھے جیسے کہ (تھوڑے تھوڑے) فصل سے پروئے ہوئے موتیوں کے ہار کے کارے۔ مطلب - وشارح مفصل سے وہ ہار مراد ہے جس میں آبدار موتیوں کے درمیان سیاہ پوتھ کے دانے پرو دیتے گئے ہوں۔ ثریا کی تشبیہ ایسے ہار سے نہایت لطیف ہے کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے ستاروں کے درمیان تاریکی حامل ہوتی ہے۔

(۳) ترجمہ - میں اس کے پاس ایسے وقت میں پہنچا جب کہ وہ چلن کے پاس جامہ خواب کے علاوہ سونے کے لئے اپنے (سب) کپڑے نکال چکی تھی۔ مطلب - وہ چلن کے پاس میرے انتظار میں تھی اور کپڑے محض اہل قبیلہ کو یہ جاننے کے واسطے اتار دیتے تھے کہ سونے کا ارادہ کر رہی ہے۔

هَصْرَتْ بِقَوْدِي رَأْسَهَا فَمَا يَلَتْ
عَلِيَّ هَضِيمَ الْكَشْحَرِيَّاءِ الْخَلْخَلِ (۱)
مَهْفَهْفَةٌ بَيَّضَاءُ غَيْرُ مَقَاضِي
تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجْنَجَلِ (۲)
كَيْكُرُ الْمَقَانَاةِ الْبِيَّاضِ بِضَفْرَةٍ
عَظَاها نَمِيرُ الْمَاءِ غَيْرُ الْحَلِّ (۳)
تَصَدُّ وَتُبْدِي عَنْ أَسِيلٍ وَتَتَّقِي
بِنَاطِرَةٍ مِنْ وَحْشٍ وَجَزَّةٍ مَطْفِيلِ (۴)
وَجِيدٍ كَجَيْدِ الرَّثْمِ لَيْسَ بِفَاحِشٍ
إِذَا هِيَ نَصَتْهُ وَلَا بُعْطَلِ (۵)

(۱) ترجمہ۔ وہ اعراض کرتی ہے اور ایک دراز رخسار
ظاہر کرتی ہے اور مقامِ دجرہ کے بچہ والے وحشی (ہرن) کی
آنکھ کے ذریعہ بچتی ہے۔ مطلب۔ جب وہ ہم سے روگردانی
کرتی ہے تو اس کا ایک حسین دراز رخسار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔
لیکن اپنی مست نگاہوں کے ذریعہ ہمیں مجوہرت بنا کر اپنے
دیدار سے محروم کر دیتی ہے۔ معشوقہ کی چشم مست کو وجہ کے
وحشی ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجہ کے ہرن
عموماً زیادہ حسین ہوتے ہیں۔ اور پھر جب کہ ہرن بچہ والا
ہو اور اپنے بچہ کو دیکھے تو اس کی آنکھ میں ایک خاص کیف
محسوس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے ان قیودات کا اضافہ
کیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اردو کے شاعر نے ادا کیا ہے جس
سے اس شعر کے سمجھنے میں زیادہ سہولت ہو گی ہے
اونشیل آنکھ والے تیری آنکھیں دیکھ کر
خود بتائے اس بھری محفل میں کس کو ہوش ہے
(۵) ترجمہ۔ اور ایک ایسی گردن (کو ظاہر کرتی ہے) جو
گردن آہو کی مثل ہے جب کہ وہ اس کو بلند کرے تو لمبی
بے ڈول (اور بے زیور نہیں ہے۔ مطلب۔ ہرن کی گردن
کے ساتھ تشبیہ لینے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا اس کو لیس
بفاحش اور "لا بمعطل" کے ذریعہ سے دور کر دیا۔
یعنی مجبور کی گردن مناسب درازی اور زیور سے مزین ہے۔

(۱) ترجمہ۔ تو میں نے اس کی دو زلفوں کے ذریعہ
(اس کو اپنی طرف) جھٹکایا۔ چنانچہ وہ باریک کمر، گداز
پنڈلی والی (معشوقہ) میری طرف جھٹک آئی۔ مطلب
میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا وہ بلا عذر میری طرف کھینچ
آئی۔ باریک کمر اور گداز پنڈلی ہونا معشوقہ کی بہترین خوبیاں
میں سے ہے۔
(۲) ترجمہ۔ وہ معشوقہ نازک کمر، خوب رو، مسے ہوتے
ہون کی ہے۔ اس کا سینہ آئینہ کی طرح درخشاں ہے۔ مطلب
معشوقہ کے واسطے لازم حسن ثابت کرتا ہے اور ترائب کو بلفظ
جمع لانے سے مقصود سینہ کی وسعت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔
(۳) ترجمہ۔ (وہ مجبور) اس موتی کی طرح ہے جس میں
زردی اور سفیدی ملی ہوئی ہو جس کو (الیے) صاف پانی لے
سیراب کیا ہو جس پر لوگ نہ اترے ہوں۔ مطلب۔ چونکہ
عورتوں میں سفید رنگ جو زردی کی طرف مائل ہو زیادہ
پسند ہے اس وجہ سے مجبور کو ایسے موتی سے تشبیہ دی
گئی ہے۔ نمیر الماء غیر محفل کی تخصیص اس بنا پر ہے
کہ رنگ کی خوبی میں صاف پانی کو بہت زیادہ دخل ہے
اگر گدلا پانی پیاجائے تو رنگ نہیں نکھر تا۔ شعر کے دوسرے
معنی بھی بیان کئے گئے ہیں، جس کی طرف عربی کے حل میں
اشارہ کر دیا گیا ہے۔

وَفَرَعِ يَزِينِ الْمَنِّ أَسْوَدَ فَاحِمِ-

أَثِيثِ كَقِنُو النَّخْلَةَ الْمُتَعَشِكِلِ (۱)

غَدَائِرُهُ مُسْتَشْرَرَاتٌ إِلَى الْعُلَا

تَضِلُّ الْعَقَاصُ فِي مُثْنَى وَمُرْسَلِ (۲)

وَكُشْحِ لَطِيفِ كَالْجَدِيدِ مُخَصَّرِ-

وَسَاقِ كَانُوبِ السَّقِيِّ الْمَذَلِّ (۳)

وَتُضْحِي فَتَيْتُ الْمَسْكَ فَوْقَ فَرَاشِهَا

تَتَوْمُ الضُّحَى لَمْ تَنْتَطِقْ عَنْ تَفْضُلِ (۴)

وَتَعْطُوبِ رِخْصِ غَيْرِ شَنْنِ كَأَنَّهُ

أَسَارِيعُ ظَنَبِيٍّ أَوْ مَسَاوِيكِ إِسْحِلِ (۵)

اور پنڈلی کو سبز و شاداب نے کسے تشبیہ دی جو عرب کے دوست کے موافق نہایت خوب ہے۔

(۲) ترجمہ۔ وہ (سوئے سوتے) دن چڑھا دیتی ہے در آنجا لیکہ مُسْک کے ٹکڑے اس کے بستر پر پڑے ہوتے ہیں۔ چاشت کے وقت تک خوب سونے والی ہے اور اس نے

(کام دھندے کیلئے) معمولی کپڑے پہننے کے بعد پھٹکا نہیں باندھا۔ مطلب۔ زیادہ دیر تک سوئے رہنا یہ بھی ایک یا کی شان ہے۔ مُسْک کے ریزوں کا بستر پر ہونا ناز و نعمت میں زندگی گزارنے کی علامت ہے۔ اور آخری مصرعہ میں بھی اسی کا اثبات مقصود ہے کیونکہ خیلے لباس پر پھٹکا خدام باندہ ہیں نہ کہ مخدوم۔

(۵) ترجمہ۔ وہ ایسی نرم و نازک (انگلیوں) سے (چیزیں) پرکھتی ہے گویا کہ وہ (انگلیاں) (مقام) ظہبی کے کینچوے یا اسل (درخت) کی مسواکیں ہیں۔ مطلب۔ انگلیوں کو مقام ظہبی کے کینچوؤں سے تشبیہ دی جن کے سر سرخ اور بقیہ جسم سفید ہوتا ہے۔ اور اسل کی مسواکوں کو بھی نعمت و نرمی میں اُن کا مشبہ بہ قرار دیا۔

(۱) ترجمہ۔ اور ایسے بال (دکھاتی ہے) جو کمر کو زینت دیتے ہیں سخت سیاہ ہیں۔ اتنے گھنے ہیں جیسے پھلدار اچھو کا خوشہ۔ مطلب۔ محبوبہ کے بالوں کی دراز سی سی سی اور کثرت کو بیان کیا ہے۔ بالوں میں یہ تین صفیں نہایت حسن افزا ہوتی ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ اس (محبوبہ) کی مینڈھیاں اوپر کو چڑھی ہوتی ہیں۔ جوڑا گندے ہوئے اور چھوٹے ہوئے بالوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ مطلب۔ عورتیں عموماً بالوں کو تین حصوں میں منقسم کرتی ہیں۔ سر کے اگلے چھوٹے چھوٹے بالوں کو بٹ لیتی ہیں جن کو غذا تر کہا جاتا ہے اور سر کے اگلے بے بال مُرْسَل کہلاتے ہیں۔ پچھلے بڑے بڑے بالوں کا جوڑا باندھا جاتا ہے جس کو عقیصہ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سر کے اگلے بال گندے اور بلا گندے اس قدر کثرت سے ہیں کہ جب محبوبہ اُن کو سر کے پچھلے حصہ پر ڈالتی ہے تو جوڑا غائب ہو جاتا ہے۔

(۳) ترجمہ۔ اور ایسی نازک کمر جو ہمارے (بستر) کی طرح ہے اور پنڈلی جو نرم اور تر بائسی کی پوری کی طرح ہے (دکھاتی ہے)۔ مطلب۔ محبوبہ کی کمر کو ہمارے بستر

تضيء الظلام بالعشاء كأنها
إلى مثلها يرنو الحليم صبابة
تسلت عمايات الرجال عن الصبا
ألا ربّ خصم فيك ألوى ردّ دته
وليل كموج البحر مرخ سدوله
فقلت له لما تمطى بصلبه
منازة نُمسي راهب مُتبتل^(۱)
إداما سبكرت بين درع ووجول^(۲)
وليس فؤادي عن هواك بنسل^(۳)
نصيح على تعذاله غير مؤتل^(۴)
عليّ بأنواع الهموم ليبتلي^(۵)
وأردف أعجازاً وناء بكلكل^(۶)

(۱) ترجمہ - (حسین چہرہ کے ذریعہ) شام کے وقت تاریکی کو روشن کر دیتی ہے گویا کہ وہ تارک الدنیا راہب کا شام کا چراغ ہے۔ مطلب - راہب لوگ رات کے وقت کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دیتے تھے تاکہ گمشدہ مسافروں کی رہنمائی ہو۔

(۲) ترجمہ - اس جیسی محبوبہ کی طرف بڑبار (انسان بھی) عشق کی وجہ سے نظر جا کر دیکھتا ہے جب کہ وہ نہیں پہننے والی (عورتوں) اور کرتی پہننے والی (بچیوں) کے درمیان کھڑی ہو۔ مطلب - محبوبہ کا حسن و جمال انسانا تقویٰ شکن ہے کہ عقلند سے عقلند انسان بھی اس کو دیکھ کر محو تما شاہو جاتا ہے۔ ثانی مصرعہ کی غرض یہ ہے کہ محبوبہ کا حسن موزوں و متوسط ہے نہ کامل عورتوں کی صف میں داخل ہے اور نہ بالغ بچیوں کی بلکہ اس کی ابھرتی جوانی ہے۔ اسی مضمون کو ایک ہندی شاعر بیان کرتا ہے۔

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دکھیں تو

یار ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دکھیں تو؟

(۳) ترجمہ - لوگوں کی نو خیز عمر کی (عاشقانہ) گمراہی زائل ہو گئیں (مگر لے محبوبہ) میرا دل تیری محبت سے

جلا ہونے والا نہیں ہے

مگر بھی ہمارا دل بے تاب نہ ٹھہرا

کشتہ بھی ہوا تپسیہ سیما تپھرا

(۴) ترجمہ - سن! تیرے (عشق کے) معاملہ میں بہتے مخالف سخت جھگڑا لو اپنی ملامت گری میں خیر خواہ (پہننے والے) اور کوتاہی نہ کرنے والے (ایسے ہیں کہ) میں نے ان کو

(ناکام) واپس لوٹا دیا (اور ان کی ایک زسٹی) - مطلب اپنے عشق کا استحکام جتا کہ محبوبہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔

(۵) ترجمہ - اور بہت سی موزوں دریا کی طرح (خونگاہ) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیئے تاکہ وہ مجھے آزما لیں۔

(۶) ترجمہ - تو میں نے اس (رات) سے اس وقت کہا جب کہ اس نے اپنی کمر دراز کی اور سر میں پیچھے کو نکالے اور سینہ کو اُبھارا (تلفت کا مقولہ اگلے شعر میں ہے) مطلب شب بھراں کی درازی کو بیان کرتا ہے۔ رات کو حیوان قرار

دے کر جو حیوان کے جسم کی کیفیت انگریزی لیتے وقت ہوتی ہے رات کے لئے ثابت کی۔ کیونکہ انگریزی لیتے وقت حیوان کے جسم میں کھچاؤ اور لمبائی بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔

أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلَا أَنْجَلِي
 بِصُحْحٍ وَمَا الْإِصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلٍ (۱)
 فَيَا لَكَ مِنْ لَيْلٍ كَانَتْ نُجُومُهُ
 بِأَمْرَاسٍ كَثَانٍ إِلَى صَمِّ جَنْدَلٍ (۲)
 وَقَرْنِيَةِ أَقْوَامٍ جَعَلَتْ عَصَامَهَا
 عَلَى كَاهِلٍ مَنِي ذُلُولٍ مُرَحَّلٍ (۳)
 وَوَادٍ كَجَوْفِ الْعَيْرِ فَقَرًّا قَطَعْتُهُ
 بِهِ الذُّئْبُ يَعُوي كَالْحَلِيحِ الْمَعِيلِ (۴)
 فَقُلْتُ لَهُ لِمَا عَوَى : إِنْ تَشَانَا
 قَلِيلُ الْغَيْثِ إِنْ كُنْتَ لِمَا تَقُولُ (۵)

- (۱) ترجمہ دین نے اس شب سے کہا اے (بہر کی) شب دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آ کر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔ مطلب۔ غیر ذوی العقول سے خطاب کرنا عاشق کی انتہائی بد ہوشی پر دال ہے۔ ابتداء رات سے صبح بن جانے کی فرمائش کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے لئے تو صبح بھی شبِ بحرِ اہل ہی کی طرح ہے۔ وہی مصائبِ شبینہ دن کو بھی موجود ہیں۔
- جیسے نصیب ہو روز سیاہ میرا سا
 وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو
- (۲) ترجمہ۔ اے رات تجھ پر تعجب ہے۔ گویا کہ اس کے ستارے شر کے رسول کے ذریعہ ٹھوس پتھروں سے باندھ دیئے گئے ہیں۔ مطلب۔ یعنی ستارے اپنی جگہ سے نہیں ہلنے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسی سے بندھے کھڑے ہیں۔ اسی وجہ سے رات دراز
- ہے۔ صبح ہونے میں نہیں آتی۔
 (۳) ترجمہ۔ قوموں کے بہت سے ایسے مشکیزے ہیں جن کی جوتی کو میں نے اپنے مطیع اور بارکش کا ندھے پر اٹھایا ہے مطلب۔ شاعر اپنے خادم القوم ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کیونکہ قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے۔ (سید القوم خادم)۔
 (۴) ترجمہ۔ میں نے بہت سے ایسے جنگلوں کو (سفر میں) قطع کیا جو گدھے کے پیٹ کی طرح یا حار بن مولع کے جنگل کی طرح خالی تھے۔ ان میں بھیڑ یا ہائے ہونے کثیر العیال جواری کی طرح رورہا تھا۔ (اپنی جفاکشی کی تعریف کرتا ہے)۔
 (۵) ترجمہ۔ جب وہ بھیڑ یا چلا یا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کی شان بے ماٹھی ہے بشرطیکہ تو (اب تک کبھی) تو انگریز نہ ہو ابود بھیڑیئے کے چلانے کو کم ماٹھی پر محمول کر کے اپنی بے ماٹھی دکھلا کر اس کو دلاسا دیتا ہے۔

كَلَانَا إِذَا مَا نَالَ شَيْنًا أَفَاتَهُ

وَمَنْ يُحْتَرِثِ حَرْنِي وَحَرْنُكَ يُهْزَلُ^(۱)

وَقَدْ أَغْتَدِي وَالطَّيْرُ فِي وَكُنَاتِهَا

بِمَنْجَرِدٍ قِنْدِ الْأَوَابِدِ هَيْكَلُ^(۲)

مِكْرٌ مِفْرٌ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعَا

كَجَلْمُودٍ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عِلْ^(۳)

كَمَيْتٍ يَزِلُّ اللَّبْدُ عَنْ حَالٍ مَتْنِهِ

كَأَزَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِ^(۴)

عَلَى الذَّبَلِ جِيَّاشٍ كَانَتْ اهْتِزَامُهُ

إِذَا جَاشَ فِيهِ حَمِيهُ غَلِيٌّ مِرْجَلُ^(۵)

وقت آگے پیچھے ہٹنا بڑھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفات
متضادہ ایک ہی وقت میں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس قدر
تیزی سے دوڑتا ہے جیسے سیل کے دباؤ سے پتھر اوپر سے نیچے
گرتا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ کیت درنگ کا اور ایسی چکنی کمر والا ہے کہ
نمہ کو کمر سے اس طرح پھسلادیتا ہے جیسے چکنا سخت پتھر
بارش کو۔ مطلب۔ چونکہ اس کی پشت نہایت پُر گوشت والا
چکنی ہے اس لئے نمہ اس پر نہیں جمتا۔ کمر کا ان صفات سے
متصف ہونا گھوڑے کی قوت پر دال ہے۔

(۵) ترجمہ۔ باوجود پتھر پرے پن کے نہایت گرم رو ہے
جب اس میں اس کی گرمی (رفقار) جوش مارتی ہے تو اس
کی آواز ہانڈی کے اُبال کی طرح (سُنائی دیتی ہے) مطلب
گھوڑے کے گرم (رفقار) ہو جانے پر جو کیفیت آواز پیدا ہوتی
ہے اس کو ہانڈی کے جوش سے تشبیہ دی جو نہایت مناسب ہے۔

(۱) ترجمہ۔ ہم دونوں میں سے جب کسی کے کوئی چیز
ہاتھ لگتی ہے تو وہ کھو بیٹھتا ہے جو شخص میری سی اور تیری سی
کمانی کرے گا (ضہور) لاغر ہو جائے گا۔ مطلب۔ میں اور
تو یکساں آزاد منہ ہیں جہاں کچھ حاصل ہو اخرج کر ڈالتے ہیں۔

اس لئے ایسے آزاد لوگوں کو افلاس سے دوچار ہونا پڑے گا
قرارد رکھ کر آزاد گانہ نہ گنہ مال نہ صبر و دل عاشق ذاب در غزال
(۲) ترجمہ۔ میں اتنے سویرے اٹھ کر کہ پرندے اس وقت
اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں ایک ایسے کم بال والے گھوڑے
کو لے کر سفر کرتا ہوں جو وحشی جانوروں کی قید اور نہایت
قوی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ بیک وقت بڑا حملہ آور۔ تیزی سے پیچھے
ہٹنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔ پشت پھیرنے والا ہے اس پتھر
کی طرح جس کو سیلاب (کے بہاؤ) نے اوپر سے گرایا ہو۔ مطلب
نہایت تیز و چالاک گھوڑا ہے۔ اس قدر پتھر تیزی سے ضہور کے

مَسَحَ إِذَا مَا السَّاجِدَاتُ عَلَى الْوَتَنِ

أَثَرَنَ الْغُبَارَ بِالْكَدِيدِ الْمُرْكَلِ (۱)

يَزِلُّ الْغَلَامُ الْحَفُّ عَنْ صَهْوَاتِهِ

وَيُلْوِي بِأَثْوَابِ الْعَنِيفِ الْمُثْقَلِ (۲)

دَرِيرٌ كَحْذَرُوفِ الْوَالِيدِ أَمْرَهُ تَتَابِعُ كَفَيْهِ بَخِيضٍ مُوَصَّلِ (۳)

لَهُ أَيُّطَلَا ظَبِيهِ وَسَاقًا نَعَامَةٍ

وَإِرْخَافٍ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيْبٍ تَنْفُلِ (۴)

ضَلِيْعٍ إِذَا أَسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ

بِضَافٍ فَوْيَقَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِأَعْزَلِ (۵)

كَأَنَّ عَلَى الْمَتْنَيْنِ مِنْهُ إِذَا انْتَحَى

مَدَاكَ عَرُوسٍ أَوْ صَلَايَةَ حَنْظَلِ (۶)

سے اور پندلیوں کو شتر مرغ کی پندلیوں سے اور بھاگنے کو
بھیڑیے کی دھڑ سے اور پو یا پلنے کو لومڑی کے بچے کے پو یا
تشبیہ دی ہے۔ غرض ایک شعر میں چار تشبیہیں جمع کر دی ہیں۔
(۵) ترجمہ۔ وہ گھوڑا جوڑے سینہ والا ہے۔ جب
تم اسے پیچھے سے دیکھو تو وہ اپنی ٹانگوں کی درمیان کی
گشادگی کو ایسی دم سے پُر کر دیتا ہے جو گھنی اور زمین سے
تھوڑی اونچی ہے (اور وہ) کج دم نہیں ہے۔ مطلب
سینہ کی گشادگی، اور دم کے گھنے اور طویل ہونے کو بیان
کرتا ہے۔ یہ دونوں باتیں گھوڑے میں بہت زیادہ پسند
کی گئی ہیں۔

(۶) ترجمہ۔ جب وہ گھر کے پاس کھڑا ہوا ہوتا ہے۔

تو اس کی کمر دہن کی خوشبو پینے کے پتھر یا حنظل توڑنے
کی رسل (کی طرح معلوم ہوتی) ہے۔ مطلب۔ گھوڑے کے

پشت کو مضبوطی، چوڑائی اور کچنا ہٹ میں اس رسل سے
جس پر دہن کے لئے خوشبوئیں پھی جاتی ہیں، یا اس چوڑی
رسل سے جس پر اندرائن توڑا جائے تشبیہ دی ہے۔

(۱) ترجمہ۔ جب تیز دو گھوڑیاں تھکن کی وجہ سے سخت
روندی ہوئی زمین میں غبار اُڑانے لگیں (تب بھی وہ) بار بار
رِقار ہے۔ (یعنی پے درپے) مختلف چالیں دکھاتا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ شگفتن رکے کو اپنی کمرے پھیلا دیتا ہے
اور بھاری کڑیل سوار کے کپڑے پھینک دیتا ہے۔ مطلب
اس قدر تیز رو ہے کہ نا تجربہ کار تو اس کی پشت پر جم ہی نہیں سکتا۔
اور تجربہ کار شہسوار کو بھی کپڑے سنبھالنے اور سینے کی
جلت نہیں دیتا۔

(۳) ترجمہ۔ اس قدر تیز (کاڑے کاٹا) ہے جیسے بچے
کی پھر کی جس کو اس بچے کی پے درپے ہاتھوں کی حرکت سے
بھٹوا دھاگے کے ذریعہ گھمایا ہو۔ مطلب۔ گھوڑے کو سرعت
رِقار میں پھر کی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اس کی کوکھیں ہرن کی سی ہیں اور پندلیاں
شتر مرغ کی سی۔ بھیڑیے کا سادوڑنا ہے اور لومڑی کے
بچے کا سا پو یا۔ مطلب۔ گھوڑے کی کوکھوں کو ہرن کی کوکھوں

كَانَ دِمَاءَ الْمَآدِيَاتِ بِنَجْرِهِ
 فَعَنَّا لَنَا سِرْبٌ كَأَنَّ نَعَاجَهُ
 فَذُبْرُنْ كَأَلْجَزْعِ الْمُفْصَلِ بَيْنَهُ
 فَالْحَقْنَا بِالْمَآدِيَاتِ وَدُونَهُ
 فَعَادَى عِدَاءَ بَيْنِ ثَوْرٍ وَنَعْجَةٍ
 فَوَظَلَّ طَهَاءَ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ مُنْضِجٍ
 صَفِيْفَ شِوَاءٍ أَوْ قَدِيرٍ مُعْجَلٍ

(۱) ترجمہ۔ اگلے وحشی جانوروں کا خون جو اس کے سینہ پر لگ گیا ہے لنگھی کتے ہوئے سفید بالوں میں ہندی کے عرق کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ مطلب۔ یعنی گھوڑا اتنا تیز رو ہے کہ جب گاواں وحشی کے گلہ پر اس کو چھوڑا جاتا ہے تو سب سے اگلے جانوروں سے جا ملتا ہے۔ اور شکار کرتے وقت ان جانوروں کے خون کی چھینٹیں اس کی چھاتی پر پڑتی ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاواں وحشی گویا دراز دامن چادروں میں (لمبوس) دوڑا دبت کی دو شیرہ عورتیں ہیں (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔ مطلب۔ بُقرات وحشی کو دُوار بُت کی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور ان کی دُم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۳) ترجمہ۔ سو وہ گاواں وحشی ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا وہ خر مہروں کا ایسا بارہن جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو گنہ میں سے ایسے بچہ کے گلے میں پڑا ہے جو نا نہال اور نادھیال کے اعتبار سے شریف ہے۔ مطلب۔ ہنر یانی کے دونوں کٹائے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی سفید۔ اسی طرح گاواں وحشی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے اس لئے یہ تشبیہ بہت

لطیف ہے بچہ کے نجیب الطرفین ہونے سے اس کے ناز پروردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اس کی گردن میں جو بارہن ہوگا اس کے موتی بہت زیادہ خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(۴) ترجمہ۔ تو اس (گھوڑے) نے ہمیں گلہ کے گاواں پیش رو سے اتنی جلد غلا دیا کہ پھیل گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو متفرق نہ ہونے پائی تھی۔ مطلب۔ اس گھوڑے نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ اگلے گاواں وحشی کو جا دیا کہ پھیلوں کو متفرق ہونے اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ کیا تھا۔

(۵) ترجمہ۔ اس نے بے درپے ایک ہی جھپٹ میں ایک بڑا گاؤ اور ایک مادہ گاؤ کو دبا لیا اور اتنا پسینہ نہ لایا کہ نہا جاتا۔ مطلب۔ اتنا قوی تھا کہ باوجود پے پلے دو جانوروں کو شکار کرنے کے بھی وہ نہ گرایا۔

(۶) ترجمہ۔ قوم کے گوشت پکانے والے یا گرم پتھروں پر پھیلے گوشت کو کباب کرنے والوں یا لمبڑی کے جلد پکانے ہوئے گوشت کے پکانے والوں میں منقسم ہو گئے۔ مطلب۔ شکار کے گوشت کی اس قدر کثرت تھی کہ ہر شخص نے اپنے ذائق کے موافق اس کو پکانا شروع کر دیا۔ بعض نے انکاروں یا پتھروں پر کباب بنانے شروع کر دیئے۔ اور جو زیادہ بھوکے تھے انہوں نے بہت سا گوشت جلد اور بیک وقت پکانے کے لئے باندھ لیا۔

(۷) ترجمہ۔ اس نے اس کی گردن میں جو بارہن ہوگا اس کے موتی بہت زیادہ خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(۸) ترجمہ۔ تو اس (گھوڑے) نے ہمیں گلہ کے گاواں پیش رو سے اتنی جلد غلا دیا کہ پھیل گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو متفرق نہ ہونے پائی تھی۔

(۹) ترجمہ۔ اس نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ اگلے گاواں وحشی کو جا دیا کہ پھیلوں کو متفرق ہونے اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ کیا تھا۔

(۱۰) ترجمہ۔ ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاواں وحشی گویا دراز دامن چادروں میں (لمبوس) دوڑا دبت کی دو شیرہ عورتیں ہیں (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔

(۱۱) مطلب۔ بُقرات وحشی کو دُوار بُت کی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور ان کی دُم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۱۲) ترجمہ۔ سو وہ گاواں وحشی ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا وہ خر مہروں کا ایسا بارہن جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو گنہ میں سے ایسے بچہ کے گلے میں پڑا ہے جو نا نہال اور نادھیال کے اعتبار سے شریف ہے۔

(۱۳) مطلب۔ ہنر یانی کے دونوں کٹائے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی سفید۔ اسی طرح گاواں وحشی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے اس لئے یہ تشبیہ بہت

وَرَحْمًا يَكَادُ الظَّرْفُ يَقْضِرُ دُونَهُ

- تمتی ما تَرَقَّ العَیْنُ فِیهِ تَسْفَلُ (۱)
 فَبَاتَ عَلَیْهِ سَرَّجُهُ وَجِلَامُهُ (۲)
 أَصْحَابُ تَرَاوِی بَرَقًا أُرِیكَ وَمِیْضَهُ (۳)
 یُضِیءُ سَنَاهُ أَوْ مَصَابِیحُ رَاهِبٍ (۴)
 قَعَدَتْ لَهُ وَصَحْبَتِي بَیْنَ ضَارِحٍ (۵)
 عَلَى قِطْنٍ بِالشَّیْمِ أَمِینُ صَوْبِهِ (۶)
 فَاضْحَى یَسُحُّ المَاءُ حَوْلَ کُتِیفَةٍ (۷)
 یُکْبُ عَلَی الأَذْقَانِ دَوْحَ الكَنْهَبِلِ (۷)

- (۱) ترجمہ - اور (کھاپی کر) ہم شام کو لوٹے۔ دراصل
 ہماری نگاہ اس پر نہیں جمتی تھی۔ جب نظر اوپر کو جاتی تھی تو
 فوراً نیچے اتر آتی تھی۔ مطلب - باوجود تمام دن کی دوڑ
 دھوپ کے پھر بھی گھوڑے کے حسن و جمال کی یہ کیفیت تھی کہ اس
 نظر نہیں جمتی تھی۔ جب ہم اس کا بالائی حصہ دیکھتے تھے تو
 فوراً اس کے زیرین حصہ کے دیکھنے کے مشتاق ہو جاتے تھے۔
 گویا ہماری نظر اوپر سے پھسلتی تھی۔
- (۲) ترجمہ - سو وہ گھوڑا رات بھر اس حالت میں با
 کہ اس کا لگام اور زین اسی پر (کسا ہوا) تھا اور وہ تمام
 شب میرے سامنے ایسے حال میں کھڑا رہا کہ (اس کو چراگاہ میں)
 نہیں چھوڑا گیا تھا۔ مطلب - گھوڑے کی مضبوطی اور جفاکشی
 کے ساتھ اس کے ہمہ وقت آمادہ سفر رہنے کو بیان کرتا ہے۔
- (۳) ترجمہ - لے یار (کیا)، تو بجلی کو دیکھ رہا ہے (آ)
 تجھے میں اس بجلی کی تہ بہ تہ ابر میں دونوں ہاتھوں کی حرکت
 کی طرح چمک دکھاؤں۔ مطلب - بجلی کے چمکنے اور کوندنے
- کو ہاتھوں کی حرکت سے تشبیہ دی گئی ہے۔
 (۴) ترجمہ - (کیا یہ) بجلی کی روشنی چمک رہی ہے یا
 اس راہب کا چراغ جس نے بٹی ہوئی بتیوں پر تیل جھکا دیا،
 مطلب - بجلی کے کوندنے کی تشبیہ سابق شعر میں گزری۔
 اس شعر میں اس کی روشنی کو راہب کے چراغوں کی روشنی
 سے تشبیہ دیتا ہے۔
- (۵) ترجمہ - میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضارح اور
 عذیب کے درمیان غور کرنے کے بعد (بجلی کا نظارہ کرنے
 کے لئے) بیٹھ گیا۔
- (۶) ترجمہ - دیکھنے سے اس ابر کی بارش کی دائیں جانب
 کوہ قطن اور بائیں جانب کوہ رستار اور یذبل پر معلوم
 ہوتی تھی۔
- (۷) ترجمہ - تو وہ ابر پانی کو مقام کتیفہ پر اس زور
 شور سے برساتے لگا کہ کنہیل کے درختوں کو اوندھا کر دیا۔

وَمَرَّ عَلَى الْقَنَاقِ مِنْ نَفْيَانِهِ

فَأَنْزَلَ مِنْهُ الْعَصْمَ مِنْ كُلِّ مَنْزِلٍ (۱)

وَتِبْيَاهُ لَمْ يَتْرُكْ بِهَا جَذَعَ تَخْلَةٍ وَلَا أَطْمَأَ إِلا مَشِيداً بِجَنْدَلٍ (۲)

كَانَ ثَبِيراً فِي عَرَائِنِ وَبَلَهٍ كَبِيرُ أَنْاسٍ فِي بَجَادٍ مُزْمَلٍ (۳)

كَانَ ذُرّاً رَأْسِ الْمُجَيْمِرِ عُذْوَةً

مِنَ السَّيْلِ وَالغَنَاءِ فَلَكَّةٌ مِغْزَلٍ (۴)

وَأَلْقَى بِصَحْرَاءِ الْغَبِيْطِ بَعَاةً

تُرْوَلُ الْيَمَانِي ذِي الْعِيَابِ الْمُحَمَّلِ (۵)

کوئی بڑا سردار دھاریدار چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ شیر کو کبیر اناہس سے اور نالیوں سے جو پانی بہ رہا تھا اس کو چادر کی دھاریوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ ٹیلہ مجھ کے سر کی چوٹیاں، بہاؤ اور جھاگ (وغیرہ) کی وجہ سے صبح کے وقت گویا تنگلے کا قطر کا تھیں۔ مطلب۔ کثرت سیلاب کی وجہ سے تمام ٹیلہ غرق آب ہو گیا اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہونے کی وجہ سے چوٹیاں دھڑکے کی طرح نظر آتی تھیں۔

(۵) ترجمہ۔ دشت بیط میں اُس آبر نے اپنا تمام بوجھ لا ڈالا جس طرح کہ یعنی تاجر بھاری گھڑیوں والا آرتا ہے۔ مطلب۔ بارش کی وجہ سے اس جنگل میں مختلف قسم کے پل بونے آگ آئے تو تمام جنگل میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ کئی کئی تاجر نے اپنے رنگ برنگ کے کپڑے پھیلا دیئے ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ اس ابر کے کچھ چھینٹے کوہ قنقن پر بھی ٹپے تو اس نے کوہ قنقن کی ہر جگہ سے بکروں کو نیچے اتار دیا۔ اس خوف سے کہ کہیں مینہ زور کا نذر نہ آئے۔

(۲) ترجمہ۔ قرہ تیمار میں اُس ابر نے کسی کھجور کے تنہ او عمارت کو (سالم) نہ چھوڑا مگر (صرف وہ عمارت) جس کو پتھر اور چوٹے سے مضبوط چٹا گیا ہو۔ (یعنی صرف چوٹے اور پتھر کی بنی ہوئی عمارتیں سالم رہ گئیں۔ خام عمارتیں سب مہدمم ہو گئیں)۔

(۳) ترجمہ۔ کوہ ثبیر اس ابر کی ابتدائی موٹی موٹی بوندوں والی بارش میں گویا انسانوں کا بڑا سردار ہے جو دھاریدار کھلی میں بیٹھا ہوا ہے۔ مطلب۔ بارش کی کثرت کو بیان کرتا ہے۔ کوہ ثبیر پر جب بارش ہوتی تو نالیوں سے اس کے اطراف میں پانی بہنے سے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے

كَأَنَّ مَكَايِيَّ الْجَوَاءِ غَدِيَّةً

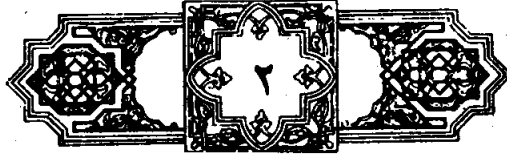
(۱) صَبِيحَن سُلَافًا مِّن رَّحِيقٍ مُّفَلِّلٍ

كَانَ السَّبَاعَ فِيهِ غَرَقَى عَشِيَّةً

(۲) بَارِحَانِهِ الْقُصْوَى أَنَا بَيْشٌ عُصْلٌ

(۱) ترجمہ۔ گویا کہ مقامِ جوار کی چھانے والی سفید چڑیا صبح کے وقت صاف شرابِ فلفل آمیز پلا دی گئی تھیں مطلب مقامِ جوار کے سفید پرندے اس قدر مستی میں چھپا رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ انہیں مر رہی ہوئی صبو سی پلا دی گئی ہے۔ فلفل آمیز کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ بولنے والے پرندوں کو جب گرم اور تیز چیز کھلا دی جاتی ہے تو وہ زیادہ چھلکتے ہیں اور آواز بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جوار کے اطراف بیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔ مطلب۔ اس قدر کثرت سے بارش ہوئی کہ درندے بکثرت مر گئے۔ مردہ درندوں کو جنگلی پیاز کی جڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔



المعلقة الثانية لطرفة بن العبد البكري

قال طرفة بن العبد البكري :

لِحَوْلَةِ أَطْلَالٍ بَيْرَقَةٍ تَهْمَدِ

تُلُوْحُ كِبَائِي الوِشْمِ فِي ظَاهِرِ اليَدِ

وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلِيٌّ مَطِيئُهُمْ يَقُولُونَ: لَا تَهْلِكْ أَسَىٰ وَتَجْلِدِ

كَانَ حُدُوجَ المَالِكِيَّةِ غُدُوَّةَ خَلَا يَأْسِفِينَ بِالنَّوِاصِفِ مِنْ دَدِ

عَدُوِّيَّةٍ أَوْ مِنْ سَفِينِ ابْنِ يَامِنِ

يَجُورُ بِهَا المَلَّاحُ طَوْرًا وَيَهْتَدِي

یہ معلقہ طرّفہ بن العبد البکری کا ہے۔

وادی دَد کے وسیع اطراف میں گویا کہ بڑی بڑی کشتیاں
تھیں۔ مطلب۔ اُن اونٹوں کو جن پر ہودج تھے بڑی کشتیوں
سے تشبیہ دی ہے یا اگر دَد کے معنی ہو کے گئے جائیں تو
مطلب یہ ہو گا کہ فرط نشاط کی وجہ سے وہ اونٹیاں
بڑی کشتیاں نظر آتی تھیں۔

(۲) ترجمہ۔ (وہ کشتیاں) عدویٰ ہیں یا ابن یامن
کی (بنائی ہوئی) کشتیوں میں سے ہیں کہ ان کو ملاح کبھی
ٹھٹھا لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔ مطلب۔ چونکہ وہ
سواریاں راستہ کے غیر مستقیم ہونے کی وجہ سے سیدھی نہیں
چل رہی تھیں۔ لہذا ان کو ایسی کشتیوں سے تشبیہ دیتا ہے جن کو
ملاح کبھی سیدھا کھیتا ہو اور کبھی ٹھٹھا۔

(۱) ترجمہ۔ شہد کی پتھر ملی زمین میں خور کے گھر
کے نشانات ہیں جو کہ پشت دست پر گودھنے کے باقی ماند
نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔ مطلب۔ خور کے گھر کے
کھنڈر کو گودھنے کے اُن نشانوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو
زمانہ کے گزرنے سے کچھ کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ (وہ نشان اس حال میں چمک رہے
تھے کہ) میرے یا احباب میری وجہ سے اُن کھنڈرات
میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق
سے ہلاک نہ ہو اور صبر و ہمت سے کام لے۔

(۳) ترجمہ۔ (کوچ کی) مہج کو محبوبہ مالکیت کے کجاو

يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْزُومَهَا بِهَا
 كَمَا قَسَمَ التُّرْبُ الْمَفَايِلُ بِالْيَدِ (۱)
 وَفِي الْحَيِّ أَحْوَى يَنْفُضُ الْمَرْدَشَادِينَ
 مَظَاهِرُ سَمَطِي لَوْلُو وَزَبْرَجِدِ (۲)
 خَذُولُ تَرَاعِي رَبْرَبًا بِخَمِيلَةٍ
 تَنَاولُ أَطْرَافَ الْبَرِيرِ وَتَرْتَدِي (۳)
 وَتَبْسِمُ عَنِ الْمَسَى كَأَنَّ مُتَوْرًا
 تَخَلَّلُ حَرَّ الرَّمْلِ دِعْصُ لَهُ نَدِي (۴)
 لَقَّتَهُ إِيَاةَ الشَّمْسِ إِلَّا لِثَانِهِ أَسْفًا
 وَكَمْ تَكْدُمُ عَلَيْهِ بِأَعْدِ (۵)

(۲) ترجمہ - (وہ محبوبہ) گندم گوں ہونٹوں والے

(آب وار) دانت ظاہر کر کے مسکاتی ہے گویا کہ (اُس کے دانت) ایسا پُرخندہ درخت باوز ہے جس کا نناک ٹیلہ خالص بچنے کے بیچ میں آ گیا ہے۔ مطلب - ٹیلہ کو نناک اور ریت کو خالص قرار دینے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مقام کا رُخ انخوان نہایت ہی شاداب اور تروتازہ ہو گا۔

(۵) ترجمہ - (محبوبہ کے) دانتوں کو آفتاب کی شعاع نے سیراب کیا ہے مگر مسوڑھوں کو (چھوڑ کر) اور اُن پر سفوف اشد چمک دیا گیا ہے اور (اس کے بعد) محبوبہ نے دانتوں سے

کچھ چھایا نہیں۔ مطلب - محبوبہ کے دانت اتنے روشن ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آفتاب نے اپنی شاخیں عاریت پر دیدی ہیں۔ مسوڑھوں کے استنثار کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا حسن سیاہی مائل ہونے ہی میں ہے۔ اسی لئے سفوف اشد عرب میں اور ہندوستان میں مسی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی تابانی میں اضافہ ہو جاتا ہے لہذا تکدہ کی قید بھی اسی لئے لگائی ہے کہ کسی چیز کے دبانے یا چمکانے سے رنگ میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۱) ترجمہ - اُس بکشتی کا سینہ پانی کی پٹاروں کو اس طرح بھاڑ رہا ہے جس طرح کوڑی چھپوٹل کھیلنے والا (بچہ) مٹی کو ہاتھ سے (دو حصوں میں) تقسیم کرتا ہے۔ (۲) ترجمہ - قبلہ میں ایک گندم گوں ہونٹوں والی نوجوان ہر نی ہے جو (گردن اونچی کر کے گویا) پیلو کے پھل جھاڑتی ہے اور موتیوں اور زبرجد کے دو ہار اوپر تلے پہنے ہوئے ہے۔ مطلب - محبوبہ کو ہرن سے تعبیر کر کے اس کے لئے ہرن کی گردن کے مانند طول اور ہونٹوں کی گندم گوںی ثابت کی۔ دوسرے مصرع سے اس لہر کو صاف کر دیا کہ ہرن سے مراد محبوبہ ہے نہ کہ حقیقی ہرن۔

(۳) ترجمہ - (وہ مستوقہ ایسی ہر نی ہے جو) اپنے بچوں سے بکھڑی ہوتی ہے اور گلہ آہو کے ہمراہ ایک سبزہ زار میں چر رہی ہے۔ پیلو کے پھلوں کو توڑتی ہے اور دیکھی اس کے پتوں کی) چادر اوڑھتی ہے۔ مطلب - تناؤل اطراف الدیر لہذا یہ قید اس لئے بڑھائی گئی کہ پیلو کے پھل توڑتے وقت ہرن جب گردن ابھارتا ہے تو گردن کا پورا طول اور حسن ظاہر ہو جاتا ہے یعنی مستوقہ کی گردن بھی ایسی ہی دراز اور حسین ہے۔

وَوَجْهٍ كَانَ الشَّمْسَ حَلَّتْ رِءَاةَا

عَلَيْهِ تَقِيُّ اللُّونَ لَمْ يَتَّخِذْ (۱)

بَعُوْا جَاءَ مَرَقَالِ تَرْوُحٍ وَتَغْتَدِي (۲)

عَلَى لَاحِبٍ كَأَنَّهُ ظَهْرُ بُرْجِدٍ (۳)

سَفَنَجَةٌ تَبْرِي لَأَزْعَرَ أُرْبِدٍ (۴)

وَطَظِيْفًا فَوْقَ مَوْزٍ مُعْبِدٍ (۵)

حَدَاتِقَ مَوْلَى الْاِسْرَةِ اُغَيْدٍ (۶)

وَابْنِي لَامُضِي اَلْهَمَّ عِنْدَ اِحْتِيْضَارِهِ

اُمُوْنٍ كَالْوَاخِ الْاِِرَانِ نَصَاتُهَا

جُمَالِيَّةٍ وَجَنَاءَ تَرْوِدِي كَأَنَّمَا

تُبَارِي عِتَاقًا تَاجِيَّاتٍ وَاتَّبَعَتْ

تَرْبَعَتْ الْقَفِيْنَ فِي الشَّوْلِ تَرْتَعِي

جانا اور ذبھلنا یقیناً اس کے کثرتِ اسفار اور راستوں سے واقفیت کی دلیل ہے۔

(۲) ترجمہ - وہ اونٹنی (دقت میں) اونٹ جیسی ہے

بڑے بڑے گئے جبرٹے کی ہے اس طرح دوڑتی ہے کہ گویا وہ

ایک شتر مرغی ہے جو خاکستری رنگ، کم بال والے شتر مرغ

کے سامنے آگئی ہے (شتر مرغ مستی میں اس کا پیچھا کرتا ہے

اور جس قدر وہ بھاگتا ہے اس سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ

تیزی سے وہ شتر مرغی دوڑتی ہے)۔

(۵) ترجمہ - (وہ ناقہ) تیز رو اور امیل اونٹنیوں

سے (تیز رفتاری میں) مقابلہ کرتی ہے اور (یاد درخالی کے)

راہ جاری میں (پچھلے) قدم کو (اگلے) قدم پر برابر کرتی

جاتی ہے۔ مطلب - ناقہ کی اصالت اور تیز روی کو بیان

کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ناقہ ہمیشہ دوسری اچھی نسل

والی قوی اور چالاک اونٹنیوں پر مقابلہ میں غالب رہتی ہے

اور چلتے ہوئے اس کا پچھلا قدم اگلے قدم کی جگہ پڑتا ہے جو

تیز روی کی خاص علامت ہے۔

(۶) ترجمہ - اُس ناقہ نے موسمِ بہار مقامِ قفین میں

ایسی خشک ٹھن والی اونٹنیوں کے ہمراہ چرتے ہوئے گزارا

جو اُس وادی کے باغات میں چر رہی تھیں جس کی زمین

(۱) ترجمہ - وہ ایسے جبرٹے سے ہنستی ہے جو صاف

رنگ ہے اس پر جھڑپیاں نہیں۔ گویا کہ سورج نے اپنی (دور

کی) چادر اس پر ڈال دی ہے۔ مطلب - اس کا چہرہ آفتاب

مالتاب کی طرح چمکتا دکھتا ہے اس پر کسی قسم کا نہ داغ ہے

نہ دھبہ۔

(۲) ترجمہ - ارادہ ہو جانے پر اس کو ایسی متخترانہ

چلنے والی اونٹنی کے ذریعہ ضرور پورا کرتا ہوں جو سب سے

زیادہ دوڑنے والی ہے اور شام و صبح چلتی پھرتی رہتی ہے۔

مطلب - اگر کسی وقت میرا ارادہ سفر معتم ہو جائے

تو اس ارادہ کو ایک تیز رو اونٹنی کے ذریعہ پورا کر لیا

کرتا ہوں۔

(۳) ترجمہ - (وہ اونٹنی) سٹو کر کھانے سے محفوظ

بڑے صندوق کے تختوں کی طرح (سپاٹ سینہ اور چوڑی

کمر والی ہے)۔ میں نے اسے ایک ایسے وسیع راستہ پر دوڑایا جو

دھاری دار کھلی کی پشت کی طرح تھا۔ مطلب - وسیع

راستہ کو دھاری دار چادر کے سیدھے رخ سے تشبیہ لے کر

اپنی تجربہ کاری اور راستوں سے واقفیت کو بیان کیا ہے

اس لئے کہ راستہ جب مختلف اور کثیر سڑکوں پر مشتمل ہو

جیسا کہ اس کو مختلط چادر سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا

ہے تو راہگیر کا ایسے راستہ پر سواری کو دوڑاتے ہوئے گزر

تَرِيحُ إِلَى صَوْتِ الْمُهَيْبِ وَتَنْقِي

بِنَدِي خَصَلِ رَوَعَاتِ أَكْلَفِ مُلْبِدِ (۱)

كَانَ جَنَاحِي مَضْرَحِي تَكَنَّفَا

حَفَافِيهِ شَكَا فِي الْعَيْبِ بِمَسْرَدِ (۲)

فَطَوْرًا بِهِ خَلْفَ الزَّمِيلِ وَتَارَةً

عَلَى حَشَفِ كَالشَّنِّ ذَاوِ مُجَدِّدِ (۳)

لَهَا فَخِذَانِ أَكْوَلَ النَّخْضُ فِيهِمَا

كَأَنَّهُمَا بَابَا مُنِيفِ مُمَرَّدِ (۴)

وَطِيُّ حِمَالِ كَالْحِنِيِّ خُلُوفُهُ

وَأَجْرَةٌ لُزَّتْ بِدَائِي مُنْضَدِ (۵)

کے دم کے بالوں کی کثرت بیان کرنا مقصود ہے یعنی بال اس قدر گھنے اور کثیر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرس کے دو بازو دم کی بڑی کی دائیں بائیں جانب مستالی سے چھید کر کے ہسی دیئے گئے ہیں۔

(۳) ترجمہ - کبھی (دو تاق) اس دم کو ردیف کے پیچھے (اپنے سرین پر) مارتی ہے اور کبھی اپنے سونکے سمٹے تھنوں پر جوڑنے میں طغیزہ کی طرح ہیں یعنی ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ مطلب - فرط نشاط سے دم ہلائی ہوئی چلتی ہے۔

کبھی اوپر اٹھا کر سرین پر مارتی ہے اور کبھی اپنے پستان پر۔ دودھ سے خالی پستان کو پڑانے میں طغیزہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴) ترجمہ - اس کی دو ایسی رائیں ہیں جن میں گو پڑ کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں (رائیں) چکنے، بلند عمل کے دروازہ کے دو کوارٹر ہیں۔ مطلب - رائوں کو پڑ گوشت اور چڑی چکل ہونے میں قصر عالی کے دروازہ کے دو بازو سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۵) ترجمہ - اس کی کمر کے ہرے پیچیدہ (گٹھے ہوتے ہیں) جن کی پسلیاں کمانوں کی طرح (خمیدہ) ہیں اور اس

کئے جا چکے تھے۔ مطلب - یعنی وہ ناقہ تمام موسم بہار میں آزادی سے عمرہ سبزہ زاروں میں چرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے نہایت موٹی قوی اور جاندار ہے فی الشول تو تسی لائے کی قید کا یہ فائدہ ہے کہ جب وہ اپنے ساتھ کی اونٹنیوں کو چرتے دیکھتے تو اس میں چرنے کا زیادہ جذبہ پیدا ہوگا۔

(۱) ترجمہ - اپنے پیکارے والے چرواہے کی پیکار کی طرف (فوراً) لوٹتی ہے (یعنی بڑی چوکتی ہے) اور عتابی رنگ نیلے کچیلے مست اونٹ کے پریشان کن حملوں سے بچنے دار دم کے ذریعہ بچتی ہے۔ مطلب - یعنی ناقہ اتنی سدھی ہوتی اور چوکتی ہے کہ چرواہے کی آواز پر فوراً پہنچتی ہے اور مست اونٹ جب اس سے جھفتی کھانا چاہتا ہے تو اپنی دم بیچ میں حاصل کر لیتی ہے اور اس کو قابو نہیں پانے دیتی مگر حمل کی وجہ سے ضعیف نہ ہو جاسے۔ خلاصہ یہ کہ غیر حاملہ ہونے کی وجہ سے اس ناقہ کے تمام قوی جمیع ہیں اور بدن پر گوشت اور قوی ہے۔

(۲) ترجمہ - گویا کہ سفید گدھ کے دو بازو (اس اونٹنی کی) دم کی دونوں جانب ہو گئے ہیں اور دم کی بڑی میں مستالی کے ذریعہ ہسی دیئے گئے ہیں۔ مطلب - ناقہ

كَانَ كِنَاسِي ضَالَّةً يَكْتَفِيهَا وَأَطْرَقَسِي تَحْتَ صُلبِ مُؤَيِّدٍ^(۱)
 لَهَا مِرْفَقَانِ أَفْتَلَانَ كَأَنَّهَا تَمُرٌ بِسَلْمِي دَالِحٍ مُتَشَدِّدٍ^(۲)
 كَقَنْطَرَةِ الرَّومِي أَسَمَ رَبِّهَا لَتَكْتَنِفَنَ حَتَّى تُشَادَ بِقَرْمَدٍ^(۳)
 صَاهِيَّةُ الْعُثُونِ مُوجِدَةُ الْقَرَا
 بَعِيدَةٌ وَخَدِ الرَّجُلِ مَوَارَةَ الْيَدِ^(۴)

أَمْرَتٌ يَدَاهَا فَتْلٌ شَزْرٍ وَأُجْنَحَتٌ

لَهَا عَضْدَاهَا فِي سَقِيفٍ مُسْنَدٍ^(۵)

جَنُوحٌ دِفَاقٌ عِنْدَلٌ ثُمَّ أَفْرَعَتٌ لَهَا كِتِفَاهَا فِي مُعَالَى مُصَعَّدٍ^(۶)

تک اس کی ضرور حفاظت کی جائے گی جب تک کہ اس کی
 لپائی چوڑے کی جائے۔ مطلب۔ جب کہ لاک خود
 اُس پل کی بنگرانی کی قسم کھا چکا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی
 تعمیر نہایت مضبوط ہوگی۔ ناقہ کو ایسے پل سے تشبیہ دیتا ہے
 (۴) ترجمہ۔ اس کی ٹھوڑی کی نیچے کے بال سرخی بال
 ہیں، مگر کی مضبوط ہے بلکہ دم رکھنے والی تیز رفتار ہے۔

(۵) ترجمہ۔ بھنوادھا لگبٹنے کی طرح اس کے دونوں
 ہاتھ دوگیا، مضبوط بٹ دیئے گئے ہیں۔ اور اس کے دونوں
 بازو تہ بہہ (اینٹوں والی) چھت میں جھکا کر لگائے گئے
 ہیں۔ مطلب۔ جس تلگے کو اٹا بٹ دیا گیا ہو وہ نہایت
 مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہر دو بازوئے ناقہ کو ایسے مضبوط
 دھاگے سے تشبیہ دی۔ اس کے اگلے دھڑ کو سقیف مسند سے
 تشبیہ لے کر بتایا کہ اس کا دھڑ ہر دو دست پر اس طرح بھرا
 ہو رہے جیسے ستونوں پر چھت۔ بازوؤں کے مغتول ہونے
 سے یہ عرض بھی ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہونے کی وجہ سے سینہ
 کے اُس سخت حصہ سے لگ رہیں گے جس پر اونٹ بیٹھا ہے۔

(۶) ترجمہ۔ (دشلاطے) ٹیڑھی ہو کر چلتی ہے، اچھلتے
 کودنے والی۔ بڑے سر کی ہے پھر اس کے دونوں شانے بلند
 اونچی کریں اُبھار کر لگادینے گئے ہیں۔ مطلب۔ مستی اور

کی گردن کا اگلا حصہ گردن کے تہ بہہ جہروں سے (مضبوطی
 کے ساتھ) چمٹا دیا گیا ہے۔ مطلب۔ بڑے کی بڑی کے
 جوڑ نہایت مضبوط اور پسلیاں کمانوں کی طرح کڑی اور
 خم دار ہیں۔ گردن نہایت مضبوطی کے ساتھ جہروں میں جڑھا
 ہوتی ہے۔

(۱) ترجمہ۔ گویا بھڑبھری کی (بہنی ہوتی) ہرن کی
 دو خواہ بگاہوں نے اس ناقہ کو ردائیں بائیں جانب سے
 گھیر لیا ہے اور خم دار کمانیں مضبوط پشت کے نیچے ہیں۔ مطلب
 پشت نہایت مضبوط ہے اور اس کے نیچے پسلیاں خمیدہ کمانیں
 ہیں۔ اور وسعت کی وجہ سے اس کے دونوں پہلو ہرتوں کی
 دو خواہ بگاہیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ اس ناقہ کی دو مضبوط کینیاں پسلیوں سے
 اس قدر جمجھدی ہیں گویا کہ وہ قوی ڈول والے کے دو ڈول
 لٹے ہوئے ٹور رہی ہے۔ مطلب۔ جب قوی انسان دو
 بھاری ڈول لے کر چلتا ہے تو اس کے ہاتھوں اور پہلوؤں
 کے درمیان کافی فاصلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ناقہ کے ہر دو دست
 کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔

(۳) ترجمہ۔ وہ اونٹنی رومی کے اس پل کی طرح
 (مضبوط) ہے جس کے لاک نے یہ قسم کھالی ہو کہ اس وقت

كَانَ غُلُوبَ النَّعْرِ فِي دَائِبِهَا

مَوَارِدُ مِنْ خَلْقَاءِ فِي ظَهَرِ قَرْدٍ

تَلَاقِي وَأَخْيَانًا تَبِينُ كَأَنَّهَا

وَأَتْلَعَنَهَاضُ إِذَا صَعَدَتْ بِهِ

كُسْكَانَ بُوصِيٍّ بِدَجَلَةٍ مُضْعِدٍ

وَجُنْحَمَةٌ مِثْلُ الْعَلَاةِ كَأَنَّهَا

وَعَى الْمَلْتَقَى مِنْهَا إِلَى حَرْفِ مِبْرَدٍ

وَوَخَدٌ كَقِرْطَاسِ الشَّامِيِّ وَمِشْقَرٌ

كَيْبِتِ الْيَمَانِيِّ قَدَهُ لَمْ يُجْرَدِ

(۳) ترجمہ۔ اس کی گردن لمبی اور بار بار اٹھنے والی ہے جب وہ ناقہ (چلتے وقت) اس کو خوب اٹھالیتی ہے تو وہ دریائے دجلہ میں رواں کشتی کے دُنْبَلِہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ مطلب۔ لمبی اور سریع الحركت گردن کو رواں کشتی کے دُنْبَلِہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اور اس کی کھوپری سندان کے مانند (سخت) ہے گو یا کہ اس کھوپری کا چوڑا سولہاں (کے مانند سخت بلی) سے مل گیا ہے۔ مطلب۔ کھوپری کو سختی اور مضبوطی میں لوہا کے گھس سے تشبیہ دی جس پر لوہا کو ٹالاجاتا ہے اور سر کے اس حصہ کو جس سے کھوپری ملی ہوئی ہے سولہاں (ریتی) کے کناروں سے سختی میں اور دھاردار ہونے میں تشبیہ دی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ اس کا رخسار شامی (کارگر کے) کاغذ کے مانند (چمکانا اور صاف ہے) اور اس کا ہونٹ بینی (تاجر کی) نرمی کی طرح (نرم) ہے جس کی تراش ٹیڑھی نہیں کی گئی۔ مطلب۔ شام میں کاغذ عمدہ بنتا تھا اس لئے رخسار کو قرطاس سے تشبیہ دی اور ہونٹ کو سیدھے قلع کے ہونٹ بینی چمپڑے سے تشبیہ دی۔ بینی کا چمچڑا مشہور تھا اس لئے اس کی تخصیص کی۔

نشاط کی حالت میں کود کر اور منہ موز کر چلنا قوت پر وال ہے جو ناقہ کی خوبی کی علامت ہے۔

(۱) ترجمہ۔ تنگ کے نشانات اس ناقہ کی کمر کے چوڑوں میں اس چکنے پتھر کی نایاں ہیں جو سخت زمین پر (رہتا) ہے۔ مطلب۔ جن تسموں سے کجاوہ کسا جاتا ہے ان کے نشانات کو پتھر کی نالیوں سے اور سپاٹ کر کو چکنے پتھر سے اور جسم کو سخت زمین سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ تنگ کے نشانات اس ناقہ کے (چلنے میں) کبھی باہم مل جاتے ہیں (بند ہو جاتے ہیں) کبھی کھل جاتے ہیں گویا وہ لمبے پٹھے ہوئے کرتے کی سفید کلیاں ہیں مطلب ناقہ کے چلنے میں کمال کے کہنے اور ڈھیلا پڑنے سے وہ نشانات کبھی بند ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ پھٹی ہوئی قمیص کی کلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو کبھی ہوا سے مل جاتی ہیں اور کبھی الگ الگ ہو کر اڑنے لگتی ہیں کلی کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کا ہر ایک اور ٹیپے کا حصہ وسیع ہوتا ہے اسی طرح مختلف ٹیپے جو کجاوہ کے مختلف حصوں میں باز سے گئے ہیں وہ جمع ہو کر حکم پر ایک حلقہ میں آتے ہیں۔

وَعَيْنَانِ كَلَاوَيْتَيْنِ اَسْتَكْتَا
 بِكَنْفِي حَجَاجِي صَخْرَةَ قَلْتِ مُورِدٍ (۱)
 طَحُورَاتٍ عُوَارِ الْقَدَى فَرَاهَا
 كَمَكْحُولَتِي مَذْعُورَةَ اُمَّ فَرَقَدٍ (۲)
 وَصَادِقَتَا سَمِعِ التَّوَجُّسِ لِلْسُرَى
 لِهَجْسِ خَفِيٍّ اَوْ لِصَوْتِ مُنَدِّدٍ (۳)
 مَوْلَتَانِ تَعْرِفُ الْعِتَقَ فِيهِمَا
 كَسَامِعَتِي شَاةَ بَحْوَمَلٍ مُفْرَدٍ (۴)
 وَاُرُوعُ نِيَّاضٍ اَحَدٌ مُلْمَلٌ
 كَمِرْدَاةٍ صَخْرَةٍ فِي صَفِيحٍ مُصَمَّدٍ (۵)

کے لئے سب سے زیادہ محتاط نظروں سے دیکھتی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ اس ناکہ کے دو ایسے کان ہیں جو رات کے چلتے وقت کسکسماہٹ سُننے کے اندر نہایت سچے ہیں خواہ آہستہ آواز ہو یا زور کی۔ مطلب۔ ناکہ کانوں کی سچی ہے یعنی بہت جلد ہر قسم کی آواز صحیح سُن لیتی ہے یعنی بڑی حاضر حواس ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اس کے دونوں کان باریک نوکلہ ہیں جن میں تو آثارِ عمدگی نسل معلوم کیے گا اور وہ مقامِ حول کے یکہ و تنہا بزرگاؤ کے کانوں کے مثل ہیں۔ مطلب بزرگاؤ خصوصاً جب کہ وہ تنہا ہو معمولی سی آہٹ کو سُن لیتا ہے اسی طرح وہ ناکہ ہر وقت چوکنی اور ہوشیار رہتی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ اس کا دل ذکی، تیز حرکت، ہلکا اور سریع، سخت و قوی ہے۔ جیسے چوڑے پتھروں میں پتھر کا (بنا ہوا) ایک سنگ شکن اوزار ہو۔ مطلب۔ ناکہ کے دل کو مضبوطی میں سنگ شکن پتھر سے اور اس کی چوڑی اور مضبوط پسلیوں کو پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۱) ترجمہ۔ اور اس ناکہ کی دونوں آنکھیں دو آئینوں کے مانند (چمک دار) ہیں جو پتھر کے یعنی پانی کے گڑھے والے پتھر کے (بنے ہوئے) استخوانہائے ابرو کے دو غاروں میں جاگزیں ہیں۔ مطلب۔ آنکھوں کو آئینوں اور اس پانی سے جو پتھر کے گڑھے میں ہوتا ہے تابانی میں تشبیہ دی اور حلقہائے چشم کو غاروں سے۔ اور ابرو کی ہڈیوں کو سختی میں پتھر سے تشبیہ دی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ (اس ناکہ کی دونوں آنکھیں) حسنِ ناشائستہ کو دفع کرنے والی ہیں (جس کی وجہ سے وہ نہایت مستحرمی اور صاف ہیں) پس تو ان کو اس حال میں دیکھے گا کہ وہ بچوڑالی (سیاد سے) خوف زدہ بقرہ و وحشیہ کی دوسرے آنکھوں کی طرح دغوب صورت معلوم ہوتی ہیں۔ مطلب۔ ناکہ کی آنکھوں کو بقرہ و وحشیہ کی آنکھوں سے تشبیہ دی اور مذکورہ و اہم فرقہ کی قیود کا اضافہ کر کے مشبہ بہ میں حسن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس حالت خاص میں نیل گائے کی آنکھ میں ایک خاص چمک اور تیز نگاہ ہوتی ہے اور بچے کی حفاظت

وَأَعْلَمُ تَحْرُوتٌ مِنَ الْأَنْفِ مَارِنٌ

عَتِيقُ مَتَى تَرُجِمُ بِهِ الْأَرْضَ تَرَدَدٌ^(۱)

وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَرُقْ لَوْ وَإِنْ شِئْتَ أَرَقَلْتُ

تَخَافَةُ مَلُويٍّ مِنَ الْقِدِّ مَحْصَدٌ^(۲)

وَإِنْ شِئْتَ سَامِيٍّ وَاسِطِ الْكُورِ رَأْسَهَا

وَعَامَتٌ بَضْعُهَا تَحْجَاءُ الْحَفِيدِ^(۳)

عَلَى مِثْلِهَا أَمْضِي إِذَا قَالَ صَاحِبِي :

أَلَا لَيْتَنِي أُنْفِيكَ مِنْهَا وَأُقْتَدِي^(۴)

وَجَاشَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَالَهُ

مُصَابًا وَكَوَأَمْسَى عَلَى غَيْرِ مَرْصَدٍ^(۵)

- (۱) ترجمہ - اس ناک کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہے۔ ناک کا بانسہ چھڑا ہوا ہے۔ ایسی امیل ہے جب ناک زمین پر مارتی ہے (سو نکھتی ہے) تو زیادہ تیز ہو جاتی ہے مطلب سفر پیش اونٹ زمین کو سونگھ کر یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پانی کس قدر دور ہے اگر پانی زیادہ دور ہوتا ہے تو رفتار تیز کر دیتے ہیں۔
- (۲) ترجمہ - اگر تو چاہے (کہ وہ تیز نہ دوڑے) تو نہ بھاگے گی اور اگر تو چاہے (کہ وہ دوڑے) تو ایک مضبوط تسمے کے بنے ہوئے اور بٹے ہوئے کورٹے کے خوف سے دوڑ کر پلے گی۔ مطلب - بہت شائستہ ہے سوار کے قبضہ میں رہتی ہے۔ اس قدر تیز ہے کہ کورٹا مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا خوف ہی اس کو دوڑانے کے لئے کافی ہے۔
- (۳) ترجمہ - اور اگر تو چاہے تو اس کا سر پلان کی اگلی لکڑی سے بلند ہو جائے گا اور اپنی دونوں بازوؤں کے ذریعہ شتر مرغ کی تیز روی کی طرح تیرے گی (تیز چلنے
- گئے گی) مقدم رحل سے سر کا بلند ہو جانا خاص تیز رفتاری کے وقت ہوتا ہے۔
- (۴) ترجمہ - جب میرا ساتھی یہ کہنے لگے کہ لے کاش اس مصیبت سے فریضے کر میں تجھے چھڑا لیتا اور میں بھی چھوٹ جاتا تو اس جیسی ناک پر (سوار ہو کر) سفر کرتا ہوں مطلب - سخت مصیبت میں ساتھی گھبرا اٹھتا ہے تو میں نہیں گھبراتا۔ بلکہ باہمت رہ کر ایسی اونٹنی کے ذریعہ سے سفر کرتا رہتا ہوں۔
- (۵) ترجمہ - (میں اس ناک کے ذریعہ اس وقت سفر کر جاتا ہوں جب کہ) خوف کی وجہ سے میرے رفیق کا دل ہل جائے اور اپنے آپ کو قریب ہلاک سمجھنے لگے اگرچہ وہ غیر خطرناک راستہ پر چلے۔ مطلب - اس ناک پر سوار ہو کر ایسے خطرناک جنگل طے کر ڈالتا ہوں جنہیں دیکھ کر رفیق سفر گھبرا جائے اور اپنے آپ کو موت کے منہ میں سمجھتا ہو اگرچہ وہ ڈاکوؤں کا کچھ خوف نہ ہو۔

إِذَا الْقَوْمُ قَالُوا مَنْ فَتَىٰ خِلْتِ أَنِّي
 عَنَيْتِ فَلَمْ أَكَلْ وَلَمْ أَتَلَسِدْ (۱)
 أَحَلَّتْ عَلَيْهَا بِالْقَطِيعِ فَاجْدَمَتْ وَقَدْ خَبَّ آلُ الْأَمْعَزِ الْمُتَوَقَّدْ (۲)
 فَذَالَتْ كَمَا ذَالَتْ وَلِيدَةٌ بِجَلْسِ تُرِي رَثِيهَا أَذْيَالِ سَحْلِ مُمَدَّدْ (۳)
 وَلَسْتُ بِجَلَالِ التَّلَاعِ تَخَافَةٌ وَلَكِنْ مَتَى يَسْتَرُ فِدِ الْقَوْمِ أُرْفِدْ (۴)
 فَإِنْ تَبَغَّيْنِي فِي حَلَاقَةِ الْقَوْمِ تَلْقَنِي
 وَإِنْ تَقْتَنِي فِي الْحَوَانِيتِ تَضْطَدْ (۵)
 وَإِنْ يَلْتَقِ الْحَيُّ الْجَمِيعُ تَلَاقَنِي

إِلَى ذُرْوَةِ النَّبْتِ الرَّفِيعِ الْمَصْدِ (۶)

کہرؤہ کہا جاتا ہے۔ رقاہد پوشاز کے دامن اٹھا اٹھا کر مختلف انداز سے ناظرین کو دکھاتی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۲) ترجمہ۔ اور میں (کسی کے) خوف سے ٹیلوں پر فروکش ہونے والا نہیں ہوں مگر (بات یہ ہے کہ) جب قوم مجھ سے مدد مانگتی ہے تو میں (اس کو) مدد دیتا ہوں۔ مطلب یعنی جہانوں کی ضیافت یا دشمنوں سے جنگ کھٹکے خوف سے میں کہیں نہیں چھپتا ہوں بلکہ قوم کی ہر اعانت کے لئے تیار ہوں خواہ ضیافت جہانان ہو یا مقابلہ اعداء۔

(۵) ترجمہ۔ اگر تو مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈ لے گا تو مجھ کو (دہاں) پائے گا اور اگر شراب کی بھٹیوں میں مجھ کو پکڑنا چاہے گا تو وہاں بھی پکڑ لے گا۔ مطلب۔ اپنے جامع جذبہ ہزل ہونے کو بیان کرتا ہے کہ مجاںس قوم میں بھی میرا حقہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے کہ صاحب خرم درائے ہوں اور شراب خانے بھی مجھ سے آباد ہیں اس لئے کہ صاحب بذل و سخا اور پینے پلانے والا ہوں۔

(۶) ترجمہ۔ اگر تمام قبیلہ (خجندیس کے اہلکار کے واسطے) مجتمع ہو تو مجھ کو تو ایسے حال میں پائے گا کہ میں شریف اور

(۱) ترجمہ۔ جب (بھی) قوم نے یہ پکارا کہ! نوجوان کون ہے تو میں نے سمجھا کہ میری مراد ہوں پھر نہ میں نے کاہلی کی اور نہ تردد۔ مطلب۔ لفظ نوجوان سے قوم کا تصور میں اپنے آپ ہی کو سمجھتا ہوں اس لئے کہ کوئی دوسرا اس خطاب کا مستحق ہی نہیں۔ پس جب کبھی قوم کسی حادثہ کے وقت اس لفظ کے ذریعہ پکارتی ہے فوراً مقصد سمجھ جاتا ہوں اور مدد کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتا۔

(۲) ترجمہ۔ میں (قوم کی آواز سن کر) کورٹالے کر اس ناقد کی طرف متوجہ ہوا تو وہ نہایت تیزی سے چلی جب کہ چمک دار سنگستان کا شراب موج زن تھا۔ مطلب۔ سورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے ریت آب متحرک معلوم ہوتا تھا۔ شدت گرمی میں اپنی اور ناقد کی بادیہ بیانی کا اظہار مقصود ہے۔

(۳) ترجمہ۔ پس وہ ناقد متبخر انداز سے اس طرح چلی جیسے کہ مجلس کی وہ رقاہد چلتی ہے جو سفید دراز چادر کے دامن (ٹٹکار) اپنے مالک کو دکھاتی ہو۔ مطلب۔ ناقد کی رفتار کو رقاہد کے گہرے حصے سے تشبیہ دی ہے اور دراز دم کو چادر کے دامنوں سے۔ اس خاص قسم کے رقص میں جس کو

نَدَامَايَ بِيضُ كَالثُّجُومِ وَقَيْنَةُ تَرُوحُ عَلَيْنَا بَيْنَ بُرْدٍ وَجُحَسَدٍ
رَحِيبٌ قِطَابٌ الْجَيْبِ مِنْهَا رَفِيقَةُ

يَحْسُ النَّدَامَى بَصَّةُ الْمُتَجَرِّدِ (۲)

إِذَا نَحْنُ قُلْنَا أَسْمِعِينَا أَنْبَرْتَ لَنَا

عَلَى رُسُلِهَا مَطْرُوقَةً لَمْ تَشَدِّ (۳)

إِذَا رَجَعْتَ فِي صَوْتِهَا خَلْتَ صَوْتَهَا

تَجَاوَبَ أَظَارِ عَلَى رُبْعِ رَدِي (۴)

وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَلَذَّتِي

وَيَبِيعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتَلَدِي (۵)

إِلَى أَنْ تَحَامَشَنِي الْعَشِيرَةُ كُلَّهَا

وَأَفْرَدْتُ إِفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمَعْبَدِ (۶)

ہاے سامنے آتی ہے۔ مطلب۔ نہایت باوقار اور شرمیل
ہے۔ شوخ و شگ اور بے سلیقہ نہیں ہے۔

(۴) ترجمہ۔ جب وہ اپنی آواز میں گنگھاتی ہے تو

تو اس کی آواز کو موسوم ریبح کے پیدا شدہ مردہ بچہ پر چند

اونٹنیوں کا بل کر دونا خیال کرے گا۔ مطلب۔ منتہی کی ہے

آواز کو جو وہ گلے میں گھماتی ہے ان اونٹنیوں کی آواز سے تشبیہ

دی ہے جو بل کر بچہ پر فوج کر رہی ہوں۔ چونکہ ان اونٹنیوں

کی آواز میں نرمی اور حزن ہو گا لہذا یہ تشبیہ بیخ ہے اس

قسم کی آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ سعدی فرماتا

ہیں ہے

چہ خوش باشد آواز نرم و حزین + یگوش حریفان مست صمغ

(۵) ترجمہ۔ میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود

پیدا کردہ اور موردی مال کو بیچنا اور خرچ کرنا یا جاری رہنا۔

(۶) ترجمہ۔ یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے

کارہ کشی کر لی اور میں خارشقی تارکوں لے ہوئے نوٹ کی

مقصود (نظر) خاندان کی بندی سے نسبت رکھتا ہوں مطلب
شرافت نسبی میں تمام قبیلہ و قوم پر اپنی برتری کا اظہار
مقصود ہے۔

(۱) ترجمہ۔ میرے یاران جلسہ ستاروں کی طرح

سفید روشن رودوست ہیں اور ایک مٹھینے ہے جو سر شام

دعا بردار چادر اور زعفرانی کپڑوں میں (لبوس ہو کر) ہاٹے

پاس آتی ہے۔ مطلب۔ میرے ہم نشین نہایت باعزت اور

شریف لوگ ہیں جن کے چہرے ستاروں کی مانند چمکتے ہیں اور

ایک رقاصہ بھی شریک جلسہ ہوتی ہے جو سر شام ہماری مجلس

میں آتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ اُس (رقاصہ) کے گریبان کا چاک وسیع

ہے دو ستوں کی چھریں بھارت کے وقت نرم خوب ہے اس کے بدن

کا کپڑوں سے نمایاں رہنے والا حصہ نرم و نازک ہے مطلب

نہایت خوش خلق ہے جب یاران جلسہ مذاق کرتے ہیں تو کج

خلق نہیں کرتی ہے۔ بدن کا گھلا ہوا حصہ جب نرم ہے تو کپڑوں

میں ڈھکے چھپے اعضاء کا تو کیا ہی کہنا۔

(۳) ترجمہ۔ جب ہم اس سے کہتے ہیں کہ کچھ سناؤ

تو وہ نہایت نرم رفتار سے سنی گماہیں گے، بغیر سستی کے

رَأَيْتُ بَنِي عَبْرَاءَ لَا يُنْكِرُونَنِي
وَلَا أَهْلُ هَذَاكَ الطَّرَافِ الْمَمْدَدِ^(۱)

أَلَا أَيْهَذَا السَّلَامِيِّ أَحْضَرُ الْوَعْيِ

وَأَنْ أَشْهَدَ اللَّذَاتِ هَلْ أَنْتَ مُغْلَدِي؟^(۲)

فَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيَّتِي

وَلَوْ لَا ثَلَاثٌ هُنَّ مِنْ عَيْشَةِ الْفَقِي

فِيضُنَّ سَبْقِي الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَةٍ

وَكُرِّي إِذَا تَادَى الْمُضَافُ مُجَنَّبًا

فَدَعْنِي أَبَادِرْهَا بَمَا مَلَكَتْ يَدِي^(۳)
وَجَدِّكَ لَمْ أَحْفِلْ مَتَى قَامَ عُوْدِي^(۴)
كُمَيْتِ مَتَى مَا تُعَلِّ بِمَلَاءِ تَرْبِدِ^(۵)
كَسِيْدِ الْغَضَى نَبْتَهُ الْمُتَوَرِّدِ^(۶)

نہیں دیا جاتا بالکل اکیلا رہ گیا۔

(۱) ترجمہ - میں دیکھتا ہوں کہ فقرا (چونکہ میں ان کا

احسان کرتا ہوں) اور ان بڑے خیموں کے باشندے (چونکہ

وہ میری صحبت کو مفتنم خیال کرتے ہیں) مجھے آپرا نہیں سمجھتے

(بلکہ خوب جانتے ہیں)۔ مطلب - اگر خاندان نے مجھ سے

کنارہ کشی کر لی تو کیا مضائقہ ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ

نہیں۔ تمام دنیا کے فقرا اور امرا مجھ سے واقف ہیں اور میری

عزت کرتے ہیں۔

(۲) ترجمہ - اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لڑنا

میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سن (اگر میں ان

باتوں سے باز آجاؤں) تو کیا تو مجھے حیات جاودانی سے سکتا

ہے؟ مطلب - جب کہ لڑائی اور لذت کے موقع پر نہ جانا

بھی دوام حیات کا سبب نہیں بن سکتا تو پھر کیوں اس چند

روزہ زندگی میں رزم اور بزم سے کنارہ کشی کی جلتے لطف

اور نام کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔

(۳) ترجمہ - پس اگر تو میری موت نہیں ٹال سکتا تو

میرا پیچھا چھوڑنا کہ مرے سے قبل میں اپنے مال کو صرف کر دوں

مطلب - جب کہ مال و دولت انسان کو مرنے سے نجات

نہیں دلا سکتا تو پھر اس کا جمع کرنا فضول ہے انسان کو چاہئے

کہ زندگی بے عیش و عشرت سے بسر کرے۔

(۴) ترجمہ - پس اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو ایک

(شریف) نوجوان کے واسطے باعث لذت ہیں تو میرے نصیب

کی قسم! مجھے اس کی کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میرے پرسان حال

(میری زندگی سے مایوس ہو کر) کب (میری بالیس سے) اٹھ

کھڑے ہوتے۔ مطلب - اگر یہ لڑائی نہ تلاتا (جو آئندہ اشیا

میں مذکور ہیں) نہ ہوتے تو مجھے اپنے مرنے کی کوئی پرواہ نہ

ہوتی۔ محض اپنی تین چیزوں کے آسے پر زندگانی ہے۔

(۵) ترجمہ - منجھان (تین چیزوں) کے (ایک تہی

ملاست گروں) کی بیداری سے قبل میرا ایسی سرخ سیاہی مائل

شراب اڑا جاتا ہے (جو اس قدر تند اور تیز ہے) کہ جب اس

میں پانی ملا جائے تو جھاگ مینے لگے۔

(۶) ترجمہ - (دوسرا) جو میری زندگی کا سہارا ہے)

جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پنگا لے تو ایک فراخ کام گھوڑے

کو (اس مظلوم کی جانب بفرض حمایت) میرا پھر لینا ہے جو

اُس بھیرے کی طرح (تیز رو) ہے جو درخت غضا کے نیچے

رہتا ہو اور جو شدتِ پیاس میں پانی پینے کے لئے گھاس

پر اترنے والا ہو اور جس کو تو نے ہل کار دیا ہو۔ مطلب -

درخت غضا کے نیچے رہنے والا بھیرا پہلے ہی بڑا تیز و تند اور

وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجْنِ وَالذَّجْنُ مُعْجِبٌ

بِيَهْكَتَةٍ تَحْتَ الطَّرَافِ الْمَعْمَدِ (۱)

كَانَ الْبُرَيْنِ وَالذَّمَالِيحِ عَلَّقَتْ عَلَى عَشْرِ أَوْ خُرُوعٍ لِمَ يُخْضَدِ (۲)

كَرِيمٍ يُرَوِّي نَفْسَهُ فِي حَيَاتِهِ

سَتَعْلَمُ إِنْ مُثْنَا غَدًا أَيْنَا الصَّدَى (۳)

أَرَى قَبْرَ نَحَّامٍ بِخَيْلٍ بِمَالِهِ

كَقَبْرِ غَوِي فِي الْبَطَالَةِ مُفْسِدِ (۴)

تَرَى جُثُوتَيْنِ مِنْ تُرَابٍ عَلَيْهِمَا

صَفَاتِحُ صُمٍّ مِنْ صَفِيحٍ مُنْضَدِ (۵)

لگائی کہ شاخیں چھٹ جانے کے بعد درخت میں پہلی سی
نرمی لچک اور ضخامت باقی نہیں رہتی۔

(۳) ترجمہ - میں ایک ایسا بھلا آدمی ہوں جو اپنے
آپ کو اپنی زندگی میں (شراب سے) سیراب کرتا ہے (اے
علامت گزرا) اگر ہم کل کو مرے تو عنقریب تو جان لے گا کہ ہم
میں سے (درحقیقت) کون پایا ہے۔ مطلب - یعنی ہم
سیراب ہو کر مریں گے اور پہاڑی نیت تیری طرح ڈالو اڈول
نہ ہو گی۔ اردو کا کیا خوب شعر ہے یہ

لطف سے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کجنت تو نے پی ہی نہیں

(۴) ترجمہ - میں کچھ س اپنے مال پر بھل کرنے والے
کی قبر، گمراہ ہو و نشاط (دوں) اپنے مال کو بگاڑنے والے
(انسان) کی قبر کے مثل دیکھتا ہوں۔ مطلب - مرنے
کے بعد جب کہ دونوں کی قبر کا یکساں حال ہے تو پھر بھل سے کیا
فائدہ؟ اور مال کو شراب نوشی اور جہانوں کی ضیافت وغیرہ
میں کیوں نہ صرف کر دیا جائے۔

(۵) ترجمہ - (ان دونوں کے مرنے کے بعد) تو مٹی کے
دو ڈھیر دیکھے گا جن پر پتھر کی چوڑی چکی ریلوں میں سے کچھ

خونفاک ہوتا ہے۔ مزید برآں بحالت تشنگی گھاٹ پر جاتے ہوئے
اُس کو ہل کار دیا گیا ہو تو اس کی تیز رفتاری کا کیا ٹھکانا ہوگا
ایسے تیز رفتار بھیر ٹپے سے گھوڑے کو تیز روی میں تشبیہ دی
ہے۔ یعنی بچھلتا تھا ایسے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس
مظلوم کی حمایت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔

(۱) ترجمہ - (تیسری چیز جو جینے کا سہارا ہے) ابرو
باراں کے دن کو اس حالت میں کہ (آشفة دلوں کو وہ)
بارش خوب بھاتی ہو ایک حسین نازک اندام مجبور کے ذریعہ
بلند خیمہ کے نیچے کوتاہ کر دینا ہے۔ مطلب - دن کو کوتاہ
کرنا بایں معنی ہے کہ لذت و سرور میں دن کا پتہ نہیں چلتا
گویا صبح سے شام رہی ہوئی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا
ہے

ایام مصیبت کے تو کالے نہیں کتنے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے؟
(۲) ترجمہ - (مجبور اس قدر نازک اندام ہے کہ اس کے
ہاتھ پاؤں میں زیورات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ) گویا
پازیب اور بازو بندین ترشے مدار یا ارنڈ پر لٹکا دیئے
گئے ہیں۔ مطلب - اس کے ہاتھ پیر نزاکت میں مدار اور
ارنڈ کی نرم شاخوں کی طرح ہیں۔ لہذا خندا کی قید اس لئے

أَرَى الْمَوْتَ يَعْتَمُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي

عَقِيلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ (۱)

وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالِدَهْرُ يَنْقُدِ (۲)

لِكَالطَّوْلِ الْمُرْخِي وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ (۳)

كَلَامَنِي فِي الْحَيِّ قُرْطُ بْنُ مَعْبُدِ (۴)

مَتَى أَدْنُ مِنْهُ يَنَّا عَنِي وَيَعْبُدِ (۵)

أَرَى الْعَيْشَ كَثْرًا نَقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ

لَعَمْرُكَ إِنَّ الْمَوْتَ مَا أَخْطَأَ الْفَقِي

يَلُومُ وَمَا أَدْرِي عِلَامَ يَلُومُنِي ؟

فَمَا لِي أَرَانِي وَأَبْنَ عَمِّي مَالِكًا

ایام جس چیز کو گھٹاتا ہے وہ (ایک روز ضرور) فنا ہو جائیگا۔ مطلب۔ عمر ناقابل بقا چیز ہے۔

(۳) ترجمہ۔ تیری جان کی قسم! بے شبہ موت جہان سے خطا کرنے کے زمانہ میں ڈھیل رسی کی طرح ہے دراصل اس کے دونوں کٹا لے دینے والے شخص کے ہاتھ میں

ہوں۔ مطلب۔ زندگی ایک جہلت اور ڈھیل کا زمانہ ہے جس میں ہر وقت موت کا کھٹکا لگا ہوا ہے جیسے کسی چوہا کے پاؤں میں رسی باندھ کر چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے اور رسی کے دونوں کٹا لے ہاتھ میں پکڑ لے جائیں۔ جس کے ذریعہ ہر وقت اس کو چرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ (جب کہ دنیاوی زندگی گنتی روزہ ہے) تو مجھے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے چچا زاد بھائی مالک کو (اس حالت میں) دیکھتا ہوں کہ میں چچا اس سے قریب ہوتا ہوں اسی قدر وہ مجھ سے الگ ہوتا جاتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔ مطلب۔ جب کہ دنیا فانی اور زندگی چند روزہ ہے تو پھر لڑنا جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔

(۵) ترجمہ۔ وہ (مالک) مجھے ملامت کرتا رہتا ہے جیسا کہ (ایک مرتبہ) اعبد کے بیٹے قرط نے قبیلہ میں مجھ کو ملامت کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بنا پر مجھے ملامت کرتا ہے۔ مطلب۔ جیسا کہ قرط بن اعبد کی شکایت بجا تھی اسی طرح مالک کی شکایت بے وجہ ہے۔

ٹھوس اور سخت سلیس اُوپتے رکھی جوتی ہوں گی مطلب مرنے کے بعد بخیل اور سخی میں کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں کی قبریں یکساں حالت میں ہوتی ہیں اس لئے بخیل کے مال چور سے کیا فائدہ؟ بخیل کی قبر پر بھی پتھر ہی ہوں گے۔ سونے چاندی کی سلیس تو ہونے سے رہیں۔

(۱) ترجمہ۔ میں دیکھتا ہوں کہ موت سخی لوگوں کی جان (کو فنا کے لئے) منتخب کرتی ہے اور سخت بخیل آدمی کے نفیس مال کو (چھانٹ چھانٹ کر) فنا کرتی ہے۔ مطلب یعنی سخی کے پاس صرف جان ہے اس لئے موت اس کی جان ہی لے سکتی ہے اور سخی کو جان دینے میں بھی کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ بخیل کو جان سے زیادہ مال بیا رہے۔ تو گو موت اس کی جان کو بھی نہ چھوڑے گی مگر زندگی میں ہی اس کے نفیس مال کو فنا کر کے اس کو جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔

اب دیکھ لو راحت میں کون ہے اور رنج میں کون؟ بعض شاعرین نے شعر کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ سخی کو جان عزیز ہے اور بخیل کو مال۔ موت ہر ایک کو عزیز چیز کو چھین لیتی ہے۔ زور دینی ہے تو جیہ کی ہے کہ موت سخی کی جان کو فنا کے لئے او بخیل کے مال کو موت کے بعد باقی رہ جانے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ میں زندگی کو ایک ایسا خزاں سمجھتا ہوں جو ہر شب (کچھ نہ کچھ) گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور (دور)

وَأَيَّاسِنِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ
 عَلَى غَيْرِ ذَنْبٍ قُلْتُهُ غَيْرَ أَنِّي
 كَانَا وَضَعْنَاهُ إِلَى رَمْسٍ مُلْحَدٍ (۱)
 نَشَدْتُ فَلَمْ أُغْفَلْ حَوْلَةَ مَعْبَدٍ (۲)
 وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبَى ، وَجَدْتُ إِنْ
 مَتَى يَكُ أَمْرٌ لِلتَّكْيِثَةِ أَشْهَدُ (۳)
 وَإِنْ أَدْعَ لِلْجَلَى أَكُنْ مِنْ حَمَاتِهَا
 وَإِنْ يَقْدَفُوا بِالْقَدْعِ عِرْصَكَ أَسْقِمُ (۴)

بکاس حیاض الموت قبل التهدد (۵)

بِلا حَدَثٍ أَحَدْتُهُ وَكَمُحَدَّثٍ هِجَاتِي وَقَدْ فِي الشَّكَاةِ وَمُطْرَدِي (۶)
 فَلَوْ كَانَ مُوَالِيَّ أَمْرًا هُوَ غَيْرُهُ

لَفَرَجَ كَرْنِي أَوْ لَأَنْظَرَ نِي غَدِي (۷)

بلا یا جاؤں گا تو میں اس (تیرے حرم سرا) کے محافظوں میں سے ہوں گا اور اگر تیرے اوپر دشمن چڑھ آئیں گے تو ان کے مقابلہ میں (تیری جانب سے موافقت کرتے ہوئے) پوری کوشش کروں گا۔

(۵) ترجمہ - اگر وہ (دشمن) تیری ابرو پر فحش کاری کا دصہ لگائیں گے تو ڈرنے دھمکانے سے قبل ہی میں ان کو موت کی حوضوں کا پیالہ پلا دوں گا (یعنی دشمنی سے قبل ہی ان کو مار ڈالوں گا)۔

(۶) ترجمہ - (مالک کا) میری بُرائی کرنا اور مجھے شکایت کا نشانہ بنانا اور دھمکے دینا بدون کسی بات کے ہے جو میں نے کی ہو اور ہے مثل خطا کار کے (ساتھ طرز عمل کے)۔ مطلب - مالک خواہ مخواہ مجھے مورد الزام بنا رہا، میں نے اس کے ساتھ کوئی بھی بُرائی نہیں کی۔

(۷) ترجمہ - اگر میرا چچا زاد بھائی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ میری مصیبت دور کرتا یا (کم از کم) مجھے کل تک کی جہلت دیتا۔ مطلب - لیکن اُس نے کچھ نہ کیا اور بلا وجہ ایک دم مجھے تاشروع کر دیا۔

(۱) ترجمہ - اُس (مالک) نے ہر اُس بھلائی سے مجھے مایوس کر دیا جو میں نے اس سے چاہی تو گویا کہ ہم نے اسے مُردے کی قبر میں دفن کر دیا۔ مطلب - اب میں اس سے اس طرح ناامید ہوں جس طرح کہ مُردے سے - کما فی قولہ تعالیٰ کَمَا يَكْفُرُ مِنَ اصْحَابِ الْقُبُورِ

(۲) ترجمہ - بدون کسی بات کے جو میں نے اس کو کہی ہو وہ مجھے طامت کرتا ہے (لیکن میں نے اپنے بھائی) معبد کے اونٹ ڈھونڈ دیئے اور انہیں بے نشان نہ چھوڑا۔ مطلب - اگر اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ میں اپنے بھائی کے گم شدہ اونٹ تلاش کر دیتے تھے اور یہ کوئی ناراضی کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(۳) ترجمہ - (اگرچہ رشتہ دار مجھ سے دور بھاگے) لیکن رشتہ داریوں کی وجہ سے میں پاس لگا رہتا ہوں تیرے ہنر کی قسم (مجھ سے بھی قطع تعلق منظور نہیں) جب کوئی کوشش کرنے کی بات (پیش) آئے گی میں حاضر ہوں گا۔

مطلب - اگرچہ تو اور دوسرے رشتہ دار کتنا ہی قطع تعلق کریں لیکن میں پھر بھی سب کا شریک بنی و غم رہوں گا۔ (۴) ترجمہ - اگر میں کسی بڑی مصیبت کے وقت

وَلَكِنَّ مَوْلَايَ امْرُؤٌ هُوَ خَاتَمِي
 عَلَى الشُّكْرِ وَالتَّسَالٍ أَوْ أَنَا مُفْتَدِي^(۱)
 وَظَلَمُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاةً
 عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقَعِ الْحَسَامِ الْمَهْنَدِ^(۲)
 فَذَرْنِي وَخُلِقِي إِنِّي لَكَ شَاكِرٌ
 وَلَوْ حَلَّ بَيْتِي نَائِبًا عِنْدَ ضَرْغَدِ^(۳)
 فَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ قَيْسَ بْنَ خَالِدِ
 وَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ عَمْرَو بْنَ مَرْثَدِ^(۴)
 فَاصْبَحْتُ ذَا مَالٍ كَثِيرٍ وَزَارَنِي بَنُونَ كِرَامٍ سَادَةٌ لِمَسْوَدِ^(۵)
 أَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِي تَعْرِفُونَهُ خَشَّاشٌ كُرَّاسِ الْحَيَّةِ الْمُتَوَقِّدِ^(۶)
 فَالَيْتُ: لَا يَنْفَكُ كَشْحِي بِطَانَةَ
 لِعَضْبِ رَقِيقِ الشَّفْرَتَيْنِ مُهْنَدِ^(۷)

(۱) ترجمہ۔ تو میں بہت بڑا مالدار ہو جانا اور میری زیارت کو آتے ایک سردار کے (یعنی میرے) سردار اور شریف بیٹے۔ مطلب۔ شاعر ان سرداروں کے مثل متمول اور کثیر الاولاد ہو جانے کی تمنا اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگوں کی ناراضی اور لڑائی جھگڑے محض افلاس اور عدم انصاری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عربین مرثد نے طرفہ کے یہ اشعار سن کر اپنے دسوں بیٹوں کو بلایا اور ہر ایک سے اس کے مال کا دسواں حصہ طرفہ کو دلو کر ان کے برابر اس کو مالدار بنا دیا۔
 (۲) ترجمہ۔ میں ایک ایسا چست و چالاک آدمی ہوں جس سے تم خوب واقف ہو۔ کاموں میں اس طرح گھس جانے والا ہوں جیسے سانپ کا سانپ کا چمکتا ہوا اپن دکھتے تنگ سوراخ میں گھس جاتا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ لیکن میرا چچا زاد بھائی ایسا آدمی ہے جو ہر حالت میں میرا نگاہ دہاتا ہے خواہ اس کا شکر ادا کروں یا اس سے معافی چاہوں یا اُسے کچھ دے کر جان چھڑاؤں۔
 (۲) ترجمہ۔ رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی کا طبع تلوار کے وار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔ مطلب انسان ہندی تلوار کی ضرب برداشت کر سکتا ہے لیکن رشتہ دار کا ظلم نہیں سہا جاسکتا۔

(۳) ترجمہ۔ پس مجھے میرے حال پر چھوڑ دے میں (ہر حالت میں) تیرا شکر گزار ہوں خواہ میرا گھر دور ہوتے ہوتے ضرر فدا کے قریب ہو جائے۔ مطلب۔ جب تیری اور میری طبیعت میں یون بے عید ہے تو بس اب مجھے معاف کر میں ہر حال میں تیرا شکر گزار ہوں خواہ تیرے قریب رہوں یا تجھ سے بہت دور کوہ ضرر فدا پر جا بسوں۔

(۴) ترجمہ۔ اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں قیس بن مارم یا عمرو بن مرثد بن جاؤ۔ مطلب۔ یعنی ان کی جیسی دولت اور کثرت اولاد مجھ کو بھی میسر ہوتی۔

(۵) ترجمہ۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ میرا پہلو ہمیشہ ایک ہندی باریک دو دھاری تیز تلوار کا استر بنا رہے گا۔ (یعنی ایک تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو سے بندھی رہے گی)۔

حسام إذا ما قمتُ مُنتصراً به

كفى العود منه البدء ليس بغضد^(۱)

أخي ثقة لا ينشني عن ضريبة

إذا قيل مهلاً قال حاجزُه قدي^(۲)

إذا ابتدر القوم السلاح وجدّني

منيعاً إذا بَلَّتْ بِقَامِهِ يدي^(۳)

وَبَرَكَ هُجُودٍ قَدْ أَثَارَتْ مَخَافَتِي بُوَادِيهَا أَمْشِي بَعْضُ بَجْرَدٍ^(۴)

فَمَرَّتْ كَهَاةُ ذَاتِ خَيْفٍ جَلَالَةٍ عَقِيلَةُ شَيْخٍ كَالْوَيْلِ يَلْتَدِدُ^(۵)

يَقُولُ وَقَدْ تَرَّ الْوَظِيفُ وَسَاقَهَا أَلَسْتُ تَرَى أَنْ قَدْ أَتَيْتَ بَعُودِي؟^(۶)

وَقَالَ: أَلَا مَاذَا تَرَوْنَ بَشَارِبِ شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغْيُهُ مَتَعَمِدُ^(۷)

سے اگلے اونٹوں کو بھڑکا دیا۔ مطلب۔ یعنی مجھ کو تلوار
ہاتھ میں لے اپنی طرف آنا دیکھ کر اونٹ اس خوف سے بھاگے
کہ یہ ذبح کرنے کے لئے آرہا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ (مجھے سے ڈر کر بھڑکنے کی حالت میں) ایک
بڑی موٹی بڑے بڑے تھنوں والی ناقہ (میرے پاس سے گزری
جو ایک ایسے سخت جھگڑا لوبڈھے کا نفیس مال تھی جو بڑھا چلے

کی وجہ سے سوکھ کر) لٹھ کی طرح (ہو گیا) تھا۔ مطلب
ایسے سخت خوبڑھے کی عمدہ اونٹنی میرے سلسلے آئی جس کو میں
اپنے ندیموں کے لئے بے خوف ذبح کر دیا۔ بڈھے سے مراد شاعر کا
باپ ہے جس کا فرزند آئندہ تیسرے شعر میں موجود ہے۔

(۶) ترجمہ۔ وہ (بڈھا) اس حالت میں کہ ناقہ کی پٹلی
اور اگلا پاؤں کٹ چکا تھا (مجھ سے) کہہ رہا تھا کہ کیا تو نہیں
دیکھتا کہ (ایسی عمدہ ناقہ کو ذبح کر کے) تو نے (ہم پر) ایک بڑی
بصیبت لا ڈالی ہے۔

(۷) ترجمہ۔ اور اُس (بڈھے) نے (اپنے ساتھیوں
سے مخاطب ہو کر) کہا ذرا سُنو! تم (مجھ کو) کیا مشورہ دیتے ہو
کہ ایک ایسے شرابی کے ساتھ کیا کیا جائے جس کی سرکشی قصداً

(۱) ترجمہ۔ ایسی قاطع تلوار (کو اپنے پہلو سے
لٹکائے رکھنے کی قسم کھاتی ہے) کہ جب میں اس کے ذریعہ
پر لے لینے کھڑا ہوں تو اس کا پہلا وار دوسرے وار سے کفایت
کرتے اور (درخت کاٹنے کی) درانتی (دکھل) نہ ہو یعنی
ایسی تلوار جو پہلے وار میں خاتمہ کر دے دوسرے وار کی
ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۲) ترجمہ۔ (اور جو) بھروسہ کی ہونٹا زب سے نہ
اُچھے جب (اس کے چلانے والے سے) کہا جائے کہ ٹھہر!
تو اس کا روکنے والا (جس پر وہ پڑ رہی ہے) کہے میرے ختم
کرنے کے واسطے پہلا وار کافی ہے۔ (یعنی میں تو پہلے ہی
ضرر سے ذبح سکوں گا اب روکنے سے کیا فائدہ)۔

(۳) ترجمہ۔ (کسی حادثہ کے وقت) جب قوم (اپنے
پہلو سے) ہتھیار لینے دوڑے تو جس وقت اُس (تلوار) کے قبضہ
پر میرا ہاتھ جم جائے تو تو مجھ کو ہی غالب پائے گا۔ (یعنی
جنگ میں میں اس تلوار کی وجہ سے سب پر حاوی رہوں گا)۔

(۴) ترجمہ۔ بہت سے سوتے ہوئے اونٹ جب میں
نگلی تلوار لے کر (ان کی طرف) چلا تو میرے ڈرنے اُن میں

وَقَالَ : ذَرُوهُ إِنَّمَا تَنْفَعُهَا لَهُ

وَأِلَّا تَكْفُوا قَاصِيَ الْبَرْكِ يَزِدُّ

فَظَلَّ الْإِمَامُ يَمْتَلِنَ حَوَارَهَا

وَيُسَعَى عَلَيْنَا بِالسَّدِيفِ الْمَسْرُودِ

فَإِنْ مُتْ فَانْعَيْنِي بِمَا أَنَا أَهْلُهُ

وَشَقِيَّ عَلَيَّ الْجَنِيبَ يَابَنَةَ مَعْبُدِ

وَلَا تَجْعَلْنِي كَامْرِيءٍ لَيْسَ هُمُهُ

كَهَمِّي وَلَا يُغْنِي غَنَائِي وَمَشْهَدِي

بَطِيءٍ عَنِ الْجَلِيِّ سَرِيعٍ إِلَى الْخَنَاءِ

ذُلُولٍ ، يَا أَجْمَاعَ الرَّجَالِ مُلْهَدِ

میں مستحق ہوں اور میرے اور (سوک) میں) گریبان چاک کرنا۔
مطلب۔ عرب کا دستور تھا کہ مرنے والے کی شان و حیثیت کے مطابق خیر مرگ سُنائی جاتی تھی اور نوحہ گری بھی ہر ایک کی حالت کے موافق کی جاتی تھی۔ چنانچہ رؤسار کے مرنے پر سال سال بھر تک رونے والی عورتوں کو اجرت تھی کہ نوحہ کرایا جاتا تھا۔ اسی لئے شاعر اپنی بڑائی کے مطابق سوگ اور ماتم کرنے کی وصیت کرتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اور مجھے اُس شخص کی طرح نہ کر دینا جس کی ہمت میری ہمت کی طرح نہیں اور نہ (جہات میں) میری طرح اس کی کار پروازی سے اور نہ میری طرح اس کا لڑائیوں میں حاضر ہونا ہے (غرض کم مرتبہ لوگوں کی طرح مجھے نہ بنا دینا)۔
(۵) ترجمہ۔ (میری موت اُس آدمی کی طرح نہ کر دینا جو) بڑے کاموں میں سُست اور بے کام میں چُست ہو لوگوں کے وصولِ دُستوں کی وجہ سے ذلیل اور (جاسس میں سے) دکھایا ہوا ہو۔

ہم پر سخت (ہوگئی) ہے مطلب۔ شارحے مراد طرفہ ہے یہ سوال محض شارحے غم کی تخمیت و تجزیل کے واسطے تھا چنانچہ بدون انتظار جواب پھر خود یہ کہتا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ اور (پھر) اُس نے کہا اس (شرابی) کو چھوڑ دو۔ اُس (ناقہ یا اونٹوں) کا نفع اسی کے واسطے ہے (اس لئے کہ یہی میرا وارث ہے) اور (ہاں) اگر دُور کے اونٹوں کو (اس سے) نہ بچاؤ گے تو یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا (یعنی خیر ایک ناقہ کا تو کچھ نہیں گمراہ اوروں کو بچاؤ)۔

(۲) ترجمہ۔ تو چھو کر یاں اس ناقہ کے (پیٹ میں سے نکلے ہوئے) بچہ کو چنگاریوں پر (پلنے لے) بھوننے لگیں اور اس کا فرہ کو ہاں (یا فرہ کو ہاں کے ٹکڑے) ہمارے لئے جلد جلد (لانے جانے لگے یا ختم) لانے لگے۔ مطلب وہ ناقہ حاملہ اور بہت زیادہ قیمتی تھی اس کو ذبح کر لینے کے بعد اچھا گوشت ہم نے کھایا اور بقیہ گوشت چھو کر یوں کے حصہ میں آیا۔

(۳) ترجمہ۔ اگر میں مر جاؤں تو لے معبد کی بیٹی (میری بھتیجی) میری موت کی خبر اس طریقہ سے (لوگوں کو) سُنانا جس کا

فَلَوْ كُنْتُ وَغَلَا فِي الرَّجَالِ لَضَرَّنِي

عَدَاوَةُ ذِي الْأَصْحَابِ وَالْمُتَوَحِّدِ^(۱)

وَلَكِنْ نَفَى عَنِّي الرَّجَالِ جِرَآءِي

عَلَيْهِمْ وَإِقْدَامِي وَصَدِيقِي وَمُحْتَدِي^(۲)

لَعَمْرُكَ مَا أَمْرِي عَلَى بِنْفَمَةٍ

نَهَارِي وَلَا لَيْلِي عَلَى بَسْرَمَدِ^(۳)

وَيَوْمٍ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِرَاكِهِ

حِفَاطًا عَلَى عَوْرَاتِهِ وَالتَّهْدِيدِ^(۴)

عَلَى مَوْطِنٍ يَخْشَى الْفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى

مَتَى تَعْتَرِكُ فِيهِ الْقَرَائِصُ تُرْعَدُ^(۵)

وَأَصْفَرَ مَضُوحَ نَظَرْتِ حِوَارَهُ

عَلَى النَّارِ، وَأَسْتَوْدَعْتَهُ كَفَّ مَجْمِدِ^(۶)

(۱) ترجمہ - اگر میں لوگوں میں کہینے جوتا تو یقیناً تو
ولے یا تنہا شخص کی دشمنی مجھے نقصان پہنچاتی۔ مطلب
لیکن چونکہ میں نہایت بہادر اور نڈر ہوں لہذا اب مجھے کسی
کی پرواہ نہیں۔

(۲) ترجمہ - لیکن لوگوں پر میری جرأت نے اور
(جنگ میں) پیشقدمی، اور راست بازی اور نسلی شرافت
نے لوگوں کی مخالفت کو مجھ سے دُور کر دیا (اب بڑے سے
بڑا آدمی بھی مجھ سے نظر نہیں بلا سکتا)۔

(۳) ترجمہ - ایسے مقام پر (نفس کو قابو میں رکھا) جہاں
بہادر کو (بھی) ہلاکت کا ڈر ہو اور جب (گھمسان کی لڑائی
میں) شانہ سے شانہ رگڑ کھائے تو (گھبراہٹ سے) پکپکاتے
لگے۔ مطلب - ایسے دن میں نفس کو قابو میں رکھا جہاں بڑے
بڑے بہادر لرزہ براندام ہو جائیں۔

(۴) ترجمہ - تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں
مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اوپر (عزم
و فکر کی وجہ سے) دراز ہے۔ مطلب - پست ہمتی کی وجہ سے
انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج و غم کی وجہ
سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن اولوالعزم اور بہادر لوگ
ان دونوں باتوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

(۵) ترجمہ - بہت سے جھلے ہوئے زرد (رنگ)
تیر دجوستے کی بازی لگانے کے لئے، ہارنے والے جواری
کے ہاتھ پھیلتے اور (ہاتھ پیر تلپنے کے لئے) آگ پر بیٹھ کر
میں نے اس کے جواب کا انتظار کیا۔ مطلب - اپنی قمار
بازی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایام سرما (تھپ) میں
ہارنے والے جواری کے ہاتھ سے جو اکھلواتا ہوں۔

(۶) ترجمہ - تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں
مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اوپر (عزم
و فکر کی وجہ سے) دراز ہے۔ مطلب - پست ہمتی کی وجہ سے
انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج و غم کی وجہ
سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن اولوالعزم اور بہادر لوگ
ان دونوں باتوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

أَرَى الْمَوْتَ أَعْدَادَ النَّفُوسِ وَلَا أَرَى

بَعِيداً غَدًا مَا أَقْرَبَ الْيَوْمَ مِنْ غَدٍ! (۱)

سَبْدِي لَكَ الْآيَامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودِ (۲)

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَتَّبِعْ لَهُ

بَنَاتًا وَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتَ مَوْعِدِ (۳)

(۱) ترجمہ - میں موت کو جانوں کی تعداد میں سمجھتا ہوں
(چنتے نفوس ہیں اتنی ہی موتیں ہر نفس کے لئے موت ہے
جو آج نہ مرا کل مرے گا) اور کل (بھی) دور نہیں۔ آج سے
کل کس قدر قریب (تو پھر موت سے ڈرنا اور گھبرانا فضول ہے)۔

(۲) ترجمہ - تیرے لئے زمانہ ان چیزوں کو ظاہر کرے گا
جن سے تو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لا کر
سنائے گا جس کو تو نے کوئی توشہ نہیں دیا (غرض غیر
متوقع طریقہ سے زمانہ تیرے سامنے واقعات پیش کرے گا)۔

(۳) ترجمہ - تجھے وہ شخص خبر لا کر سنائے گا جس
لئے تو نے کوئی زاد سفر نہیں خریدا اور نہ اس کے لئے کوئی
ملاقات کا وقت متعین کیا۔ (زمانہ انسان پر ان واقعات
کا انکشاف کرتا ہے جن کا اُسے کوئی سان و گمان بھی نہ تھا)



المعلقة الثالثة

وَقَالَ زُهَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ الْمُرِّيُّ :

أَمِنْ أُمَّ أَوْ فِي دِمْنَةٍ أَمْ تَكَلَّمُ بِحَوْمَانَةِ الدَّرَاجِ فَالْمُتَّكِلُ (۱)

وَدَارٌ لَهَا بِالرَّوَقَمَتَيْنِ كَأَنَّهَا مَرَاجِيعٌ وَشَمٌّ فِي نَوَاشِرِ مَعْصَمِ (۲)

بِهَا الْعَيْنُ وَالْأَرَامُ يَتَشِينُ خَلْقَهُ

وَأَطْلَاوُهَا يَنْهَضَنَّ مِنْ كُلِّ مَجْشَمِ (۳)

وَوَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عَشْرِينَ حِجَّةً

فَلَأَيَّا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُمِ (۴)

أَتَانِي سَفْعًا فِي مَعْرَسٍ مِرْجَلِ

وَنُوبًا كَجَذْمِ الْخَوْضِ لَمْ يَتَشَلَّمِ (۵)

یہ معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ مرزنی کا ہے۔

(۱) ترجمہ - کیا یہ کوڑا کبار ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی ام ادنیٰ (کے گھر) کی ہے جو دراج اور منتظم کی پتھر بلی زمین میں واقع ہے۔ مطلب - چونکہ عرصہ دراز کے بعد دیار محبوب پر گزر ہوا بطور درد مندی یا شک کے ان کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(۲) ترجمہ - اور اس (ام ادنیٰ) کا ایک گھر (صفا) کے دو باغوں کے درمیان ہے جس کے نشانات گویا کہ چینیچے کے ظاہر حصہ پر دو بارہ گودنے کے نشانات ہیں۔ مطلب

سیلابوں کی وجہ سے مٹی بہہ کر مکان کے جو نشانات دوبارہ نمودار ہو گئے ہیں انھیں گودنے کے نشانوں سے جو کمر ہوئے ہوں تشبیہ دی ہے۔

(۳) ترجمہ - ان مکانات میں نیل گائیں اور مرن آگے

پہچے (بکھرتے) پھرتے ہیں اور ان کے نیچے (دودھ پینے کیلئے) ہر جگہ سے اٹھتے ہیں۔ مطلب - غرض اب وہاں وحشی جانوروں کی کثرت ہے اور وہ مکان بالکل دیران ہو گئے ہیں۔

(۴) ترجمہ - میں اس مکان پر بیس سال کے بعد ٹھہرا تو تامل کے بعد مشقت سے ان گھروں کو پہچانا۔ مطلب - چونکہ نشانات بالکل مٹ چکے تھے اور عرصہ دراز کے بعد ان مکانات پر گزر ہوا تھا۔ اس لئے بہت دیر میں تامل بسیار کے بعد ان کو پہچان سکا۔

(۵) ترجمہ - سیاہ پتھروں کو جو کہ ہانڈی رکھنے کی جگہ میں تھے اور نالی کو جو کہ اصل حوض کی طرح تھی اور ٹوٹی نہ تھی (میں نے تامل کے بعد پہچانا)۔ مطلب - بہت غور و خوض

فَلَمَّا عَرَفَتْ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبِّعِهَا
 أَلَا أَنْعِمَ صَبَاحاً أَيُّهَا الرَّبِيعُ وَأَسْلَمَ^(۱)
 تَبَصَّرَ خَلِيلِي هَلْ تَرَى مِنْ ظِعَائِنِ
 تَحْمَلْنَ بِالْعَلْيَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْتَمِ^(۲)
 جَعَلْنَ الْقَنَانَ عَنِ يَمِينِ وَحَزَنُهُ
 وَكَمْ بِالْقَنَانَ مَنْ مُحِلٌّ وَمُحْرَمِ^(۳)
 عَلَوْنَ بَانَاظِ عِتَاقٍ وَكِلَّةٍ وَرَادِ حَوَاشِيهَا مُشَاكِهَةَ الدَّمِ^(۴)
 وَوَرَكَانَ فِي السُّوْبَانَ يَعْلُونَ مَتْنَهُ
 عَلَيْهِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ الْمُتَنَعِمِ^(۵)
 بَكَرْنَ بُكُوراً وَأَسْتَحَرْنَ بِسَحْرَةٍ
 فَهِنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلْفَمِ^(۶)

(۴) ترجمہ - (اُن زنانِ ہودج نشین نے ہودجوں کے اوپر اُونی عمدہ کپڑے اور (اُن پر زیبائش کے لئے) ایک ایسا باریک پردہ ڈال دیا ہے جس کے اطراف ٹخن کے مثل سرخ ہیں (یا جن کے کناروں کا رنگ دمِ الاخرین کے مانند ہے)۔

(۵) ترجمہ - مقامِ سوبان میں چڑھتے ہوئے جب کہ اُن پر ناز پروردہ (معتشوق) کی سی ادائیں تھیں (گویا) وہ ہودج نشین عورتیں سواریوں کے پٹھوں پر سوار (معلوم ہوتی) تھیں۔ مطلب - چڑھائی پر اُونٹ کا کجاہ اُس کے سرینوں کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس کو لفظ دَدَگَن سے تعبیر کیا ہے۔

(۶) ترجمہ - وہ صبح سویرے اُٹھیں اور تڑکے سے چل دیں پس وہ وادیِ رس کے لئے (قصیدگناں اس طرح تھیں) جیسے کہ ہاتھ منہ کے لئے۔ مطلب - صبح سویرے اُٹھ کر سیدی وادیِ رس میں اس طرح پہنچیں جیسے کھانا کھاتے وقت بدون کسی غلطی اور تکلف کے ہاتھ سیدھا منہ میں پہنچتا ہے۔

کے بعد دارِ محبوبہ کے ان علامات کی شناخت کی۔
 (۱) ترجمہ - پس (تامل کے بعد) جب گھر کو پہچان لیا تو میں نے اس کے گھر کو (مخاطب کر کے) کہا کہ لے دارِ حبیب! تو صبح کے وقت خدا کے خوش ہیش رہے اور (لوٹ مار سے) سالم و محفوظ رہے۔

(۲) ترجمہ - لے میرے دوست! نظر جا کر دیکھ کیا تو اُن ہودج نشین عورتوں کو دیکھتا ہے جو جُرْتَم سے اُوپر بلند مقام میں اُونٹوں پر سوار ہو کر جا رہی ہیں۔ (یا غایتِ مدحوشی کی وجہ سے صرف میری نظروں میں یہ سماں بندھ گیا ہے)۔

(۳) ترجمہ - اُن عورتوں نے کوہِ قنآن اور اس کی پتھریلی زمین کو دہنی جانب چھوڑا اور قنآن میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا خون (دشمنی کی بنا پر بہا لے لئے) حلال ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا خون (دوستی کی وجہ سے) حرام ہے۔

وَفِيهِمْ مَلَأَى لِلطَّيْفِ وَمَنْظَرٌ
 أَيْنِقُ لِعَيْنِ النَّاطِرِ الْمُتَوَشَّمِ^(۱)
 كَانَ فُتَاتِ الْعَيْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلِ
 تَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَاءِ لَمْ يُحْطَمِ^(۲)
 فَلَمَّا وَرَدَنَ الْمَاءَ زُرْقًا جِامُهُ
 وَضَعْنَ عَصَى الْحَاضِرِ الْمُتَخَيَّمِ^(۳)
 ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبَانِ ثُمَّ جَزَعَهُ
 عَلَى كُلِّ قَيْنِي قَشِيبٍ وَمُقَامِ^(۴)
 فَاقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ
 رِجَالٌ بَنَوُهُ مِنْ قَرِيشٍ وَجُرُحِمِ^(۵)
 يَمِينًا لِنِعْمِ السَّيِّدَانِ وَجِدْمًا
 عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنْ سَحِيلٍ وَمُبْرَمِ^(۶)
 تَدَارَكْتُمَا عَبَسًا وَذِّيَابًا بَعْدَمَا
 تَفَانُوا وَدَقُّوا بَيْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشِمِ^(۷)

- (۱) ترجمہ۔ ان میں لطیف الطبع انسان کے لئے خوش طبیعی کی جگہ ہے اور ٹاٹے والے نظر باز کی آنکھ کیلئے بہترین منظر ہے۔ مطلب بچے وہ عورتیں نہایت حسین ہیں۔
- (۲) ترجمہ۔ جس مقام پر وہ جا کر اتریں اُن کے ٹکڑے اُس کوہ کی طرح (معلوم ہوتے) تھے جو درخت سے نہ توڑی گئی ہو۔ مطلب۔ یعنی اس رنگی ہوئی اُون کے ٹکڑوں کو جو ہو دو جوں کی زہب وزینت کے لئے آویزاں کئے گئے تھے اور جو راستہ میں گر گئے ہیں کوہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور لم یحطم کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ وہ سے ٹوٹنے کے بعد کوہ میں آب و تاب باقی نہیں رہتی۔
- (۳) ترجمہ۔ جب وہ عورتیں اُس پانی پر اتریں جس کی گہرائیاں نیلگوں (معلوم ہوتی) تھیں، تو انھوں نے خیمہ نصب کرنے والے شہری کی طرح لاشعیاں رکھ دیں۔ مطلب۔ لاشعیاں کا رکھنا اقامت سے کنایہ ہے یعنی وہ اس کثیر پانی پر مقیم ہو گئیں۔
- (۴) ترجمہ۔ وہ عورتیں وادی سوبان سے نکلیں پھر (دوبارہ) اس سوبان کو ہرنے وسیع کجاوہ پر (بیٹھ کر) قطع کیا۔ مطلب۔ یہ وادی دو مرتبہ اُن کے راستہ میں پڑی اور وہ عورتیں دو بارہ اس میں سے گزریں۔
- (۵) ترجمہ۔ پس میں نے اُس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جریم کے اُن لوگوں نے طواف کیا جنھوں نے اس کو بنایا (یعنی خانہ کعبہ کی قسم کھائی)۔
- (۶) ترجمہ۔ میں خانہ کعبہ کی قسم کھانا ہوں کہ ہر قوت و ضعف کی حالت میں تم (سی) دونوں دو بہترین سردار پائے گئے۔ (یعنی ہر حال میں تم مستحقِ مدح و شکار ہو)۔
- (۷) ترجمہ۔ تم دونوں نے عبس و ذبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ ٹرے تھے اور شمم (نامی عورت) کا (منخوس) عطر آپس میں لگا لیا تھا۔ (یعنی آخری دم تک رکھنے کے لئے آمادہ تھے مگر مذکورہ صدر دونوں سرداروں نے بیچ میں ہڑکڑ صلح کرادی)۔

وَقَدْ قُلْتُمْ: إِنَّ نَاذِرِكُمْ سَلَمٌ وَأَسْعَا
بِالْمَعْرِفَةِ وَمَعْرُوفٍ مِنَ الْقَوْلِ تَنَسَّلَمٌ (۱)

فَأَصْحَبْتُمْ مِنْهَا عَلَى خَيْرِ مَوْطِنٍ
بَعِيدِينَ فِيهَا مِنْ عُقُوقٍ وَمَبَاطِمٍ (۲)
عَظِيمِينَ فِي عَلِيَا مَعَدًّا هُدَيْتُمْ
وَمَنْ يَسْتَبِحْ كَنَزًا مِنْ التَّجْدِ يَعْظُمُ (۳)

تُعْفَى الْكَلُومُ بِاللَّيْنِ فَأَصْبَحَتْ
يُنَجِّمُهَا مَنْ لَيْسَ فِيهَا بِمَجْرَمٍ (۴)

يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ غَرَامَةٌ وَلَمْ يُبْهَرِ يَقُوا بَيْنَهُمْ مِلَّةً مَحْجَمٌ (۵)
فَأَصْبَحَ يَجْرِي فِيهِمْ مِنْ تَلَادِكُمْ مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ إِفَالٍ مُزَنَّمٍ (۶)
أَلَا أُبْلِغُ الْأَحْلَافَ عَنِّي رِسَالَةً وَذُبْيَانَ هَلْ أَقْسَمْتُمْ كُلُّ مَقْسَمٍ (۷)

- (۱) ترجمہ - اور بیشک تم نے اچھی بات کہی کہ اگر ہم کامل صلح بذریعہ صرف مال اور کلام مستحسن پالیں گے تو آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔
- (۲) ترجمہ - تو (واقعی) تم صلح کے بہتر مقام پر پہنچ گئے اور صلح کے بائے میں نافرمانی اور گناہ سے بچے رہے (یعنی صلح رحم کا خیال کرتے ہوئے اپنا کثیر مال خرچ کر کے دونوں قبائل میں صلح کرادی)۔
- (۳) ترجمہ - (صلح کرنے میں تم کامیاب ہوئے) درحقیقت تم دونوں متحدہ کے بلند رتبہ میں بڑی شخصیتوں کے مالک تھے۔ خدا تمہیں ہدایت پر استقامت) نے۔ اور جو شخص (آبا و اجداد کی) بزرگی کے خزانہ کو مباح پائے گا وہ (ضرور) بلند قدر ہو جائے گا۔ مطلب - تم دونوں معد بن عدنان میں عظیم المرتبہ انسان ہو اس لئے کہ تمہارے آبا و اجداد کی بزرگی کے خزانے تمہیں مل گئے۔
- (۴) ترجمہ - (چونکہ دلوں کے) زخم اونٹوں کے سینکڑوں
- کے ذریعہ مٹاتے جاتے ہیں تو (اب) وہ شخص ان اونٹوں کو قسط وار ادا کر رہا ہے جو (جنگ کے بائے میں) بے قصور ہے۔ مطلب - یعنی تم نے آپس کا اختلاف دیت کے ذریعہ مٹایا اور بدون کسی جرم کے اس کی ادائیگی کا بار تم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ دیت قسط وار ادا کی جاتی ہے۔
- (۵) ترجمہ - ایک قوم دوسری قوم کو تاوان میں ان اونٹوں کو قسط وار ادا کر رہی ہے حالانکہ انھوں نے ایک سنگی بھر خون بھی آپس میں نہیں بہایا۔
- (۶) ترجمہ - تو اب کن کے اونٹ کے بچوں کی متفرق غنیمتیں تمہارے موروثی مال ہی سے ان (دو ایار مقتولین) کی طرف سہکانی جا رہی ہیں۔ مطلب - تمہارے عمدہ قسم کے اونٹوں میں سے متفرق دیتیں وراثتہ مقتولین کو دی جا رہی ہیں۔
- (۷) ترجمہ - سُن (لے مخاطب!) میرا یہ پیغام معاہدہ (بنی اسد و غطفان) اور ذبیان کو پہنچاؤ کہ تم نے مکمل قسم کھائی ہے (لہذا اس پر قائم رہو)۔

فَلَا تَكْتُمَنَّ اللَّهُ مَا فِي نُفُوسِكُمْ لِيَخْفَىٰ وَمَهْمَا يُكْتُمُ اللَّهُ يُعْلَمُ ۗ (۱)

يُؤَخِّرْ فَيُؤَخِّرْ فِي كِتَابٍ فَيُؤَخِّرْ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ أَوْ يُعَجِّلَ فَيُنْقِمَ (۲)

وَمَا الْحَرْبُ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ وَذَقْتُمْ

وَمَا هُوَ عَنْهَا بِالْحَدِيثِ الْمَرْجَمِ (۳)

مَتَى تَبِعْتُمْهَا تَبِعْتُمْهَا ذَمِيمَةً وَتَضَرَىٰ إِذَا ضَرَّيْتُمْوهَا فَتَضَرَمَ (۴)

فَتَنْجُرُكُمْ عَرَكَ الرَّحَىٰ بِشِقَاطِهَا وَتَلْقَحُ كَشَافًا ثُمَّ تَنْتَجِ فَتَنْتَمِيمَ (۵)

فَتَنْتَجِ لَكُمْ غِلْمَانٌ أَسَاءَ كَلِمِهِمْ كَأَحْمَرَ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعُ فَتَنْفَطِمَ (۶)

اور جب تم اس لڑائی کو حرم دلاؤ گے تو اس کی حرم شدت ہوگی پھر وہ شعلہ زن ہو جائے گی۔ مطلب۔ غرض لڑائی ہر حال میں بڑی ہے اس کو نہ بھڑکانا چاہیے اور صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

(۵) ترجمہ۔ پھر وہ لڑائی تمہیں اس طرح پس ڈالے گی جس طرح چکی اپنے فریش چرپیں پر رہ کر (دانہ کو پس ڈالتی ہے) اور (جنگ) ہر سال حاملہ ہوگی پھر بچے لے گی تو جوڑو جننے گی۔ مطلب۔ لڑائی کے مضرت بھرت ہوں گے اور تم سب لڑائی کی چکی میں دلنے کی طرح ڈلے جاؤ گے۔ میدان جنگ کے ہر گامہ ہلاکت آفریں کو چکی پینے سے تشبیہ دی اور اس کے نقصانات کی کثرت کو اس ماں کی اولاد سے تشبیہ دی ہے جو ہر سال حاملہ ہوتی ہو اور دو بچے جنتی ہو۔

(۶) ترجمہ۔ پھر اس لڑائی سے تمہارے لئے ایسے بچے جننے جائیں گے جو سب مادہ کے احمر کی طرح منحوس ہو چکے پھر انہیں دودھ پلانے کی پھر دودھ پھر ڈالے گی۔ مطلب لڑائی سے اس قدر نتائج بد بکثرت پیدا ہوں گے جن کی نحوہ قدر کی طرح ہوگی کہ اس نے حضرت صلح کی ناقہ کے کوچے کاٹ دیئے جس کی وجہ سے ساری قوم ہلاک ہوئی۔ ارضاع اور افطام سے نتائج حرب کا ہولناک اور کامل ہونا مراد

(۱) ترجمہ۔ پس خدا سے ہرگز اپنے دلوں کی بات اس نہ چھپاؤ کہ وہ چھپی ہوئے گی (کیونکہ) جب بھی اللہ سے کوئی بات چھپائی جاتی ہے وہ اس کو جان لیتا ہے۔ مطلب۔ خدا دلوں کا بھید جانتا ہے اس سے کوئی لاپوشیدہ نہیں رہ سکتا لہذا نقیض عہد اور غدر کا ارادہ دل میں بھی نہ رکھو۔

(۲) ترجمہ۔ (غدر کی سزا) مؤخر کی جائے گی اور نامہ اعمال میں رکھ دی (رکھ دی) جائے گی پھر قیامت کے دن کیلے ذخیرہ کر لی جائے گی یا جلدی کی جائے گی تو فوراً دنیا میں سزا دی جائے گی۔ مطلب۔ غرض بُرائی کا بدلہ ضرور ملے گا کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد جاہلیت کا شاعر جزا و سزا اور قیامت کا قائل تھا۔

(۳) ترجمہ۔ لڑائی وہی شے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) کچھ چکے ہو۔ یہ بات لڑائی کے بارے میں (جو میں کہہ رہا ہوں) اٹکل و پتو نہیں ہے۔ مطلب۔ اگر پھر نقیض عہد ہو اور لڑائی کی نوبت آگئی تو پھر سابق تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے اس لئے عہد شکنی سے باز رہو۔

(۴) ترجمہ۔ جب بھی تم اس لڑائی کو برا ٹیختہ کرو گے تو اس حال میں برا ٹیختہ کرو گے کہ وہ مذموم (انجام والی) ہوگی

فَتَغْلِلْ لَكُمْ مَا لَا تُغِلُّ لِأَهْلِهَا قَرَىٰ بِالْعِرَاقِ مِنْ قَفِيزٍ وَدَرَمٍ^(۱)
 لَعَمْرِي لِنِعْمِ الْحَيِّ جَرَّ عَلَيْهِمْ بِالْأَيُّمِ حَصِينٌ بِنُضْمٍ^(۲)
 وَكَانَ طَوَىٰ كَشْحًا عَلَىٰ مُسْتَكِينَةٍ فَلَا هُوَ أَبْدَاهَا وَلَمْ يَتَقَدَّمْ^(۳)
 وَقَالَ سَاقِصِي حَاجَتِي ثُمَّ أَتَقِي

عَدُوِّي بِأَلْفٍ مِنْ وَرَائِي مُلْجَمٍ^(۴)
 فَشَدَّ فَلَمْ يُفْزِعْ يُبُوتًا كَثِيرَةً

لَدَىٰ حَيْثُ أَلْقَتْ رَحْلَهَا أُمَّ قَشْعَمٍ^(۵)
 لَدَىٰ أَسَدِ شَاكِي السَّلَاحِ مُقَدَّفٍ لَهُ لَبْدٌ أَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلِّمْ^(۶)
 جَرِي وَمَتَىٰ يُظَلِّمْ يُعَاقِبُ بِظَلْمِهِ سَرِيعًا وَإِلَّا يُبْدُ بِالظُّلْمِ يُظَلِّمْ^(۷)
 رَعَوْا ظَنَامَكُمْ حَتَّىٰ إِذَا تَمَّ أَوْرَدُوا
 غَمَارًا تَقْرَىٰ بِالسَّلَاحِ وَبِالْدَمِ^(۸)

کیا جہاں کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈال دیا اور اُس نے بہت سے گھرانوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالا (یعنی اُس نے تنہا حملہ کیا اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شریک نہ کیا یا صرف ایک ہی عیس پر حملہ کیا اس کے تمام قبیلہ کو پریشان نہ کیا)۔

(۶) ترجمہ۔ عیسی کے قتل کا واقعہ ایک ایسے شیر (حصین) کے پاس ہوا جو پورا ہتھیار بند ہے پے در پے لڑاؤ میں شریک رہتا ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اور اس کے ناخن نہیں تراشے گئے۔ (وہ ضعیف نہیں ہے)۔

(۷) ترجمہ۔ وہ ایسا بہادر ہے جب اس پر ظلم کیا جائے تو فوراً اپنے ظلم کا نالے لیتا ہے اور اگر اُس پر ظلم کی ابتداء نہ کی جائے تو وہ (خود) ظلم کرتا ہے۔ (یعنی بہر حال وہ جنگ کا خواہاں ہے)۔

(۸) ترجمہ۔ (صلح کے بعد اُن کے جنگ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ گویا) انھوں نے اپنے اونٹ پانی پلانے کی دو ہاریوں کے درمیانی وقت میں چرائے یہاں تک کہ جب یہ وقت پورا ہو گیا تو (اونٹوں کو) ایسے گہرے پانی پر لے گئے

(۱) ترجمہ۔ پھر وہ لڑائی تمہیں اس قدر پیداوار دے گی کہ عراق کے دیہات (باوجود سرسبزی اور شاہابی کے)

قفیز اور درہم کی پیداوار اپنے مالکوں کو نہیں دیتے۔

(۲) ترجمہ۔ میری زندگی گانی کی قسم وہ قبیلہ نہا

بھلا ہے جس پر حصین بن نضم نے ایسے گناہ کا بار ڈالا

جس میں وہ اُن کے ہم رائے نہ تھا۔ مطلب۔ حصین

ابن نضم نے اُن کی رائے کے خلاف عیسیٰ کو مار ڈالا جس کا تاوان اس قبیلہ نے برداشت کیا۔

(۳) ترجمہ۔ اس (حصین) نے ایک ارادہ پوشیدہ

کر رکھا تھا تو اُس نے اُس ارادہ کو (کسی پر) ظاہر کیا اور نہ

(قبل از وقت) پیش قدمی کی (بلکہ موقع پا کر عیسیٰ کو مار ڈالا)۔

(۴) ترجمہ۔ اور اُس (حصین) نے (دل میں) کہا

کہ میں عنقریب (بھائی کا بدلے کر) اپنی حاجت پوری کر لوں گا

پھر اپنے دشمن سے ایک ہزار (اسب سوار یا گام) لگاتے ہوئے

گھوڑوں کے ذریعہ جو میری پشت پر ہیں نک جاؤں گا۔

(۵) ترجمہ۔ اس (حصین) نے اس بلکہ (تہنا) حملہ

فَقَضُوا أَمْنًا يَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا إِلَى كَلَاءٍ مُسْتَوْبِلٍ مُتَوَخَّمٍ (۱)
 لَعْمَرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ زَمَانُهُمْ دَمَ ابْنِ نَهْيِكَ أَوْ قَتِيلِ الْمُتَلَمِّمِ (۲)
 وَلَا شَارَكَتْ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نَوْفَلٍ (۳)

وَلَا وَهَبِ مِنْهُمْ وَلَا ابْنَ الْمُخَزَّمِ (۴)

فَكَلًّا أُرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ صَحِيحَاتِ مَالِ طَالِعَاتِ بِمَخْرَمِ (۵)

لَحِيٍّ حِلَالٍ يَعْصِمُ النَّاسَ أَمْرُهُمْ إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمَعْظَمِ (۶)

كِرَامٍ فَلَا ذُو الضَّنَنِ يُدْرِكُ تَبْلَهُ (۷)

وَلَا الْجَارِمُ الْجَانِي عَلَيْهِمْ بِمَسْلَمِ (۸)

سَمَّمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيَاةِ وَمَنْ يَعِشْ

ثَمَانِينَ حَوْلًا لَا أَبَالَكَ بِسَامِ (۹)

قوی مال (اونٹوں) کی دیتے رہے ہیں جو (وقت کی وجہ سے) پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانے والے ہیں۔

(۵) ترجمہ - (وہ عمدہ اونٹ) ایسے قبیلہ کے (مملوک)

ہیں جو مقیم ہیں (افلاس کی وجہ سے سفروں میں مانے مانے

نہیں پھرتے) جب کوئی شب مصیبت عظیم لا ڈالے تو ان کا

حکم (یا تدبیر) لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۶) ترجمہ - ایسے شریف ہیں کہ کینہہ وراں سے

اپنا کینہہ نہیں نکال سکتا اور نہ ان کے سپاہیے پر زیادتی کرنے

والا شخص دشمنوں کے حواریا کیا جاتا ہے۔ (بلکہ یہ لوگ اس کی

حمایت کرتے ہیں اور اس کی جانب سے تاوان ادا کر دیتے ہیں)

(۷) ترجمہ - زعنگی کے شہادے میں آگیا اور جو

(شخص) اسٹی سال تک زندہ رہے گا تیرا باپ نہ ہوگا (وہ

ضرور) طول ہو جائے گا طویل عمری و تکلیف کا سبب ہوتی

ہے دونوں سرداروں کی تعریف سے فارغ ہو کر حکم شہادے کے

طرز کے موافق تجربوں اور نصیحت آمیز باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

جو ہتھیاروں اور خون (ریزی) سے کھل گیا۔ مطلب

ایک عرصہ تک صلح رہی اور پھر جنگ میں مصروف ہو گئے

جس طرح اونٹوں کو چرنے کے بعد پانی پر لے جاتے ہیں۔

(۱) ترجمہ - (پانی کے گھاٹ یعنی لڑائی کے میدان

میں اتر کر) انھوں نے آپس میں خوب قتل و قاتل کیا۔ پھر

اونٹوں کو ایسی گھاس کی طرف لے گیا کہ لائے جو جسم کے لئے

ناموافق اور غیر منہضم تھی۔

(۲) ترجمہ - تیری جان کی قسم! ان کے نیزوں نے

نہیک جیسی کے بیٹے کا یا مقام مثلم کے مقتول (شخص) کا خون

ان پر ماند نہیں کیا۔

(۳) ترجمہ - اور نہ ان کے نیزے نوقل اور وہیب

اور مخزم کے بیٹے کے خون میں شریک ہوتے۔ مطلب -

ممدومین ان مقتولین کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ان کے

قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا محض صلح کی خاطر تاوان بردا

کر رہے ہیں۔

(۴) ترجمہ - میں ان سب کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمدہ

وَأَعْلَمَ مَا فِي الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ وَلَكِنِّي عَنْ عِلْمِ مَا فِي غَدٍ عَمٌ
رَأَيْتُ الْمَنَائِيَا حَبِطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِيبُ

تَتَهُ وَمَنْ تَخْطِيءُ يُعَمَّرُ فِيهِمْ

وَمَنْ لَمْ يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يُضْرَسْ بِأَنْيَابٍ وَيُوظَّأُ بِنَسِيمٍ
وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عَرْضِهِ

يَفِرُّهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّمَّ يُشْتَمُ

وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَسْخَلُ بِقَضِيلِهِ

عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَفَنَ عَنْهُ وَيُذَمُّ

وَمَنْ يُؤْفَ لَا يُذَمُّ ، وَمَنْ يُهْدِ قَلْبَهُ

إِلَى مُطْمَئِنِّ الْبِرِّ لَا يَتَجَمَّعُ

وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَائِيَا يَتَلْتَنُهُ وَإِنْ يَرِقَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بَسَلَمُ

(۵) ترجمہ - جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اُس سے بے پروائی برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائیگی۔ مطلب - صاحب فضل و مال کو چاہیے کہ وہ ضرورت کے وقت قوم کے کام آئے۔ جب ہی اس کا اقتدار باقی رہ سکتا ہے ورنہ لوگ اُس کی مذمت کرنے اور اُس سے منہ موڑنے لگیں گے۔

(۶) ترجمہ - اور جو شخص وعدہ پورا کرتا ہے اُس کی مذمت نہیں کی جاتی۔ اور جس کے دل کو مقام احسان کی ہدایت کر دی جائے وہ پھر پوچ باتیں نہیں کرتا۔ (بلکہ صاف اور واضح باتیں کرتا ہے اور لوگ ان کو دھیان سے سنتے ہیں)۔

(۷) ترجمہ - اور جو شخص خود کو اسبابِ ڈراموں میں اُس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعہ آسمان کے اطراف پر چڑھ جائے۔ مطلب - اُردو میں بھی مثل ہے جو ڈراما سوزا۔

(۱) ترجمہ - میں آج اور کل گزشتہ کی بات جانتا ہوں لیکن کل آئندہ کی بات سے غافل ہوں۔

(۲) ترجمہ - میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھا دند چلتی ہیں۔ جس کو پہنچ جاتی ہیں اُس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہو جاتی ہے۔ پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔ مطلب - غرض زمانہ کا کوئی کام بھی راحت اور مسرت لے ہوئے نہیں ہے۔

(۳) ترجمہ - جو بہت سی باتوں میں بناوٹ نہیں کریگا نہیں کرے گا وہ چکیوں سے چبایا اور پیروں سے روندنا جائے گا۔ مطلب - دنیا میں محض سادگی سے زندگی بسر کرنا دشوار ہے۔ دنیا میں رہ کر کچھ دنیا داری سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔

(۴) ترجمہ - جو احسان کو اپنی آبرو کے لئے آڑ بنائے گا تو وہ آبرو کو بڑھانے کا (اس کی آبرو بنی رہے گی) اور جو دوسروں کو گالی دینے سے نہ بچے گا تو اُس کو بھی گالی دی جائے گی۔

- وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ يَكُنْ حَمْدُهُ ذِمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمُ^(۱)
وَمَنْ يَغْضُ أَطْرَافَ الرَّجَاجِ فَإِنَّهُ
يُطِيعُ الْعَوَالِي رُبَّمَا كُلَّ لَهْدَمٍ^(۲)
وَمَنْ لَمْ يَنْدُذَ عَنِ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ
يَهْدَمُ وَمَنْ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ يُظْلَمُ^(۳)
وَمَنْ يَغْتَرِبَ يَحْسِبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ
وَمَنْ لَا يُكْرِمُ نَفْسَهُ لَمْ يُكْرَمْ^(۴)
وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ أَمْرٍ مِنْ خَلِيقَةٍ
وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمُ^(۵)

دشمن کو دوست سمجھ بیٹھتا ہے (مسافرانہ زندگی میں دوست دشمن کی شناخت مشکل ہوتی ہے تجربہ کے بعد لوگوں کا حال کھلتا ہے۔ (۲) جو سفر کرے گا وہ دوست کو بھی دشمن خیال کرے گا۔ (حالت سفر میں دوست پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہیے اور اپنا سرمایہ اپنے پاس رکھنا چاہیے۔) (۳) جو سفر کرے گا اس کو دشمن کے ساتھ ذب کر دوستی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ (سفر میں انسان مجبور محض ہوتا ہے دشمن سے بھی دوست کا سا برتاؤ کرنا پڑتا ہے۔) ترجمہ مصہرہ ثانی۔ جو شخص خود اپنے نفس کا اعزاز نہ کرے گا اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔ انسان کو خود داری سے رہنا چاہیے۔ جب ہی دوسروں کی نظروں میں اس کی وقعت ہو سکتی ہے۔

ہمت بلند دار کہ نزد خدا خلق : باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

(۵) ترجمہ۔ جب کسی آدمی میں کوئی خلقی عادت ہوگی تو ضرور معلوم کر لی جائے گی۔ اگرچہ وہ یہ سمجھے کہ لوگوں سے چھپی رہے گی۔ مطلب۔ انسان کی جہلی اور طبعی عادت کبھی چھپی نہیں رہتی ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

(۱) ترجمہ۔ جو نااہل (کینوں) پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور (آخر کار) وہ پشیمان ہوگا۔ مطلب۔ اسی مضمون کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔

نکوئی با بدان کردن چنان است : کہ بد کردن بجائے نیک کردن
(۲) ترجمہ۔ جو شخص نیزوں کے اطراف کی نافرمانی کرے گا اور صلح پر ارضی نہ ہوگا) تو اسے اُن دراز نیزوں کی اطاعت کرنی ہوگی جس پر ایسی ایسی بھالیں چڑھانی گئی ہوں گی۔ مطلب۔ یعنی جو شخص صلح کرنے تیار نہ ہوگا اس کو لڑائی ذلیل و خوار بنا دے گی۔

(۳) ترجمہ۔ جو شخص اپنے حوض سے اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ (اپنے دشمنوں کو) دفع نہ کرے گا تو (اس کا) حوض ڈھا دیا جائے گا اور جو لوگوں پر دباؤ نہ ڈالے گا تو اس پر ظلم کیا جائے گا۔ مطلب۔ انسان کو رعب داب سے رہنا چاہیے ورنہ لوگ گھول کر پی جائیں گے۔

(۴) ترجمہ۔ مصہرہ اول (۱) جو شخص سفر کرتا ہے

وَكَأَيِّن تَرَىٰ مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٍ
 زيادتہ او تقصہ فی التكلّم^(۱)

لِسَانُ الْفَتَىٰ نِصْفٌ وَنِصْفٌ فَوَادُهُ
 فلم يبقَ إلا صورة اللحم والدم^(۲)
 وَإِنَّ سَفَاهَ الشَّيْخِ لَا حِلْمَ بَعْدَهُ^(۳) وَإِنَّ الْفَتَىٰ بَعْدَ السَّفَاهَةِ يَحْلُمُ^(۴)
 سألنا فأعطينتم وعدنا فعدتم^(۵) وَمَنْ أَكْثَرَ التَّسْأَلِ يَوْمَ مَا سِئِرَ حَرَمُ^(۶)

(۱) ترجمہ - بہت سے خاموش لوگ تجھے بھلے معلوم ہوں گے حالانکہ ان کا کمال یا نقصان کلام کرنے کے وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ مطلب - انسان جب تک خاموش ہے اس کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا بولنے سے حقیقت حال معلوم ہوتی ہے۔

تامرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنر نہ ہفتہ باشد
 (۲) ترجمہ - آدمی کا نصف حصہ زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل۔ بقیہ گوشت اور خون کی ایک صورت ہے۔ مطلب - انسان کے دل میں دو ہی چیزیں قابل قدر ہیں۔ زبان اور دل۔

(۳) ترجمہ - بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بربد باری کا حصول نہیں (بیوقوف بوڑھا حلیم نہیں ہو سکتا) جو ان بیوقوفی کے بعد بربد بار بن جاتا ہے۔ مطلب - بوڑھے میں آدمی جب سٹھیجا ہے تو عقل ٹوٹ کر نہیں آتی۔ اور جوانی کا جنون بڑھاپے میں زائل ہو جاتا ہے۔

(۴) ترجمہ - ہم نے مانگا تم نے دیا۔ ہم نے پھر مانگا تم نے پھر دیا۔ اور جو زیادہ مانگتا رہے گا ایک دن محروم کر دیا جائے گا۔ مطلب - روز روز کا سوال انسان کو محروم اور سوا بنادیتا ہے۔



المعلقة الرابعة

وقال لبيد بن ربيعة العامري :

عفت الديار محلها فمقامها يعني تأبدا غوثها فرجامها^(۱)

فمدافع الزيان عري رسمها خلقا كاضن الوحي سلامها^(۲)

دمن تجرم بعد عهد انيسها

حجج خلون حلالها وحرامها^(۳)

رزت مرابع النجوم وصاها

ودق الراعد جودها فرها^(۴)

من كل سارية وغاد مدجن وعشية متجاوب ارزامها^(۵)

(۳) ترجمہ - (ان مکانات کے) ایسے نشان ہیں جن

ان کے باشندوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مکمل سال یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام چینیے گزرے (تو پھر ویران کیوں نہ ہوتے)۔

(۴) ترجمہ - ان مکانات پر نچھتروں کی تاثیر سے موسم ریح کی ابتدائی بارشیں برساتی گئیں اور ان پر کڑکنے والے بادلوں کی موسلا دھار اور ہلکی مگر دیر تک برسنے والی بارشیں برسیں۔

(۵) ترجمہ - (وہ مکانات) ہرات کے برسنے والے اور صبح کے وقت برسنے والے تاریک اور شام کے برسنے والے ایسے ابر سے (سیراب کئے گئے) جس کی کڑک آپس میں ایک دوسرے کو جواب دینے والی تھی (بادلوں کی پٹے درپٹے کڑک اور گرج ایسی سنائی دے رہی تھی گو یا وہ باہم گفت و شنید میں مصروف ہیں)۔

یہ معلقہ لبيد بن ربيعة عامري کہے۔

(۱) ترجمہ - مٹی میں زیادہ دن اور تھوڑے دن پھر کے مکانات بٹ گئے اور (کوہ) غول اور رجام کے مکانات وحشت کڑہ بن گئے۔ مطلب - چونکہ محبوبہ ان دیار سے کوچ کر گئی ہے اس لئے اب مکان کے نشانات بالکل بٹ گئے اور سب ویران ہو گئے۔

(۲) ترجمہ - پھر (کوہ) زبان کی نالیاں (اجاب کے چلے جانے کی وجہ سے) خشک ہو گئیں، جن کے نشانات درازنائیکہ وہ پڑنے پڑ گئے تھے اس طرح واضح کر دیئے گئے جس طرح کہ کندہ پتھر نقش کتابت کا ضامن ہوتا ہے۔ مطلب - نالے آٹ جانے کے بعد بارش اور نیل سے پھر نمودار ہو گئے جس طرح کہ کندہ پتھر کی کتابت عرصہ کے بعد کچھ نمایاں رہ جاتی ہے۔

فَعَلَا فُرُوعُ الْأَيْهقانِ وَأُطْفَلَتْ بِالْجَلْهَتَيْنِ ظَبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا^(۱)

وَالْعَيْنُ سَاكِنَةٌ عَلَى أَطْلَانِهَا عُوذًا تَأْجَلُ بِالْقَضَاءِ بِهَا مَهَا^(۲)

وَجَلَا السُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كَانَهَا زُبُرٌ تُجَدُّ مُتُونَهَا أَقْلَامُهَا^(۳)

أَوْ رَجَعُ وَإِسْمَةٌ أَسْفَ نَتُورُهَا

كَفَفًا تَعَرَّضَ قَوَقُهِنَّ وَشَامُهَا^(۴)

فَوَقَفْتُ أَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سَوَّلْنَا صَمًّا خَوَالِدًا مَا يَبِينُ كَلَامُهَا^(۵)

عَرَيْتُ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَأَبْكَرُوا

مِنْهَا وَغُودِرَ نُؤْيُهَا وَنَمَامُهَا^(۶)

شَاقَتَكَ ظُعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحْمَلُوا فَتَكَتَسُوا قَطْنًا تَصِرُ خِيَامُهَا^(۷)

کے ناپید ہونے کو بیٹھے ہوئے گودنے کے نشانات سے تشبیہ دی اور سیل کی وجہ سے اس کے دوبارہ نمودار ہو جانے کو گودنے کے اُجالے ہوتے نشانات سے تشبیہ دی۔

(۵) ترجمہ - پس میں ٹھہراؤں کھنڈرات سے (محبوبہ کے احوال) دریافت کرنے لگا حالانکہ بایمانہ ٹھوس پتھروں سے کو ان کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی، کیسے سوال ہو سکتا ہے (دور سے) اپنی دانستگی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔

(۶) ترجمہ - وہ گھر رہنے والوں سے) خالی ہو گئے اور پہلے اس میں سب سے پہلے وہ صبح سویرے اُس گھر سے سفر کر گئے اور اس کی نالیوں (جو خیمہ کے ارد گرد کھو دی جاتی ہیں) اور چھنوا (کی باڑیوں جو حفاظت کے لئے خیمہ کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہیں) چھوڑ دی گئیں۔

(۷) ترجمہ - تجھ کو قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اُس وقت (اور زیادہ) مشتاق بنایا جب کہ وہ (روانگی کے لئے) سوار ہوئیں اور وہ نئے ہودجوں میں داخل ہوئیں۔ درآن حالیکہ ان کے خیموں کی لکڑیاں (جدید ہونے کی وجہ سے) چڑ چڑ کر رہی تھیں۔

(۱) ترجمہ - پس زمین کے سیراب ہوجانے کی وجہ سے بھڑبھری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ نے (انڈے) دیدیئے۔ مطلب - بارش کی کثرت سے تمام جنگل شاداب اور ہرے ہو گئے اور وحشی جانوروں نے بچے دیدیئے۔

(۲) ترجمہ - وحشی گائیں درآن حالیکہ وہ نوزائیدہ ہیں اپنے بچوں کے پاس کھڑی ہیں اور ان کے بچے کھلے میدان میں ریوڑ، ریوڑ (پھرتے) ہیں۔ مطلب - غرض اب وہ دیار حبیب وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے۔

(۳) ترجمہ - سیلابوں نے کھنڈروں کو (سی میں) دب جانے کے بعد) ظاہر کر دیا۔ گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے حلقوں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چمکا دیا ہے۔ لطیفہ - فریق نے جب یہ شعر سننا تو سجدہ میں گر گیا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ تم سجدت قرآن کو جانتے ہو میں سجدہ شعر کو پہچانتا ہوں۔

(۴) ترجمہ - یا گودنے والی کے دوبارہ گودنے کے نشان ہیں جن کے حلقوں میں اس کا کابل بھر دیا گیا ہے جن پر اس کے گودنے کے نشان ظاہر ہو گئے ہیں۔ مطلب - کھنڈروں

مِنْ كُلِّ مَحْفُوفٍ يُظِلُّ عَصِيَّةَ زَوْجٍ عَلَيْهِ كَلَّةٌ وَقِرَامُهَا^(۱)
زُجَلًا كَانَ نِعَاجٌ تُوضِحُ فَوْقَهَا

وِطْبَاءٌ وَجِرَّةٌ عُطْفًا أَرْعَامُهَا^(۲)

حَفِيزَاتٌ وَزَايِلُهَا السَّرَابُ كَأَنَّهَا أَجْزَاعُ بَيْشَةَ أَثْلُهَا وَرِضَامُهَا^(۳)
بَلْ مَا تَذَكَّرُ مِنْ نَوَارٍ وَقَدْ نَاتُ

وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرَمَامُهَا^(۴)
مُرِيَّةٌ حَلَّتْ بِقَيْدٍ وَجَاوَرَتْ

أَهْلَ الْحِجَازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا^(۵)

بِشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْ بِمُحَجَّرِ

فِصْوَانِقٍ إِنْ أَيْمَنَتْ فَمَظِنَّةٌ

فِيهَا وَخَافَ الْقَهْرِ أَوْ طَلَحَا مَهَا^(۶)

(دی ہے)۔

(۲) ترجمہ - اب نوار (معتوقہ) کی یاد کیا؟ اس کا تذکرہ بے سود ہے، جب کہ وہ دور ہو گئی۔ اور اس کے قوی اور ضعیف علائق (دوستی) منقطع ہو گئے۔ مطلب محبوبہ کے ربح اور قطع تعلق کے بعد اس کا ذکر لاجاہل ہے۔

(۵) ترجمہ - وہ (نوار) مریۃ ہے (کبھی مقام) قید میں جا اتری اور (کبھی) حجازیوں کی پڑوسن بنی سو اب تیرا مقصد (حاصل ہونا) اُس سے دشوار ہے۔ مطلب

دیارِ شاعر اور قید و حجاز میں کافی فاصلہ ہے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب محبوبہ دور دراز مقامات پر جاگزیں ہے تو اب وصال بہت دشوار ہے۔

(۶) ترجمہ - (وہ نوار بنو ملی کے دو پیارے) آجاؤ سلسلی کے پورب میں (مقیم ہوئی) یا (مقام) محجر میں پھر اس کو (کوہ) فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر سما لیا۔

(۷) ترجمہ - پھر (مقام) صوانق نے (اس نوار کو اپنی گود میں لے لیا) اور اگر مین میں آئی تو اس کے متعلق وحاف القہر یا اس کے ظلم کے بارے میں خیال ہے (کہ وہ

(۱) ترجمہ - جن ہودجوں میں وہ عورتیں جا بیٹھیں ان میں سے ہر ہودج کپڑوں میں پوشیدہ تھا جس کی لکڑیوں پر ایک دبیز پردہ تھا۔ جس پر ایک باریک پردہ اور ایک سرخ منقش کپڑا پڑا ہوا تھا۔

(۲) ترجمہ - (وہ عورتیں) گروہ درگروہ (جب ہودجوں میں سوار ہوئیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا مقام توضع کی وحشی گائیں اور مقام وجرہ کی سفید ہرنیاں ان ہودجوں پر سوار ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنے بچوں کو پیار سے دیکھ رہی ہیں۔ مطلب - عورتوں کو حسن چشم اور خوبی رفتار میں بقرات وحش سے اور بظن تو تم بچوں کی طرف دیکھنے والی ہرنوں سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ان کی گردنوں اور نگاہوں میں ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

(۳) ترجمہ - وہ سواریاں تیز ہنکائی گئیں اور قطعات سراب ان سے جدا ہو گئے (یعنی سواریاں ان میں سے ہو کر نکلیں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ وادی ہمیشہ کے موڑوں پر جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ دکھرت اور سختی میں سواریوں کو جھاؤ کے درختوں یا پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ

فَاقْطَعْ لُبَانَةً مِّنْ تَعْرَاضٍ وَّ

وَلَشَرِّ وَاِصْلِ خُلَّةٍ صَرَامِهَا^(۱)

وَأَحْبُ الْجَامِلَ بِالْجَزِيلِ وَصُرْمَهُ

بَاقٍ إِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامِهَا^(۲)

بِطَلِيحِ أَسْفَارٍ تَرَكْنَ بَقِيَّةً مِنْهَا فَأَحْتَقَ صُلْبُهَا وَسَنَامِهَا^(۳)

وَإِذَا تَغَالَى لِحْمُهَا وَتَحَسَّرَتْ وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْكِلَالِ خِدَامِهَا^(۴)

فَلَهَا هَيْبٌ فِي الزَّمَامِ كَأَنَّهَا

صَهْبَاءُ خَفَّ مَعَ الْجَنُوبِ جِهَامِهَا^(۵)

أَوْ مُلْمِعٌ وَسَقَتْ لِأَحْقَبِ لَاحَهُ

طَرْدُ الْفُحُولِ وَصُرْمُهَا وَكَدَامِهَا^(۶)

اس کی فرود گاہ ہوں گے۔

(۱) ترجمہ۔ جس کا وصل (تعلق) معرض زوال میں ہو اُس سے قطع تعلق کر لے۔ دوستی کرنے والا وہی بہتر ہے جو (ضرورت کے وقت) قطع تعلق کر لے تاکہ حجر کے مصائب

زیادہ برداشت کرنے نہ پڑیں۔ مطلب۔ بعض کتابوں میں بجائے لجنود اصل کے ولشرا واصل لکھ ہے تو اس صورت میں اس شخص کی خدمت ہوگی جو دوستی کر کے نہ بھلے۔ لیکن پہلی روایت اگلے شعر کے مناسب ہے۔

(۲) ترجمہ۔ عمدہ معاملہ کرنے والے کو بہت سامان دیا و دیکھتے اور اُس سے قطع کرنا (بھی) باقی ہے جب کہ اُس

دوستی کی رفتار ٹیڑھی اور اصل کے ہوجائے۔ مطلب دوست کے ساتھ بڑھ کر معاملہ کرو لیکن اگر تعلقات کھتر ہونے لگیں تو پھر فوراً تعلق قطع کر دو۔

(۳) ترجمہ۔ سفروں کی وجہ سے در ماندہ اونٹنی کے ذریعہ (تعلقات قطع کرو) جس میں سے سفروں نے کچھ تھوڑا حصہ باقی چھوڑا ہو پس (لاغزی کی وجہ سے) اُس کی پشت

اور کو بان چمٹ گئے ہوں۔

(۴) ترجمہ۔ جب کہ اس (ناقہ) کا گوشت گھل جائے اور وہ در ماندہ ہوجائے اور تھک جانے کے بعد اس کے (موت) کے تیسے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں۔ (جو اب شرط اگلے شعر میں ہے۔)

(۵) ترجمہ۔ پھر بھی اُس کے لئے تبار میں (رہ کر) ایسا نشاط ہوگا یا کہ وہ سرخ رنگ کا بادل ہے جس میں سے ایک آبر بے باران نے جنوبی ہوا کے ساتھ حرکت کی ہے۔ مطلب جس ناقہ میں تھک جانے کے بعد بھی پانی سے خالی سرخ آبر کی طرح سرعیت سیر ہو اس پر سوار ہو کر بگاڑ کے وقت قطع تعلق کر لینا چاہیے۔

(۶) ترجمہ۔ یا وہ ناقہ (گورخونی (کی طرح) ہے جو ایسے گورخ سے حامل ہوئی جس کو تروں کے دفع کرنے اور مارنے اور کاٹنے بد روپ کر دیا ہو۔ مطلب۔ ناقہ کو آبر سے تشبیہ دینے کے بعد اس گدھی سے تشبیہ دی جس کو مست گورخ بھگاٹے پھر ہا ہو۔

يَعْلُو بِهَا حَدَبَ الْإِكَامِ مُسَحَّجٌ
بِأَحْزَةِ الثَّلْبُوتِ يَرْتَابُ فَوْقَهَا
حَتَّى إِذَا سَلَخَا جُمَادَى سِتَّةَ
رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرَّةٍ
وَرَمَى دَوَابَّهَا السَّفَا وَتَهَيَّجَتْ

رِيحُ الْمَصَافِ سَوْمُهَا وَسَهْمُهَا^(۵)
كَدُخَانِ مُشْعَلَةٍ يُشْبِهُ ضَرَامَهَا^(۶)
كَدُخَانِ نَارِ سَاطِعِ أَسْنَامِهَا^(۷)
مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَدَتْ إِقْدَامَهَا^(۸)

(۵) ترجمہ - (موسم گرما کے آغاز کی وجہ سے)
گوکھرو ان کے ٹھروں کے پھیلنے جھنوں میں چھٹنے لگے اور
گرہیوں کی ہوا یعنی اُس کا چلنا اور گرمی بھڑک اُٹھی۔
(۶) ترجمہ - پس اُن دونوں نے ایسے لمبے غبار میں
ایک دوسرے سے (بڑھنے میں) مقابلہ کیا جس کا سارہ اُس
روشن آگ کے دھوئیں کی طرح (اُڑ رہا) تھا جس کی چھٹیاں
خوب بھڑکادی گئی ہوں۔ مطلب - اُڑتے ہوئے غبار
کو بھڑکتی ہوئی آگ کے دھوئیں سے تشبیہ دی ہے۔

(۷) ترجمہ - وہ آگ ایسی ہے جس پر بادِ شمالی چلی
ہے جس میں (درخت) عرج کی ٹر شاخیں بلا دی گئی ہیں
اُس کا دھواں اُس آگ کے دھوئیں کی طرح ہے جس کی لپٹیں
بلند ہو رہی ہوں۔ مطلب - بادِ شمالی سے آگ میں دھواں
زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز ٹر شاخوں کا آگ میں ڈال دینا بھی
دھوئیں کی زیادتی کا باعث ہے۔

(۸) ترجمہ - وہ (گدھا) جلا اور اُس (گدھی)
کو اپنے آگے دھریا اور اُس گدھے کی یہ عادت تھی کہ جب
دور راستہ سے منحرف ہونے کا ارادہ کرتی تو اُس کو آگے
کر لیتا تھا۔

(۱) ترجمہ - زخمی گورخا اُس گورخنی کو ٹیلوں کی
بلندی پر بھگاتے پھرتا ہے (تاکہ دوسرے نروں سے دور لے جا سکے)
اور تھکا کر اُس پر قادر ہو سکے) درآئیکہ اس گورخنی کی نافرمانی
اور شہوت نے اس کو شک میں ڈال رکھا تھا (کہ کہیں یہ حاملہ
تو نہیں کیونکہ حالتِ حمل میں گدھی جفتی نہیں کھاتی)۔

(۲) ترجمہ - (وہ گدھا اُس گدھی کو) ثلبوت کے ٹیلوں
پر لے چڑھا (اس حال میں کہ) خالی کمین گاہوں کی دید بانوں
کی طرح دیکھ بھال کرتا تھا (کہ مبادا کوئی صیاد نہ چھپا بیٹھا ہو)
اُن میں خوف کا باعث پتھر تھے۔ مطلب - محض پتھروں کو
دیکھ کر بھڑک رہا تھا (ورنہ وہاں کسی شکاری کا پتہ تک نہ تھا۔
(۳) ترجمہ - یہاں تک کہ جب دونوں نے جاڑوں کے
چھ مہینے گزار دیے (اور موسمِ بربح آگیا یا جمادی الثانیہ گزار دیا)
اس حال میں کہ بدوں پانی پئے تڑگھاس پر اکتفا کرتے تھے پس
اس گدھے اور گدھی کا روزہ (پانی سے رُکنا) دراز ہو گیا۔
(جواب اِذَا اَلْغے شعر میں ہے)۔

(۴) ترجمہ - تو اُن دونوں نے اپنے مقصد کو مستحکم
ارادہ کی طرف لوٹایا (پانی پینے کی ٹھانی) اور ارادہ کی کامیابی
اُس کے حکم کرنے میں ہے (خام ارادہ میں کامیابی نہیں ہوتی)۔

فَوَسَّطًا عُرْضَ السَّرِيِّ وَوَصَدْعًا

مَنْجُورَةً مُتَجَاوِرًا قُلَامَهَا ^(۱)

مَحْفُوفَةً وَسَطَ الْبِرَاعِ يُظِلُّهَا مِنْهُ مَصْرَعٌ غَابَةٌ وَقِيَامَهَا ^(۲)

أَفْتِكَ أُمٌّ وَحَشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ

خَذَلَتْ وَهَادِيَةَ الصَّوَارِ قَوَامَهَا ^(۳)

خَسَاءٌ ضَيَّعَتِ الْفَرِيرَ فَلَمْ يَرَمْ

عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفَهَا وَبُعَامَهَا ^(۴)

لِمُعَفَّرٍ قَهْدٍ تَنَازَعِ شِلْوَةٌ

غَبْسٌ كَوَاسِبُ لَا يُمَيِّنُ طَعَامَهَا ^(۵)

صَادَفَنَ مِنْهَا غِرَّةً فَاصْبَنَهَا إِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطْيِشُ سِهَامَهَا ^(۶)

بَاتَتْ وَأَسْبَلَ وَآكَفٌ مِنْ دِيعةٍ يُرْوِي الْخَمَائِلَ دَائِمًا تَسْجَامَهَا ^(۷)

رہا۔ مطلب - وہ بقرہ وحشیہ بچہ کی تلاش میں پہاڑ کی گھاٹیوں میں بھاگتی اور بولتی پھری۔

(۵) ترجمہ - (اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور پکارنا) زمین پر پھجھاڑے ہوئے سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جس کے اعضاء میں بموسلے شکاری بھیڑیوں (یا کتوں) نے چھین چھپٹ کی تھی جن کی روزی منقطع نہیں ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ اسی طرح شکار کر کے پیٹ بھرتے ہیں۔

(۶) ترجمہ - ان بھیڑیوں (یا کتوں) نے بقرہ وحشیہ کی غفلت پالی پس اس غفلت (یا بقرہ وحشیہ) کو پہنچ گئے۔ موتوں کے تیر کبھی خطا نہیں ہوتے (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتے ہیں)۔

(۷) ترجمہ - (بچہ کے ہلاک ہو جانے کے بعد بقرہ وحشیہ نے اس حال میں رات گزار لی کہ جم کر ہوا برسرے والی بارش بہہ رہی تھی جس کا دائمی بہاؤ نرم سبزہ زار کو سیرا کر رہا تھا۔

(۱) ترجمہ - پھر وہ دونوں نہر کے ایک گوشے کے بیچ میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے ایک ایسے لبریز چشمہ کو پھرا جس کی قلام گھاس قریب قریب تھی۔

(۲) ترجمہ - وہ دہنہ کے وسط میں گھری ہوئی ہے اور اس پر جھاڑی میں سے گری ہوئی اور کھڑی ہوئی ہے سایہ گر رہی ہے۔ مطلب - وہ چشمہ نیشا میں واقع تھا اور اس پر نئے نئے سایہ انداز تھی جس کی وجہ سے اس کا پانی نہایت سرد تھا۔

(۳) ترجمہ - پس یہ گورنری (میری اونٹنی کے مشابہ ہے) یا وہ بقرہ وحشیہ جس کے بچہ کو درندوں نے کھایا ہو جو کریڈ سے پیچھے رہ گئی تھی درآخالیک گئے کا اگلا جانور محافظ ہوتا ہے۔

(۴) ترجمہ - وہ چھینٹک والی (بقرہ وحشیہ) ہے جس نے بچہ کو ضائع کر دیا اس کی غفلت سے بھیڑیے کھا گئے پس پتھر ملی زمین کے اطراف میں ہمیشہ اس کا چکر لگانا اور پکارنا

يَعْلُو طَرِيقَةَ مَتْنِهَا مُتَوَاتِرٌ فِي لَيْلَةِ كَفَرِ الثُّجُومِ عَمَّا مَهَا^(۱)
 تَجْتَأِفُ أَصْلًا قَالِصًا مُتَنَبِّذًا بِعُجُوبِ أَنْقَاءِ بَيْلِ هَيَامِهَا^(۲)
 وَتَضِيءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً كَجُمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلِّ نِظَامِهَا^(۳)
 حَتَّى إِذَا انْحَسَرَ الظَّلَامُ وَأَسْفَرَتْ
 بَكَرَتْ تَرْلُ عَنْ الثَّرَى أَرْزَامِهَا^(۴)
 عَلِيَّتْ تَرَدَّدُ فِي نِهَاؤِ صَعَائِدِ سَبْعًا نُؤَامًا كَامِلًا أَيَامِهَا^(۵)
 حَتَّى إِذَا يَبْسَتْ وَأَسْحَقَ حَالِقُ لَمْ يُبَيْلِهِ إِرْضَاعُهَا وَفِطَامِهَا^(۶)
 وَتَوَجَّسَتْ رِزًّا الْأَيْسِ فَرَاعِهَا
 عَنْ ظَهْرِ غَيْبِ وَالْأَيْسِ سَقَامِهَا^(۷)

- (۱) ترجمہ - اس بقرہ وحشیہ کے خطِ پشت پر متواتر بارش ایسی رات میں پڑتی رہی جس کے آرنے ستاروں کو چھپا رکھا تھا۔ مطلب - اس بقرہ نے نہایت بے چینی کی حالت میں یہ شب باد و باران گزاری۔
- (۲) ترجمہ - بقرہ وحشیہ ایسے درخت کی دراز جڑ (کھول) میں داخل ہوتی جو ریت کے ٹیلوں کے آخر میں تھا کھڑا تھا جن کا ریت بہ رہا تھا۔ مطلب - سردی اور بارش سے بچنے کے لئے وہ ایک درخت کی جڑ میں پناہ گزیں ہوئی۔ لیکن وہاں بھی اس کو راحت میسر نہ آئی اور باد و باران کی وجہ سے اُن ٹیلوں کا ریت گر رہا تھا جن پر وہ درخت کھڑا ہوا تھا۔
- (۳) ترجمہ - (شب کی) ابتدائی تاریکی میں وہ بقرہ وحشیہ (روشن اور چمک دار تھی) اُس دریائی موتی کی طرح جس کا دھماکا کیلینج لیا گیا ہو (اور وہ گول ہونے کی وجہ سے ٹھنکنا پھر رہا ہو)۔ مطلب - اس بقرہ کو چین نصیب نہ ہوا برابر بھاگتی پھری۔ بقرہ وحشیہ کو اس دریائی موتی سے تشبیہ دی ہے جو لڑی سے بکھر گیا ہو۔
- (۴) ترجمہ - حتیٰ کہ جب (شب کی) تاریکی کھل گئی اور وہ صبح کی روشنی میں داخل ہوئی تو اس حال میں صبح سویرے چلی کہ نمناک ریت سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔
- (۵) ترجمہ - جبران و پریشان ایک ہفتہ جس کے دن بڑے بڑے تھے صعاقد کی حوضوں پر (بچہ کی تلاش میں) گھومتی پھری۔ مطلب - کاملاً ایام ہما سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایام گراما تھے۔
- (۶) ترجمہ - یہاں تک کہ وہ جب بالکل (بچہ کے بلنے سے) بالوس ہو گئی اور (اس کے) دودھ بھرے تھکن خشک ہو گئے جن کو اس کے دودھ پلانے اور چھڑانے نے خشک نہیں کیا تھا (بلکہ بچہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہوتے تھے)۔
- (۷) ترجمہ - بقرہ وحشیہ نے غیب سے انسان کی آواز سنی جس نے اس کو گھبرا دیا (اور کیوں نہ گھبراتی جب کہ) انسان اس کی بیماری ہے (وہ اس کا شکار کر لیتا ہے تو گویا انسان اس کا مرض الموت ہے)۔

فَقَدَّتْ كِلَا الْفَرَاجَيْنِ تَحْسِبُ أَنَّهُ
 مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا (۱)
 حَتَّى إِذَا يَبْسُرُ الرَّمَاةَ وَأُرْسَلُوا
 غَضَفًا دَوَّاجِنَ قَافِلًا أَعْصَمَهَا (۲)
 فَلَحِقْنَ وَأَعْتَكَّرَتْ لَهَا مَدْرِيَّةٌ كَالسَّمْهَرِيَّةِ حَدَّهَا وَتَمَامَهَا (۳)
 لِتَذُودَهُنَّ وَأَيَقَنْتُ إِنْ لَمْ تَذُدْ أَنْ قَدْ أَحَمَّ مِنَ الْخُتُوفِ حَامُهَا (۴)
 فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابٍ فَضَرَّجَتْ
 بَدَمَ وَغُودِرَ فِي الْمَكْرِ سَخَامُهَا (۵)
 فَبَيْتِكَ إِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضَّحَى
 وَأَجْتَابَ أَرْدِيَّةَ السَّرَابِ إِكَامُهَا (۶)
 أَقْضِي اللَّبَانَةَ ، لَا أَفْرَطُ رِيَّةَ أَوْ أَنْ يَلُومَ بِحَاجَةِ لَوَامُهَا (۷)

بقعرہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کتوں کو
 سینگ کے ذریعہ دفع کرنے پر مجبور ہوئی۔

(۵) ترجمہ - تو ان میں سے کساب (گتیا) ہلاک ہو گئی
 اور خون میں لتھر لگتی اور اس (کساب) کا (زک) سخام (گتیا)
 میدان میں (پچھڑا ہوا) چھوڑ دیا گیا۔ مطلب - اس بقعرہ
 وحشیہ نے گتے کے اس جوڑے کو مار ڈالا۔

(۶) ترجمہ - پس ایسی اونٹنی کے ذریعہ (سوار ہو کر)
 جب کہ چاشت کے وقت متصل بسراب صحرا متحرک (معلم)
 ہوں اور ٹیلے سراب کی چادر اوڑھ لیں۔

(۷) ترجمہ - میں حاجت پوری کر لیتا ہوں ہمت کے
 خوف سے یا اس خوف سے کہ بلا منکر ملامت کریں گے حاجت برآری
 میں کوتاہی نہیں کرتا۔ مطلب - تاؤ کو بقعرہ وحشیہ یا گورخنی
 سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جب کبھی سفر درپیش ہوتا ہے اور کوئی

ضرورت متعلق ہو جاتی ہے تو دوپہر کی شدید گرمی میں بھی
 سفر کر جاتا ہوں کسی قسم کا خوف میرے لئے سفر سے مانع نہیں
 بنتا۔

(۱) ترجمہ - پس وہ چلی درآئی کہ دست و پا
 کی دونوں گٹھا دیوں کو خوف کا زیادہ مستحق سمجھتی تھی
 (اس کو آگے اور پیچھے سے یکساں خوف تھا) وہ دونوں
 گٹھا دیوں اس کا آنگا اور بیچھا تھیں۔

(۲) ترجمہ - مئے کر جب تیر انداز یا اس ہو گئے
 (وہ زڈ سے نکل گئی) تو انہوں نے دراز کان شکاری کتوں
 کو (اس کے پیچھے چھوڑا) جن کے پٹے (یا پیٹ) خشک تھے۔
 مطلب - تیر کی زد سے نکل جانے کے بعد اس کے پیچھے
 عمرہ نسل کے شکاری گتے لگا دیئے۔

(۳) ترجمہ - پس وہ گتے اس بقعرہ وحشیہ کو جا چلے
 اور اس نے ان کی طرف اپنا سینگ گھمایا جو دھارا اور دراز
 میں سمہری نیزے کی طرح تھا۔

(۴) ترجمہ - تاکہ وہ (بقعرہ وحشیہ) ان (کتوں)
 کو دفع کرے اور اس کو اس امر کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ
 اگر اس نے ان کو دفع نہ کیا تو (حیوانات کی) اچانک موتوں
 کے منجملہ اس کی موت قریب آگئی ہے۔ مطلب - اس

أَو لَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بَأَنِّي وَصَالُ عَقْدِ حَبَائِلِ جَدَّامِهَا^(۱)
 تَرَكَ أُمُكِنَةَ إِذَا لَمْ أَرْضَهَا أَوْ يَعْثَلِقُ بَعْضُ النَّفُوسِ حَامِهَا^(۲)
 بَلْ أَنْتِ لَا تَدْرِينَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ طَلِقَ لَذِيذِ لَهْوِهَا وَنِدَامِهَا^(۳)
 قَدِ بَتَّ سَامِرَهَا وَغَايَةَ تَاجِرِ

وَأَفَيْتِ إِذْ رُفِعَتْ وَعَزَّ مَدَامِهَا^(۴)

أُغْلِي السَّبَاءَ بِكُلِّ أَذْكَنِ عَاتِقِ

أَوْ جَوْنَةٍ قَدِ حَتَّ وَفَضَّ خَتَامِهَا^(۵)

وَصَبُوحِ صَافِيَةٍ وَجَذْبِ كَرِينَةٍ بِمَوْتَرٍ تَأْتَلُهُ إِنْهَا مِهَا^(۶)

لَا أَعْلَى مِنْهَا حِينَ هَبَّ نِيَامِهَا^(۷)

جاتا تھا۔ جس کو دیکھ کر مجھے نوشِ خمار کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ شاعر اپنی خوش بیانی اور گرانی کے وقت شراب کی خریداری پر فخر کرتا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ میں شراب کی خریداری کو ہر پہلے مشکیزہ (شراب کے) ذریعہ یا اس سیاہ مٹکے کے ذریعہ جس کی فہر توڑ دی گئی ہو اور اس میں پیالہ (شراب نکالنے کیلئے) ڈال دیا گیا ہو گراں کر دیتا ہوں۔ مطلب۔ شراب کے مشکیزے اور خم کے خم خرید لیتا ہوں۔ لہذا شراب کی کمی کی وجہ سے دام چڑھ جاتے ہیں۔

(۶) ترجمہ۔ بہت سی صبح کی صاف شرابیں ہیں (جن سے میں لطف اندوز ہوا) اور ایسے ستار کے ذریعہ مغنیہ کا بجانا کہ جس کی اصطلاح اس کا انگوٹھا کرتا ہے (میں اس کا سن کر لطف اندوز ہوا)۔

(۷) ترجمہ۔ میں نے صبح سویرے مٹروں کے بولنے سے قبل شراب کی خواہش پوری کر لی تاکہ جب سونے والے بیدار ہوں تو دوبارہ پی سکوں۔ مطلب۔ ایک مرتبہ شراب نوشی صبح سویرے کر لیتا ہوں تاکہ یاراؤں جلسہ کے ہمراہ دوبارہ موقع مل سکے۔

(۱) ترجمہ۔ کیا نوار (معتوق) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے ملائق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔ مطلب۔ نوار قطع تعلق کر کے چل دی۔ شاید اسے خیال نہ تھا کہ میں بھی مستحق دوستی ہی کے تعلقات رکھتا ہوں قابل سے فوراً اجڑائی اختیار کر لیتا ہوں۔

(۲) ترجمہ۔ جب کہ مجھے نہ بجائیں تو (پھر) مواضع (قیام) کو چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ بعض نفوس یعنی (مجھ سے) موت متعلق ہو جائے (تو پھر موت سے کوئی چارہ نہیں پھر سفر کہاں؟)۔

(۳) ترجمہ۔ بلکہ تو ہی دے مشوقہ نوار، نہیں جانتی کہ بہت سی نرم گرم راتیں (گزری) ہیں جن کا کھیل کود اور شراب نوشی بہت پر لطف تھی۔ مطلب۔ معشوقہ کی طرف التفات کرنے کے بعد معشوقہ پر اپنی بڑائی جلاتا ہوں۔

(۴) ترجمہ۔ (اپنی خوش بیانی کی وجہ سے) ان راتوں میں میں قبضہ گورڈ اور (شراب کے) تاجروں کے بہت سے جھنڈے ہیں کہ جب وہ بلند کئے گئے اور ان کی شراب گراں ہو گئی تو میں (شراب خریدنے کیلئے) ان کے پاس پہنچا۔ مطلب۔ شراب کی بھی پر جھنڈا نصب کر دیا

وَعَدَاةٍ رِيحٍ قَدْ وَزَعَتْ وَقِرَّةٍ

قَدْ أَصْبَحَتْ بَيْنَ الشَّمَالِ زِمَامِهَا^(۱)

وَلَقَدْ حَمَيْتُ الْحَيَّ تَحْمِيلٌ شَكْتِي

فُرُطٌ وَشَاحِي إِذْ غَدَوْتُ لِحَامِهَا^(۲)

فَعَلَوْتُ مُرْتَقِبًا عَلَى ذِي هَبْوَةٍ

حَرَجٍ إِلَى أَعْلَامِهِنَّ قَتَامِهَا^(۳)

حَتَّى إِذَا أَلَقْتُ يَدًا فِي كَافِرٍ وَأَجْنَّ عَوْرَاتِ الثُّغُورِ ظَلَامِهَا^(۴)

أَسَهَلْتُ وَأَنْتَصَبْتُ كَجِدْعٍ مُنِيفَةٍ

جَرْدَاءٍ يَحْصِرُ دُونَهَا جُرَامِهَا^(۵)

رَفَعْتُهَا طَرْدَ النَّعَامِ وَشَلَّهُ

حَتَّى إِذَا سَخِنَتْ وَخَفَّ عِظَامُهَا^(۶)

(۴) ترجمہ - یہاں تک کہ سورج نے جب اپنے آپ کو تاریکی میں ڈال دیا (غروب ہو گیا) اور سردی کی خوفناک جھول کو ان کی تاریکی نے چھپایا۔ (یعنی بالکل رات ہو گئی)۔

(۵) ترجمہ - تو میں نیچے اتر آیا اور میری گھوڑی اس پتوں سے ننگی بلند کھجور کے تنہ کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی جس کے پتے (یا پھل) توڑنے والے (اس کی لسانی کی وجہ سے) تنگ دل ہوں۔ مطلب - غرض میں تمام دن قبیلہ کی حفاظت میں اس ٹیلہ پر مصروف رہا۔ جب بالکل شام ہو گئی اور سردی کی گھائیاں چھپ گئیں تو ٹیلہ سے نیچے اتر آیا اور میری گھوڑی گردن بلند کر کے کھڑی ہو گئی۔

(۶) ترجمہ - میں نے اس (گھوڑی) کو شتر مرغ جمع کرنے والی رفتار پر دوڑایا بلکہ اس سے بھی زیادہ تھے کہ وہ جب گرم ہو گئی اور اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔

(۱) ترجمہ - بہت سی ٹھنڈی اور ہوا والی صبح ہیں جن کی باگ ڈور شمالی ہول کے ہاتھ میں ہو گئی تھی میں نے ان کو روکا۔ مطلب - ایامِ قحط میں جب کہ شمالی ہوا چلتی ہے جو عموماً بہت زیادہ سردی کا باعث ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے فقراء مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں اپنی سخاوت کے ذریعہ ان مصائب کو رفع کر دیتا ہوں۔

(۲) ترجمہ - میں نے اس حال میں قبیلہ کی حمایت کی جب ایک ایسی تیز رو گھوڑی میرے ہتھیار اٹھائے ہوئے تھی (میں اس پر سوار تھا) کہ جب صبح کو چلا تو اس کا کام میرا بار تھا (میرے گلے میں پڑا ہوا تھا)۔

(۳) ترجمہ - تو میں (قبیلہ کی حفاظت کے لئے) ایک ایسے ٹیلہ پر چڑھا جو تنگ اور مغبر تھا جس کا غبار ان کے جھنڈوں تک (اُڑ رہا) تھا۔

قَلِقَتْ رِحَالَهَا وَأَسْبَلَ نَجْرَهَا
 وَأَبْتَلْ مِنْ زَبَدِ الْحَمِيمِ حِزَامَهَا^(۱)
 تَرَقَى وَتَطَعَنُ فِي الْعِنَانِ وَتَنْتَحِي
 وَرَدَ الْحَمَامَةَ إِذْ أَجَدَّ حَامَهَا^(۲)
 وَكثِيرَةَ غُرَبَاؤِهَا مَجْهُولَةَ تَرْجِي نَوَافِلَهَا وَيُخْشَى ذَامَهَا^(۳)
 غَلْبُ تَشَدُّرُ بِالذُّحُولِ كَانَهَا جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيَا أَقْدَامَهَا^(۴)
 أَنْكَرْتُ بِاطْلَمَا وَبُوتُ بِحَقْمَا
 عِنْدِي وَلَمْ يَفْخَرَ عَلَيَّ كِرَامَهَا^(۵)
 وَجَزُورِ أَيْسَارِ دَعَوْتُ لِحُتْفَمَا
 بِمَغَالِقِ مُمَشَايِهِ أَجْسَامَهَا^(۶)

(۱) ترجمہ - (وہ گھروالے) موٹی گردن کے شیر ہیں جو دیہادری کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کو اپنے کینوں سے ڈراتے ہیں گویا کہ وہ (مقام) بدی کے جن ہیں جو اپنے قدموں کو جاتے ہوتے ہیں (اور کسی طرح میدان سے نہیں ملتے)۔

(۲) ترجمہ - میں نے اس (گھر) کے باطل (قول) کا انکار کر دیا اور جو میرے نزدیک اس کا حق تھا اس کا اقرار کر لیا تو مجھ پر اس گھر کے شر فاء نخر میں غالب نہ آئے۔

(۳) ترجمہ - تمہارا بازوؤں کے (مناسب) بہت سے او ہیں جن کو ذبح کرنے کے لئے ایسے تیروں کے ذریعہ میں نے (یار اور اجاب کو) بلایا جن کے اجسام ہم شکل تھے مطلب اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے پر فخر کرتا ہے۔ بمخالف اللہ کا مطلب یہ ہے کہ تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کر کے ذبح کرنے کے لئے ان میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

(۱) ترجمہ - اس کا چار جامہ ہلنے لگا اور اس کا سینہ تر ہو گیا اور پسینہ کے جھاگوں سے اس کا تنگ بھیگ گیا۔ مطلب - نیچے اتر کر قبیلہ کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اسے استادوڑایا کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گئی اور کمر کی تری کی وجہ سے اس کا چار جامہ کمر پر نہ جما۔

(۲) ترجمہ - وہ گردن اُبھار کر چلتی ہے۔ باگ کو جھکے دیتی ہے۔ گردن موڑ کر اس طرح تیز چلتی ہے جس طرح کبوتری پانی پر اترتی ہے جب اس کا (تر) تیزی دکھا رہا ہو۔ مطلب - گھوڑی کی تیز روی کو پیاسی کبوتری کی پرواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۳) ترجمہ - بہت سے ایسے گھرانے ہیں جن کے مسافر (ہمان) ایک دوسرے سے ناواقف ہیں اور ان کے عطایا کی امید کی جاتی ہے اور ان کے عیب سے بچا جاتا ہے مطلب ان گھرانوں سے بادشاہوں کے گھر مراد ہیں۔ اور ان اشعار میں شاعر اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ربیع کو نعمان بن منذر شاہ عرب کے دربار میں پیش آیا تھا۔

- بَاءُوا بِهِنَّ لِعَاقِرٍ أَوْ مُطْفَلٍ
 بُذِلَتْ لِحَيْرَانَ الْجَمِيعِ لِحَامِهَا (۱)
 فَالضَّيْفُ وَالْجَارُ الْجَنِيبُ كَأَنَّمَا
 هَبَطَا تَبَالَةً مُخَصَّبًا أَهْضَامًا (۲)
 تَأْوِي إِلَى الْأَطْنَابِ كُلُّ رَذِيَّةٍ
 مِثْلَ الْبَيْتَةِ قَالِصٍ أَهْدَامًا (۳)
 وَيُكَلِّونَ إِذَا الرِّيحُ تَنَاجَتْ
 خُلْجًا تَمُدُّ شَوَارِعًا أَيْتَامًا (۴)
 إِنَّا إِذَا التَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ
 مِنَّا لِرِزَازٍ عَظِيمَةٍ جَسَامًا (۵)
 وَمَقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا
 وَمَقْدِمٌ لِحُقُوقِهَا هَضَامًا (۶)

چھوٹی ٹہر کے مانند ہیں) اوپر تک پڑ کر دیتے ہیں جن میں
 رکھانے کا) اضافہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ ان کے میم (بچے
 وسعت اور کھانے کی فراوانی کی وجہ سے گویا کہ) تیرتے ہیں
 (۵) ترجمہ - جب جماعتیں ملیں (ایک جگہ جمع ہوں)
 تو ہمیشہ ہم میں سے بڑے کام کا ذمہ دار اور اس کی تکلیف
 برداشت کرنے والا ضرور رہے گا۔ مطلب - جب کبھی
 قبائل کا اجتماع ہوتا ہے تو وہاں ہمارا ایک سردار لازمی طور
 سے ہوتا ہے جو معاملات طے کرتا ہے۔
 (۶) ترجمہ - (اور قبائل کے اجتماع کے وقت ہمارا)
 ایسا سردار ضرور ہوتا ہے جو مال قیمت تقسیم کرنے والا ہے جو
 قبیلہ کو اس کے حقوق دیتا ہے اور ایک ایسا با اختیار سردار ہے
 جو ضرورت کے وقت، قبیلہ کے حقوق کی خاطر (اپنے)
 حقوق کم کر دیتا ہے (یا قبیلہ ہی کے حقوق کم کر دیتا ہے اور
 اس پر کوئی معترض نہیں ہو سکتا)۔

(۱) ترجمہ - میں ان تیروں کے ذریعہ بانجھ یا بچہ دار
 اودھنی کے لئے بلاتا ہوں جس کا گوشت تمام ہمسایوں میں
 تقسیم کیا جائے۔ مطلب - کم درجہ کی اودھنی ذبح نہیں
 کرتا بلکہ بیش قیمت ذبح کرتا ہوں۔
 (۲) ترجمہ - پس ہمان اور اجنبی پرٹوسی (گوشت
 کی کثرت اور فراوانی کی وجہ سے) گویا کہ وادی تبار میں جا
 اترے جس کے نیلے سرسبز ہیں۔ مطلب - ان پر رزق
 کی اتنی فراوانی ہوتی جیسے وادی تبار میں بسنے والوں پر۔
 (۳) ترجمہ - (میرے یا میری قوم کے) خیموں کے
 طنائوں کی طرف ہر ایسی ضعیف (عورت) پناہ لیتی ہے جس
 پڑنے پرٹے (بھی) بدن سے کوتاہ ہوں اور (قبر پر بندھی
 ہوتی) اودھنی کی طرح (لاغر) ہو۔
 (۴) ترجمہ - جب ہوا میں بالمتقابل چلیں (ایامِ خط
 میں جو طوفانی ہوا میں چلنے لگیں) تو وہ ایسے بڑے پیالوں کو (جو

فَضْلًا وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى
 سَمَحٌ كَسُوبٌ رَغَائِبٍ غَنَامُهَا (۱)
 مِنْ مَعَشَرَ سَنَتٍ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ
 وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا (۲)
 لَا يَطْبَعُونَ وَلَا يَبُورُ فَعَالُهُمْ
 إِذْ لَا يَمِيلُ مَعَ اَلْهُوَى اَحْلَامُهَا (۳)
 فَاقْتَعِ بِمَا قَسَمَ اَلْمَلِيكُ فَإِنَّمَا
 وَإِذَا اَلْأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِي مَعَشَرَ
 فَبَنِي لَنَا يَتَنَا رَفِيعًا سَمَكُهُ
 قَسَمَ اَلْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَامُهَا (۴)
 أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَامُهَا (۵)
 فَسَا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلَامُهَا (۶)

جان کارنے تقسیم کیا ہے۔ مطلب۔ اگر ہمیں اچھی عادی دی گئی ہیں اور تمہیں بُری۔ تو اس پر ہی صبر کرنا چاہیے اس لئے کہ یہ تقسیم کسی انجان کی نہیں ہے بلکہ دانائے راز نے یہ تقسیم کی ہے وہ ہر ایک کو سزا پ کر ٹوپی عنایت کرتا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ جب اقوام (عالم) میں امانت تقسیم کی گئی تو امانت کے قسام (ازل) نے ہمارا کثیر مکمل حصہ کا حامل بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں بہت زیادہ امین ہیں۔

(۶) ترجمہ۔ خدانے ہمارا (شرف و بزرگی کا) ایک ایسا مکان بنایا جس کی چھت بہت بلند ہے پس قبیلہ کے ادھیڑ عمر اور نوجوان اس کی طرف چڑھے۔ مطلب خدانے ہمیں بزرگی کا ایک بلند مکان عنایت فرما دیا ہے تو اب قوم کے افراد اس کی بلندی پر نظر آتے ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ یہ سب کچھ بزرگی کی وجہ سے کرتا ہے اور (ہم میں سے) ایک ایسا صاحب کرم (رہتا ہے) جو سخاوت (کرنے) پر (لوگوں کی) مدد کرتا ہے۔ سخی عمرہ چیزیں کمانے والا اور ان کو نعمت بنانے والا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ (یہ سردار) ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کر دیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔ مطلب اس سردار نے یہ تمام عمرہ افعال آبا و اجداد سے سیکھے ہیں۔

(۳) ترجمہ۔ وہ اپنی آبر و خراب نہیں کرتے اور نہ ان کے کام ناسد ہوتے ہیں بلکہ ان کی عقول خواہشات نفسانی کے تابع نہیں ہوتیں۔ مطلب۔ ہر کام عقل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ تو نہ ان کی آبر و پر کبھی دھبہ آتا ہے اور نہ ان کا کوئی کام خراب ہوتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ تو (مے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لئے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ

وَهُمُ السَّعَاةُ إِذَا الْعَشِيرَةُ أَفْطَعَتْ
 وَهُمْ فَوَارِسُهَا وَهُمْ حُكَّامُهَا (۱)
 وَهُمْ رَيْعٌ لِلْمَجَاوِرِ فِيهِمْ وَالْمُرْمِلَاتُ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا (۲)
 وَهُمْ الْعَشِيرَةُ أَنْ يُبْطِئَ حَاسِدٌ
 أَوْ أَنْ يَمِيلَ مَعَ الْعَدُوِّ لِثَامِهَا (۳)

(۱) ترجمہ - جب قبیلہ کسی خطرناک مصیبت میں مبتلا
 کر دیا جائے تو وہی لوگ کوشاں ہیں اور وہی (جنگ کے
 وقت) شہسوار اور (جھگڑنے نمٹانے کے وقت) حاکم ہوتے
 ہیں۔ مطلب - غرض ہر طرح سے قبیلہ کے محافظ و نگراں
 وہی لوگ ہیں۔

(۲) ترجمہ - وہی لوگ اپنے پڑوسیوں اور ہواؤں
 کے لئے جب (انطاس کی وجہ سے) ان کی بقدت دراز ہو جائے
 (اور کشتی دو بھر ہو جائے) تو موسم ربيع (کا کام) دیتے
 ہیں۔

(۳) ترجمہ - وہی قبیلہ کے مصلح اور مددگار ہوتے
 ہیں اس خوف سے کہ کہیں حاسد امداد میں تاخیر نہ کرے یا قبیلہ
 کے کینے دشمنوں سے میل جول نہ کر بیٹھیں۔ مطلب آپس
 کے اختلاف مٹا کر سب کو باہمی اعانت پر آمادہ کر دیتے ہیں۔



المعلقة الخامسة لعمر بن كلثوم التغلبي

وقال عمرو بن كلثوم يذکر أيام بني تغلب، ويفتخر بهم :
 ألا هبني بصخك فاصبحنا ولا تبقي خمور الأندرينا^(۱)
 مشعشة كان الحصى فيها إذا ما الماء خالطها سخينا^(۲)
 تجورُ بذی اللبابة عن هواه إذا ما ذاقها حتى یلینا^(۳)
 ترى اللحز الشحیح إذا أمرت علیه لاله فيها مهینا^(۴)
 صبنت الكأس عنا أم عمرو وكان الكأسُ بجرأها الیمینا^(۵)
 وما شرُّ الثلاثة أم عمرو بصاحبك الذي لا تصبحنا^(۶)

پڑ جائے (اور نخل کی سختی اس سے یکسر دور ہو جائے)۔
 (۲) ترجمہ - (ایسی شراب) کہ بخیل کبجوس کے آگے
 اس کا دور آئے تو لے غائب! تو اس کو (شراب) کے بارے
 میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرتے دیکھے۔ مطلب۔ اس قدر
 لذیذ شراب پلا کہ بخیل انسان بھی اس کے لئے بے دریغ مال
 صرف کر ڈالے اور اس کی لذت اس کے مال کی قدر و قیمت
 کو بیچ کر دے۔

(۵) ترجمہ - لے ام عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر
 حالانکہ دور دہنی جانے تھا۔

(۶) ترجمہ - لے ام عمرو! تیرا وہ دوست جس کو
 تو صہوجی نہیں پلاتی (یعنی میں) ان تینوں سے (جن کو تو
 شراب پلا رہی ہے) بدتر نہیں (تو پھر اس کے کوئی معنی
 نہیں کہ تو دوسروں کو پلائے اور میں منہ تکوں)۔

یہ معلقہ عمرو بن کلثوم تغلبی کا ہے۔

(۱) ترجمہ - (میں لے مجبور) بیدار ہو اور اپنے بڑے
 پیالہ سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرابیں (غیر
 کلتے) باقی نہ چھوڑ۔

(۲) ترجمہ - پانی بلی ہوئی (شراب پلا) جب اس
 میں گرم پانی بے تو گو یا اس میں زعفران معلوم ہو۔ مطلب
 یہ ترجمہ تو اس وقت ہے جب کہ سخین بھجے گرم ہو اور اگر سخینا
 صیفہ جمع مشکلم ہو تو پھر ترجمہ یہ ہو گا: پانی بلی ہوئی شراب
 پلا گو یا کہ اس میں زعفران ہے جب اس میں پانی ملتا ہے تو
 ہم سختی بن جاتے ہیں اور مال کے خرچ میں کوئی باک نہیں
 کرتے۔

(۳) ترجمہ - جو صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنا
 سے نافل کرے جب کہ وہ لے (ذرا) کچھ لے سکتے کہ وہ نرم

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ يَبْعَلْبَكَ وَأُخْرَى فِي دَمَشَقٍ وَقَا صَرِينَا^(۱)
 وَإِنَّا سَوْفَ نُنْذِرُكَ الْمَنَابِيَا مُقَدَّرَةٌ لَنَا وَمُقَدَّرِينَا^(۲)
 قَفِي قَبْلَ التَّفَرُّقِ يَا ظَعِينَا نُخْبِرُكَ الْيَقِينِ وَنُخْبِرِينَا^(۳)
 قَفِي نَسْأَلُكَ هَلْ أَحْدَثْتَ صَرْمًا

لَوْ شَكَ الْبَيْنَ أَمْ خُنْتَ الْإِمِينَا^(۴)
 بِيَوْمٍ كَرِيهَةٍ ضَرْبًا وَطَعْنَا أَقْرَبَ بِهِ مَوَالِيكَ الْعِيُونَا^(۵)
 وَإِنَّ غَدًا وَإِنَّ الْيَوْمَ زَهْنٌ وَبَعْدَ غَدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِينَا^(۶)
 تُرِيكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى خَلَاءِ وَقَدْ أَمِنْتَ عُيُونَ الْكَاشِحِينَا^(۷)
 ذِرَاعِي عَيْطَلٍ أَدْمَاءِ بَكْرٍ هِجَانِ اللَّوْنِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِينَا^(۸)

جس میں ہم نے خوب تلوار بازی اور نیزہ بازی کی (جس کو دیکھ کر) تیرے چجاز اور بھائیوں نے (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ مطلب۔ شاعر مشوقہ کو وہ جنگ یاد دلا کر احسان جاتا ہے جس میں اُس نے معشوقہ کے عزیز و اقرباء کی مدد کی اور اس کی وجہ سے انھیں فتح اور کامرانی میسر آئی۔

(۶) ترجمہ۔ آج کا دن اور کل اور پر سول ایسے واقعہ کے ساتھ متعلق ہے جن سے تو واقف نہیں لہذا واقعات اُنہی کی ہی خبر دیتا ہوں۔ (ہونے والے معاملات کا خدا ہی کو علم ہے)

(۷) ترجمہ۔ (محبوب) تجھے جب کہ تو خلوت میں اس کے پاس پہنچے اور وہ رقیبوں کی آنکھ سے محفوظ ہو دکھائے گی (تیرے) کام مقبول دوسرے شعر میں مذکور ہے۔

(۸) ترجمہ۔ دراز گردن، سفید رنگ، نوجوان، ناقہ کے (سے) پرگوشٹ دو بازو دکھائے گی) جو کہ خالص سفید رنگ ہے اور جس کے شکم میں کبھی بچہ نہیں رہا۔ مطلب۔ شاعر محبوبہ کا حلیہ بیان کرتا ہے اور اس کے پرگوشٹ بازوؤں کو ناقہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ بہت سے (شراب کے) پیلے میں نے بعلبک میں پیئے اور بہت سے دمشق اور قاصرین میں مطلب میں پڑانے عوار ہوں تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ یہاں محروم رہوں۔

(۲) ترجمہ۔ اور میں عنقریب موتیں آدیاں گی درآنحالیکہ وہ ہمارے لئے مقدر ہیں اور ہم ان کے لئے مطلب تو پھر اس چند روزہ زندگی میں یہ نکل اور کشیدگی مناسب نہیں ہے ذوق:

اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
 ہنس کر گزار یا اُسے رو کر گزار دے

(۳) ترجمہ۔ اے بودج نشین (محبوب) جدائی سے پہلے (ذرا) ٹھہر تاکہ ہم تجھے یقینی باتوں کی خبر دیں (جن سے فراق کے بعد ہمیں دوچار ہونا ہے) اور تو ہمیں اپنے احوال سنا۔

(۴) ترجمہ۔ ٹھہر کہ ہم تجھ سے دریافت کریں آیا تو نے قلع تعلق فراق کے قریب ہو جانے کی وجہ سے کیا یا ایک امانتدار (مجھ سے) عہد محبت میں خیانت کی۔

(۵) ترجمہ۔ (ہم تجھے) لڑائی کے دن (کی خبریں)

وَأَثَرًا مِثْلَ حُقِّ الْعَاجِ رَخَاً
وَمِثْنِي لَذَنَةً سَمَقَتْ وَطَالَتْ
وَمَا كَمَّةٌ يَضِيقُ الْبَابُ عَنْهَا
وَسَارِيَّتِي بَلَنْطِي أَوْ رُخَامِ
فَمَا وَجَدْتُ كَوْجِدِي أُمَّ سَقْبِ
حَصَانًا مِنْ أَكْفِ اللَّامِيْنَا^(۱)
رَوَادِفَهَا تَنْوَهُ بِمَا وَلِينَا^(۲)
وَكَشْحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونًا^(۳)
يَرْنُ خَشَّاشَ حَلِيْبِهِمَا رَيْنَا^(۴)

أَضَلَّتْهُ فَرَجَعَتْ الْحَيْنَا^(۵)
وَلَا شَمَطَاءَ لَمْ يَتْرُكْ شَقَاهَا
تَذَكَّرْتُ الصَّبَا وَآشَقْتُ لَمَّا
فَاعْرَضْتُ الْيَمَامَةَ وَأَشْمَخَرْتُ
لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إِلَّا جَيْنَا^(۶)
رَأَيْتُ حُمُولَهَا أَصْلًا حَدِينَا^(۷)
كَأَسْيَافِ بَائِدِي مُصَلِّينَا^(۸)

(۵) ترجمہ - (فراق مجبورہ کے وقت) میری طرح وہ اونٹنی بھی ٹگین نہیں ہوتی جس نے اپنے بچہ کو گم کر دیا ہو اور درد بھری آواز بار بار نکالتی ہو (بلکہ میرا رنج و درد اس بھی سوا ہے)۔

(۶) ترجمہ - (میرسی طرح) نہ وہ بورطھی عورت ٹگین ہوتی ہے جس کی بد بختی نے اس کے نو بچوں میں سے ہر ایک کو دفن کر کے چھوڑا۔ مطلب - بورطھاپے میں اولاد کا ستم سخت جائسمل ہوتا ہے جب کہ آئندہ اولاد کی امید بھی باقی نہیں رہتی۔

(۷) ترجمہ - مجھے محبت کی یاد تازہ ہوتی اور میں (سخت) شوق میں مبتلا ہوا جب کہ میں نے مجبورہ کے ذوق کو دیکھا کہ وہ شام کے وقت بہکتے جا رہے ہیں۔ مطلب معشوقہ کی روانگی کی تیاری کو دیکھ کر جذبہ عشق فروں ہو اور آتش محبت میں اور اضافہ ہو گیا۔

(۸) ترجمہ - پس یامہ ظاہر ہوا اور اس طرح بلند ہوا جیسا کہ تلوار کھینچنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں۔ مطلب یامہ کے ظاہر ہونے کو میانوں میں سے کھینچی ہوئی تلواروں کے ظہور سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۱) ترجمہ - اور پستان جو ہاتھی دانت کی ڈبیر کی طرح نرم و نازک ہیں اور چھوٹے والوں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ مطلب - پستان کو گولائی اور صفائی میں ہاتھی دانت کی ڈبیر سے تشبیہ دی لیکن اس تشبیہ سے مشابہ میں ہاتھی کا گمان پیدا ہوتا تھا۔ جس کو رخصت کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۲) ترجمہ - (مجبورہ) دراز چکدر قد کی بچک (دکھائے گی) اس کے (بڑے بھاری) سر میں مع ان اعضاء کے جو ان سے لے ہوئے ہیں بمشقت اٹھتے ہیں۔ مطلب معشوقہ کے دراز قد اور ثقل ارادف کی تعریف کرتا ہے۔

(۳) ترجمہ - اور ایسا سرین (دکھائے گی) جس کے گزرنے کے لئے دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اور ایک ایسی کمر جس کی وجہ سے میں دیوانہ بن گیا ہوں۔ مطلب - سرینوں کے پر گوشت ہونے اور کمر کے حسین ہونے کو بیان کرتا ہے۔

(۴) ترجمہ - اور ہاتھی دانت یا سنگ مرمر کے دو ستون (پنڈلیاں) دکھائے گی جن کی پازیبوں کا کھپا ہوا ہونا ہلکی ہلکی آواز پیدا کرتا ہے یا جن کی پھنسی ہوتی پازیبیں ہلکی آواز پیدا کرتی ہیں۔ مطلب - پنڈلیوں کے پر گوشت ہونے کی وجہ سے پاؤں میں گھوم نہیں سکتی اس لئے آواز ہلکی نکلتی ہے۔

أبا هِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا
 يَا نَا نُورِدُ الرِّايَاتِ بِيضًا
 وَأَيَّامِ لَنَا غُرٌّ طَوَالِ
 وَسَيْدِ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَجَّهَ
 تَرَكْنَا الخَيْلَ عَاكِفَةً عَلَيْهِ
 وَأَتْرَلْنَا البُيُوتَ بِذِي طُلُوحِ
 وَقَدِ هَرَّتْ كِلَابُ الخَيْمِ مِنَّا
 مَتَى نَنْقُلُ إِلَى قَوْمِ رَحَانَا
 يَكُونُ ثِقَالُهَا شَرِيًّا نَجْدِ

(۱) ترجمہ۔ لے ابو ہند! (عمرو بن ہند) ہم سے جلد بازی

(۱) ترجمہ۔ لے ابو ہند! (عمرو بن ہند) ہم سے جلد بازی
 ذکر اور ہمیں کچھ ہمت دے تاکہ تجھے یقینی واقعات کی خبر
 دیں (جو پہلے شرفِ درگم پر دال ہیں اور وہ یہ کہ)۔

(۶) ترجمہ۔ ہم نے اپنے مکانات (مقام) ذی طلوح
 سے (کوہ) شامات تک جا بسائے در آنجا ایک ہم دم کی دینے
 والوں (اپنے دشمنوں) کو جلا وطن کر رہے تھے۔ مطلب
 ان تمام مقامات پر ہم اپنی قوت اور زور کے بل پر قابض ہوئے
 اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مار بھگا یا۔

(۲) ترجمہ۔ ہم جھنڈوں (پنزوں) کو (میدان
 جنگ میں) اس حال میں اُتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے
 ہیں اور انھیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں
 کے خون سے) سرخ اور سیراب ہو چکے ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ (چونکہ ہم نے عرصہ دراز تک جنگ کی
 اور کثرت سے اسلحہ پہنے جس کی وجہ سے ہماری ہیبت متغیر
 ہو گئی اور قبیلہ کے گتے ہمیں نہ پہچان سکے تو) قبیلہ کے گتے
 ہماری وجہ سے بھڑک اُٹھے اور ہم نے اپنے دشمنوں کے کیل کا
 چھانٹ دیے جو ہم سے قریب تھے (ان کو ہر طرح سے ذلیل
 خوار کر دیا)۔

(۳) ترجمہ۔ اور ہماری بہت سی دراز اور مشہور
 لڑائیاں ہیں جن میں ہم نے بادشاہ کی نافرمانی تابعداری سے
 بچنے کے لئے کی۔ مطلب۔ ہم اس قدر دلیر و شجاع ہیں کہ
 اطاعت کو عین ذلت خیال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی خاطر
 بادشاہ کی نافرمانی کر ڈالتے ہیں۔

(۸) ترجمہ۔ جب ہم کسی قوم پر اپنی (جنگ کی)
 چکی چلاتے ہیں تو وہ لڑائی میں اس کا آٹا بن جاتی ہے۔
 مطلب۔ ہمارے ہاتھ سے کسی قوم کا بیج بیکلنا دشوار ہے
 ہمیشہ نہیں فتح اور دشمن کو شکست ہوتی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ گر وہ ہوں کہ بہت سے سردار کہ جن کے سر
 پر انھوں نے تاج شاہی رکھا اور جو پناہ گزینوں کی حمایت
 کرتے ہیں

(۹) ترجمہ۔ اس چکی کا سفرہ نجد کی شرقی جانب
 بنتی ہے اور اس کا گلہ (جو دانہ چکی میں پڑتا ہے) سارے

(۵) ترجمہ۔ ہم نے ان پر اپنے گھوڑوں کو لاکھڑا
 کیا۔ (ان کو مقہور اور ذلیل کر دیا) اس حال میں کہ ان کی
 باگیں ان کے گلوں میں ہار کی طرح پڑی ہیں اور وہ (ان

تَزَلْتُمْ مَنزِلَ الْأَضْيَافِ مِنَّا
 قَرَيْنَاكُمْ فَعَجَلْنَا قِرَاكُمُ
 نَعْمُ أَنَا سَنَّا وَنَعِفُ عَنْهُمْ
 نَطَاعِنُ مَا تَرَاحَى النَّاسُ عَنَا
 بِسْمُرٍ مِن قَنَا الْخَطِيءُ لُدُنِ
 كَانَ جَاهِمَ الْأَبْطَالِ فِيهَا
 نَشَقُّ بِهَارُؤُوسِ الْقَوْمِ شَقَا
 وَإِنَّ الضُّغْنَ بَعْدَ الضُّغْنِ يَبْدُو
 وَرَثْنَا الْجَدَّ قَدْ عَلِمْتَ مَعَدُّ

(۱) فَأَعَجَلْنَا الْقِرَى أَنْ تَشْتُمُونَا
 (۲) قُبَيْلَ الصُّنْحِ مِرْدَاةً طَحُونَا
 (۳) وَنَحْمِلُ عَنْهُمْ مَا حَمَلُونَا
 (۴) وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا عُشِينَا
 (۵) ذَوَائِلَ أَوْ بِيضَ يَخْتَلِينَا
 (۶) وَوُسُقُ بِالْأَمَاعِزِ يَرْتَمِينَا
 (۷) وَنَخْتَلِبُ الرِّقَابَ فَتَخْتَلِينَا
 (۸) عَلَيْكَ وَيُخْرِجُ الدَّاءَ الدِّينَا
 (۹) نَطَاعِنُ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا

(۵) ترجمہ۔ گندم گوں۔ چک دار۔ خشک نیزوں کے

ذریعہ جو خط کے بنے ہوئے نیزوں میں سے ہیں (ہم نیزہ بازی کرتے ہیں) اور ایسی چک دار تلواروں کے ذریعہ جو (بزرگھاس کی طرح گردنوں کو) کاٹتی ہیں (تلوار بازی کرتے ہیں)۔

(۶) ترجمہ۔ لڑائی میں بہادری کی کھوپریاں گویا کہ (اُونٹوں کے) بوجھ ہیں جو پتھر ملی زمینوں میں گر رہے ہیں۔ مطلب۔ دشمنوں کے سروں کو کلانی میں اُونٹوں کے بوجھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷) ترجمہ۔ تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کے سرخوب پھاڑتے ہیں اور بے دانت کی دراتی (تلوار) سے گردنوں کو کاٹتے ہیں تو وہ کٹ جاتی ہیں۔

(۸) ترجمہ۔ کینہ کے بعد کینہ (علامات کے ذریعہ) تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور پوشیدہ بیماری کو نکال دے گا یعنی وہ محسوس انتقام ہو گا جس سے دل کے داغ دھل جائیں گے)۔

(۹) ترجمہ۔ قبیلہ معد بن عدنان جانتے کہ ہم بزرگی کے (اپنے بڑوں سے) وارث ہوتے ہیں ہم اس کے ورثے (اس کی حفاظت کے لئے) نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ (سب پر اچھی طرح) ظاہر ہو جائے۔

بنو قضاہ ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ تم ہمارے یہاں بطور مہمان آئے تو ہم نے اس خوف سے کہ تم کہیں (مہمانی میں تاخیر کی وجہ سے کہ ہمیں) گالیاں نہ دو کھانے میں جلدی کی۔ مطلب جنگ کے میدان میں اترنے کو استہزاء مہمانداری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ ہم نے تمہاری ضیافت کی تو ہم نے صبح سے کچھ پہلے ہی تمہاری ضیافت کے طور پر ایک پتھر پھوڑا پس ڈالنے والے ہتھوڑے کو بجالت پیش کیا۔ مطلب۔ عرض صبح سے قبل ہی ہم نے تمہیں لڑائی کی موگری سے پس ڈالا۔

(۳) ترجمہ۔ ہم اپنے لوگوں پر اپنی عطا عام کر دیتے ہیں اور ان سے کچھ نہیں چاہتے اور وہ جو کچھ ہم پر (تاوان کا) بوجھ ڈالتے ہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ لوگ جب تک ہم سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہیں تو ہم نیزہ بازی کرتے ہیں اور جب ہم ڈھانپ لے جاتے ہیں (اور نیزہ بازی کرنے کا موقع نہیں رہتا) تو پھر تلوار بازی شروع کر دیتے ہیں۔

وَنَحْنُ إِذَا عِمَادُ الْحَيِّ خَرَّتْ
نَجْدٌ رُؤُوسُهُمْ فِي غَيْرِ بَرٍّ
كَانَ سُوقَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ
كَانَ نِيَابَتَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ
إِذَا مَاعِيَّ بِالْإِسْنَانِ حَيٌّ
نَصَبْنَا مِثْلَ رَهْوَةَ ذَاتِ حَدٍّ
بِشْبَانِ يَرُونَ الْقَتْلَ مَجْدًا
حُدَايَا النَّاسِ كُلِّهِمْ جَمِيعًا

عَنِ الْأَحْفَاضِ تَمْنَعُ مَنْ يَلِينَا^(۱)
فَمَا يَدْرُونَ مَاذَا يَتَّقُونَا^(۲)
مَخَارِقُ بِأَيْدِي لَاعِينَا^(۳)
خُضَيْنَ بَارِ جَوَانٍ أَوْ طَلِينَا^(۴)
مِنَ الْهَوْلِ الْمَشْبَهِ أَنْ يَكُونَا^(۵)
مُحَافِظَةً وَكُنَّا السَّابِقِينَ^(۶)
وَشَيْبٍ فِي الْحُرُوبِ مُجْرَبِينَ^(۷)
مُقَارَعَةً بَيْنِهِمْ عَن بَنِينَا^(۸)

(۱) ترجمہ - (خوف کے وقت) جب کہ (خیموں)

ستون سامان پر گر پڑیں (مجلت سے خیمے اکھاڑے جاویں) تو ہم ان حضرات کی جو ہم سے قریب ہوتے ہیں (پرٹوسیوں کی) حفاظت کرتے ہیں۔

(۲) ترجمہ - نافرمانی (کے بارے) میں ہم ان (دشمنوں) کے سر قلم کرتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ کس طرح ہم سے بچیں۔
مطلب - ہم ہر طرف سے انھیں گھیر لیتے ہیں اس لئے ان کے لئے کوئی مفر باقی نہیں رہتا۔

(۳) ترجمہ - ہماری تلواریں ان میں اور ہم میں گویا کہ کھیلنے والوں کے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں (یا کپڑے کے کورے) ہیں۔ مطلب - جس طرح کہ کھیلنے والے لکڑی کی تلواریں بے دھرمک چلاتے ہیں اسی طرح ہم میں تلواریں چلتی ہیں۔

(۴) ترجمہ - گویا کہ ہمارے کپڑے ان کے اور ہمارے خون سے رنگ ارغوانی میں ہلکے یا گہرے رنگ دیئے گئے ہیں۔
مطلب - جہاں خون کے ہلکے دجے پڑے ہیں ان پر ہلکا ارغوانی رنگ اور جہاں گہرا خون لگا ہے وہاں گاڑھا ارغوانی

رنگ معلوم ہوتا ہے۔

(۵) ترجمہ - جب کہ کوئی قوم قریب الوقوف خوف کی وجہ سے پیش قدمی سے عاجز ہو جاتے۔ (جواب اڈا اگلے شعر میں ہے)۔

(۶) ترجمہ - (جب لوگ گھیر جاتے ہیں) تو ہم صاحب شوکت رہوہ (پہاڑ) جیسا لشکر (اپنے احساب کی) حفاظت کے لئے قائم کر دیتے ہیں اور ہم ہی سب آگے رہتے ہیں۔

(۷) ترجمہ - (ہم سابق ہوتے ہیں) ایسے نوجوانوں کے ذریعہ جو قتل ہو جانے کو ہی بزرگی خیال کرتے ہیں اور ایسے بوڑھوں کے ذریعہ جو لڑائیوں میں تجربہ کار ہیں۔

(۸) ترجمہ - ہم تمام لوگوں سے اپنی بزرگی میں مقابلہ اور معارضہ کرتے ہیں اور ان پر غالب آتے ہیں اور ان کی اولاد کو اپنی اولاد سے دفع کرنے کے لئے تلواروں سے مالتے ہیں۔

مطلب - ہم اپنی اولاد اور حرم کی حفاظت کے لئے ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور ہم ہر قوم کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسی بزرگی پیش کریں۔

فَأَمَّا يَوْمَ خَشَيْتَنَا عَلَيْهِمْ
وَأَمَّا يَوْمَ لَا نَخْشَى عَلَيْهِمْ
بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ
أَلَا لَا يَعْلَمُ الْأَقْوَامُ أَنَا
أَلَا لَا يَجْهَلُنَّ أَحَدٌ عَلَيْنَا
بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَوِ بْنِ هِنْدٍ
بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَوِ بْنِ هِنْدٍ
تَهَدَّدْنَا وَأَوْعَدْنَا رُؤَيْدًا
فَإِنَّ قَنَاتَنَا يَا عَمْرُو أَعَيْتُ

قَتَضِحْ خَيْلَنَا عَصَابًا تُبِينَا^(۱)
فَنَمْنَعُنْ غَارَةَ مُتَلَبِّبِينَا^(۲)
نَدُقُ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحَزُونََا^(۳)
تَضَعُضْنَا وَأَنَا قَدْ وَنِينَا^(۴)
فَنَجْهَلُ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَا^(۵)
نَكُونُ لِقَيْلِكُمْ فِيهَا قَطِينَا^(۶)
تَطِيعُ بِنَا الْوُشَاةَ وَتَزْدَرِينَا^(۷)
مَتَى كُنَّا لِأَمْكٍ مُقْتُونَا^(۸)
عَلَى الْأَعْدَاءِ قَبْلَكَ أَنْ تَلِينَا^(۹)

کریں گے۔ مطلب۔ جہالت کی جزا کو جہالت سے محض مشا
کی بنا پر تعبیر کر دیا ہے ورنہ وہ جہالت نہیں۔

(۶) ترجمہ۔ لے عمرو بن ہند یاہ تیری کونسی تننا ہے
کہ ہم تیرے اس گورنکے خدام بن جائیں جو ہم پر مسلط ہے۔
مطلب۔ باوجودیکہ ہم میں کچھ ضعف نہیں پیدا ہوا۔ پھر تیری
یہ خواہش آخر کیوں ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا بالکل ناممکن ہے۔

(۷) ترجمہ۔ لے عمرو بن ہند یاہ تیری کیا خواہش ہے
کہ تو ہمارے بانی میں چنگھوروں کی تابعداری کرتا ہے اور ہمارے
تحقیر کرتا ہے۔ (یعنی یہ طریقہ آخر کیا ہے؟ اور یہ طرز عمل تو
نے کس لئے اختیار کر رکھا ہے جو سراسر غلط اور باطل ہے)۔

(۸) ترجمہ۔ تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے پھر
ہم کب تیری ماں کے خدام تھے کہ تیری یہ دھمکیاں برداشت
کریں اور یہ جھڑکیاں سہیں)۔

(۹) ترجمہ۔ لے عمرو بن ہند! ہمارے نینے (عرب)
نے تیرے دور سے قبل (بھی) دشمنوں کے مقابلہ میں لٹنے
سے انکار کر دیا ہے۔ مطلب۔ ہم آج تک کسی شہنشاہ سے
نہیں بے ہماری عزت ہمیشہ محفوظ رہے ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ جس دن کہ ہم ان (اپنی اولاد) پر ڈرتے
کا) خوف کرتے ہیں تو ہمارا لشکر جماعت درجماعت (حفاظت
کے لئے) پھیل جاتا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ لیکن جس روز ہمیں ان پر کوئی خوف
نہیں ہوتا تو پھر ہم مسلط ہو کر غارتگری میں مجتہد کرتے ہیں۔
مطلب۔ جس روز ہمیں اعداء کے حملہ کا خوف ہوتا ہے تو
قبیلہ کی حفاظت میں مصروف ہوتے ہیں ورنہ پھر ہم خود پیش
قدمی کر کے حملہ آور بنتے ہیں۔

(۳) ترجمہ۔ بنو جشم بن بکر کے ایک سردار کے ساتھ
(ہم غارتگری کرتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نرم اور سخت
زمینوں کو کھل ڈالتے ہیں۔ مطلب۔ نرم اور سخت زمینوں کے
ضیف اور قوی دشمن مراد ہیں۔ غرض ہم اپنے ہر دشمن کو
اس سردار کی سرکردگی میں فنا کر ڈالتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ سن لو! تو میں ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم
ذلیل ہو گئے ہیں یا ہم (کچھ) سست پڑ گئے ہیں (نہیں نہیں
بلکہ ہم میں وہی سابق عزت و قوت باقی ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ خبردار! ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ
کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک

المصنف المعلق (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹)

إِذَا عَصَّ الشَّقَافُ بِهَا أَشْمَازَتْ
عَشْوَزَنَةٌ إِذَا انْقَلَبَتْ أُرْنَتْ
فَهَلْ حَدَّثَتْ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرٍ
وَرَثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ
وَرَثْتُ مُهْلِيلاً وَالْخَيْرَ مِنْهُ
وَعَتَّابَا وَكُلْثُومًا جَمِيعًا
وَذَا الْبُرَّةَ الَّذِي حَدَّثَتْ عَنْهُ
وَمَنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كَلِيبُ

(۱) وَوَلَّئْتُهُ عَشْوَزَنَةً زُبُونًا
تَشُحُّ قَفَا الْمُتَقَفِّ وَالْجَبِينَا
بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الْأَوْلِيَانَا
أَبَاحَ لَنَا حُصُونَ الْمَجْدِ دِينَا
زُهَيْرًا نِعْمَ ذُخْرُ الذَّآخِرِينَا
مَهْمٌ نَلْنَا تُرَاثَ الْأَكْرَمِينَا
بِهِ نُحْمَى وَنَحْمِي الْمُحْجَرِينَا
فَإِيَّ الْمَجْدِ إِلَّا وَقَدْ وِلِينَا

(۵) ترجمہ۔ میں پہلے اور اُس سے بہتر زہیر کی بزرگی کا وارث بنا جو جمع کرنے والوں کے لئے بہترین سرمایہ (فتح) ہے۔

(۶) ترجمہ۔ اور (اپنے دادا) عتّاب اور (اپنے باپ) کلثوم (کی میراث کا مالک بنا) انہی کے ذریعہ ہم نے شرفاہ کی میراث پائی۔ مطلب۔ ہم نے ان کے آثار اور مفاخر کا احاطہ کیا لہذا ہمیں شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی۔

(۷) ترجمہ۔ اور ذی البرہہ جس کے باپے میں (بہاداری کے کارنامے) توڑے گئے ہوں گے (اس کے ترکہ کے بھی ہم مالک ہیں) اسی کے ذریعہ ہم محفوظ ہیں اور غزوار کی حمایت کوئے ہیں۔

(۸) ترجمہ۔ اور اُس (ذوالبرہہ) سے قبل (مخاض میں) کوشاں (کلیب) ہم ہی میں سے تھا پس کوئی بزرگی نہیں کہ جس کے ہم وارث نہ ہوتے ہوں۔ مطلب۔ کلیب عربی بہت ہی باعزت اور متکبر لوگوں میں سے تھا اس کا ہم امرؤ القیس ہے چونکہ اُس نے ایک کتے کا بچہ پال رکھا تھا اور جہاں تک اس کی آواز جاتی تھی اس کو یہ اپنا حلی سمجھتا تھا اور لوگوں کو اُس حصہ زمین میں تقریف کرنے سے روکتا تھا اس وجہ سے اس کا نام کلیب پڑ گیا تھا۔ اس کو جتاں نے قتل کر ڈالا

(۱) ترجمہ۔ جب بانکھ (نیزہ سیدھا کرنے کا آلہ) اس کی گرفت کرتا ہے تو وہ سخت بن جاتا ہے اور اس کو وہ نیزہ اس حال میں پھیر دیتا ہے کہ سخت اور دفع کرنے والا ہوتا ہے۔ مطلب۔ ہماری عزت کسی کے قابو میں نہیں آئی اور ہمیں کوئی رام نہیں کر سکا۔ جب کسی نے سخت گیری کی ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

(۲) ترجمہ۔ (دو نیزہ) سخت ہے جب دبایا جاتا ہے تو چڑچڑاتا ہے اور سیدھا کرنے والے کی گدی اور پیشانی کو زخمی کر دیتا ہے۔ مطلب۔ جس نے ہمیں رام اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارا کچھ نہ بچا۔

(۳) ترجمہ۔ کیا تو نے (قبیلہ) جشم بن بکر کے اندر لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹی (یا عہد شکنی کی) بات سنی (کہ تجھے ہم کو تابع کرنے کا شوق پیدا ہوا)۔

(۴) ترجمہ۔ ہمیں اُس علقمہ بن سیف کی بزرگی وراثت میں ملی جس نے بزرگی کے قلعے جبر اہلکے لئے مباح کر دیئے ہیں۔ مطلب۔ علقمہ اپنے ہمعصروں پر غالب آکر بزرگی کا مالک بنا اور اس کی بزرگی وراثت ہمیں ملی اس لئے کہ ہم اس کے صحیح بائشیں ہیں۔

مَتَى نَعْقِدُ قَرِينَتَنَا بِحَبْلٍ
وَنُوجِدُ نَحْنُ أَمْنَعُهُمْ ذِمَارًا
وَنَحْنُ غَدَاةَ أَوْقَدَ فِي خَزَازِي
وَنَحْنُ الْحَابِسُونَ بِذِي أَرَاطِي
وَكَنَّا الْأَيْمِينَ إِذَا التَّقِينَا
فَصَالُوا صَوْلَةَ فَيَمَنُ يَلِيهِمْ
فَأَبُوا بِالنَّهَابِ وَالْبَسَابَا
إِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرٍ إِلَيْكُمْ
أَلْمَا تَعْلَمُوا مِنَّا وَمِنْكُمْ

تھا۔ جس کی بنا پر عرب کی مشہور لڑائی حرب بسوس رونما ہوئی۔

(۱) ترجمہ۔ جب ہم اپنی اونٹنی کارشی کے ذریعہ کسی دوسری اونٹنی سے جوڑ پھانس دیتے ہیں تو وہ یارسی کو توڑ ڈالتی ہے یا دوسری اونٹنی کو ہلاک کر دیتی ہے۔ مطلب ہم جب بھی کسی قوم کے مقابلہ میں آتے تو وہ جنگ ختم ہوئی یا وہ قوم۔ اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۲) ترجمہ۔ ہم ہی تمام لوگوں میں ذمہ داری کے اعتبار سے فائق پائے جاتے ہیں۔ اور جب لوگ عہد کریں تو ہم ہی سب سے زیادہ اس کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ مطلب ہم تمام اقوام میں سب سے زیادہ عہد و پیمان کو نبھاتے ہیں کسی طرح غد کو روا نہیں رکھتے۔

(۳) ترجمہ۔ جس صبح کو (کوہ) خزازی پر آگ روشن کی گئی تو ہم ہی نے تمام زمینے والوں سے بڑھ کر امانت کی۔

(۴) ترجمہ۔ اور ہم نے ہی (مقام) ذی اراط پر (اونٹوں کو) روک رکھا اور مصروف جنگ رہے۔ درآ خالیگہ موٹی تازی دودھیل اونٹیاں پرانی خشک گھاس چبار ہی تھیں۔ مطلب۔ ہم نے اپنی قابل قدر اونٹنیوں کی بھی کوئی پروا

تَجِدُ الْحَبْلَ أَوْ تَقِصِ الْقَرِينَا
وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَدُوا يَمِينَا
رَفَدْنَا فَوْقَ رَعْدِ الرَّافِدِينَا
تَسْفُ الْجِلَّةُ الْخُورُ الدَّرِينَا
وَكَانَ الْأَيْسَرُونَ بَنُو أَيْمِينَا
وَصَلْنَا صَوْلَةَ فَيَمَنُ يَلِينَا
وَأَبْنَا بِالْمُلُوكِ مُصَفِّدِينَا
أَلْمَا تَعْرِفُوا مِنَّا الْيَقِينَا
كِتَابَ يَطْعِنُ وَيَرْتَمِينَا

ذکی اور مصروف پیکار رہے۔

(۵) ترجمہ۔ جب ہماری (لڑائی میں دشمنوں سے) ٹکٹھ بھٹھرتی ہوئی تو ہم ہی داہنی جانب تھے اور بائیں جانب ہمارے بھائی تھے۔ مطلب۔ ہم برابر لشکر کے میمنہ پر رہے اور ہمارے بھائی میسرہ پر۔

(۶) ترجمہ۔ تو اونٹنیوں نے ان دشمنوں پر حملہ کیا جو ان سے بے ہوتے تھے۔ اور ہم نے ان پر حملہ کیا جو ہم سے قریب تھے۔

(۷) ترجمہ۔ پس وہ اموال غنیمت اور قیدی لے کر لوٹے اور ہم بادشاہوں کو قید کر کے لائے (ہم نے حکومت کی وجہ سے مال کی کچھ پروا نہیں کی)۔

(۸) ترجمہ۔ ہٹولے بنی بکر ہٹو (ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو) کیا اب تک تم نے ہماری واقعی بہادری کو نہیں پہچانا (کہ تم پھر ہمارے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہو)۔

(۹) ترجمہ۔ کیا تم نے اپنے اور ہمارے لشکروں کو اب تک نہیں جانا جو نیزہ بازی اور تیر اندازی کرتے تھے (ہمیں بلکہ تم کو اچھی طرح ہمارے لشکر کی قوت کا علم ہو گیا ہے پھر تمہاری یہ جرات بیوقوفی ہے)۔

عَلَيْنَا الْبَيْضُ وَالْيَلْبُ الْيَمَانِي وَأَسْيَافٌ يَقْمَنُ وَيَنْحَنِينَا^(۱)
عَلَيْنَا كُلُّ سَابِقَةٍ دِلَاصٍ

تَرَى فَوْقَ النَّطَاقِ لَهَا غُضُونَا^(۲)

إِذَا وَضَعْتَ عَنِ الْأَبْطَالِ يَوْمًا

كَانَ غُضُونَهُنَّ مُتُونٌ غُدْرٍ

وَتَحْمِلُنَا غَدَاةَ الرَّوْعِ جُرْدٌ

وَرَدْنٌ دَوَارِعًا وَخَرَجْنُ شُعْنَا

وَرِثَانُهُنَّ عَنِ آبَاءِ صَدَقٍ

عَلَى آثَارِنَا بَيْضٌ حَسَانٌ

دی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ رمانی کی صبح کو ہمیں ایسے کم و باریک۔

بالوں والے گھوڑے (اپنی پشتوں پر) اٹھاتے ہوئے ہو

ہیں جو ہمارے مشہور گھوڑے ہیں۔ اور وہ دشمنوں کے

غلبہ کے بعد ان کے ہاتھوں سے (پھڑکائے گئے ہیں) ان کی

حفاظت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور دشمنوں کو نلے

جانے دیا۔ اور ان کا دودھ پھڑکایا گیا ہے (بچپن سے

ہم نے ان کو پرورش کیا ہے)۔

(۶) ترجمہ۔ وہ گھوڑے پاکر پہننے ہوئے میدان

جنگ میں) اترے اور بال بکھرے ہوئے اور گام کی گرہوں

کی مانند کہنہ اور خستہ ہو کر (میدان سے) نکلے (چونکہ میدان

میں انہیں بہت زیادہ تنگ و دو کرنا پڑی)۔

(۷) ترجمہ۔ وہ گھوڑے ہمیں اپنے صلاح العمل آباہ کے

ورثہ میں ملے ہیں اور ہم جب مرے گئے تو اپنی اولاد کو ان کا

وارث بنا دے گے۔ مطلب۔ یہ ہمارے خاندانی گھوڑے

ہیں ہم کبھی انہیں دشمنوں کے ہاتھ میں نہ جانے دیں گے۔

(۸) ترجمہ۔ ہمارے پیچھے (میدان جنگ میں) خوب

صورت حسین عورتیں ہیں جن کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ

(۱) ترجمہ۔ اور ہمارے اوپر (سروں پر) خود

(بدلوں پر) یعنی زہریں اور (ہاتھوں میں) ایسی تلواریں

تھیں جو سیدھی کی جاتی تھیں اور (بوقت ضرب) ٹیڑھی

ہو جاتی تھیں (یا مارتے وقت ٹیڑھی پرٹ جاتی تھیں اور

پھر بدستور سیدھی ہو جاتی تھیں)۔

(۲) ترجمہ۔ ہمارے بدلوں پر ایسی وسیع چمکدار زہریں

تھیں کہ ان کی کشادگی اور فراخی کی وجہ سے (تو چمک پر ان کی

تنگینیں دیکھے گا۔

(۳) ترجمہ۔ جب کسی دن بہادروں (کے بدن)

سے وہ (زہریں) اتاری جائیں (تو ہر وقت ان کو پہننے

رہنے کی وجہ سے) تو قوم (کے بدن) کی کھالوں کو سیا

پاتے گا۔

(۴) ترجمہ۔ ان (بہادروں) کی پشتیں (زہریں

پہننے ہوئے) گویا ان حوضوں کی بالائی سطح ہے کہ جن سے

ہوئیں چلتے ہوئے ٹھکرائیں۔ مطلب۔ بہادروں کی پشتوں

کو حوضوں کی بالائی سطح سے تشبیہ نے کہ ان شکنوں کو چوڑھا

کی دست کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں پانی کی پٹاروں سے تشبیہ

أَخَذْنَ عَلَى بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا إِذَا لَاقُوا كِتَابَ مُعَلِّمِنَا^(۱)
 لَيْسْتَلْبُنَّ أَفْرَاسًا وَبَيْضًا وَأَسْرَى فِي الْحَدِيدِ مُقَرَّرِنَا^(۲)
 تَرَانَا بَارِزِينَ وَكُلُّ حَيٍّ قَدْ أَخَذُوا مَخَافَتَنَا قَرِينَا^(۳)
 إِذَا مَا رُحْنَ يَمِشِينَ الْهُوَيْنَى
 كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُونُ الشَّارِبِينَا^(۴)
 يُقَتْنَنَّ جِيَادَنَا وَيَقْلَنَنَّ لِسْتُمْ بُعُولَتَنَا إِذَا لَمْ تَمْنَعُونَا^(۵)
 ظَعَائِنَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ خَلَطْنَ بَيْسَمَ حَسَبًا وَدِينَا^(۶)
 وَمَا مَنَعَ الظَّعَائِنَ مِثْلُ ضَرْبِ تَرَى مِنْهُ السَّوَاعِدَ كَالْقَلْبِينَا^(۷)
 كَانَا وَالسُّيُوفُ مُسَلَّلَاتٌ وَكَانَا النَّاسَ طُرًّا أَجْمَعِينَا^(۸)

دیکیں ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں تقسیم کر لی جائیں یا ذلیل ہوں۔ لہذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کر پیش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ جنھوں نے اپنے شوہروں سے عہد لیا کہ جب وہ دشمنوں کے لشکروں سے اس حال میں ملاقات ہو جائے کہ ان کے نشانہاتے امتیاز لگے ہوتے ہوں (تو وہ میدان جنگ میں پارودی دکھائیں بھاگیں نہیں)۔

(۲) ترجمہ۔ کہ وہ (شوہر دشمنوں کے گھوڑوں اور خودوں) دیا منجھی ہوئی تلواروں (اور ریشیوں) (یا بیڑیوں) میں بائیکدیر بستہ قیدیوں کو ضرور چھینیں گی۔

(۳) ترجمہ۔ تو ہمیں کھلے میدان میں نکلتا دیکھے گا کیونکہ ہمیں کسی کا ڈر گھروں میں نہیں گھسنا (اور ہر قبیلہ نے ہمارے حملہ کے خوف سے (دوسرے قبیلہ کو) ساتھی (حلیف) بنا رکھا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ جب وہ (عورتیں جو جنگ میں ہمارے پیچھے ہیں) چلتی ہیں تو نہایت نزاکت سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شراب نوشوں کی (بوقت رفتار) کمریں چلکتی ہیں۔

اسی طرح ان کی کمریں چلکتی ہیں۔
 (۵) ترجمہ۔ وہ بنی جشم بن بکر کی ہودج نشین عورتیں ہیں جنھوں نے حسن کے ساتھ بھلائی اور دین کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔

(۶) ترجمہ۔ وہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں تم ہمارے شوہر نہیں اگر ہمیں (دشمنوں کی) دستبرد سے نہ بچاؤ۔ مطلب۔ وہ عورتیں ہمیں جسور بناتی ہیں اور غیرت دلا کر غلبہ پر برا لگنے کو کہتی ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ عورتوں کی حفاظت اس تلوار بازی کی طرح کسی چیز نے نہیں کی جس کی وجہ سے تو (دشمنوں کی) کلاسیاں بھگیوں کی طرح دکٹ دکٹ کر گرنا) دیکھے۔

(۸) ترجمہ۔ جب تلواریں سستی ہوتی ہوں تو (ہم اس طرح قبائل کی حفاظت کرتے ہیں) گویا ہم نے تمام قبائل (کے) لوگوں کو جنا ہے۔ مطلب۔ جس طرح باپ اپنی اولاد کی حفاظت میں جان توڑ کر پیش کرتا ہے اسی طرح ہم قبائل کی عین جنگ میں حفاظت کرتے ہیں۔

يُدْهِدُونَ الرُّؤُوسَ كَمَا تُدْهِدِي
وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ
حَزَّ أَوْرَةَ بِأَبْطَحِهَا الْكُرَيْنَا^(۱)
وَإِذَا قُبُبُ بِأَبْطَحِهَا بُنَيْنَا^(۲)
يَا أَيُّهَا الْمُطْعَمُونَ إِذَا قَدَرْنَا
وَأَنَا الْمَالِنُوعُونَ لِمَا أَرَدْنَا^(۳)
وَأَنَا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِينَا^(۴)
وَأَنَا التَّارِكُونَ إِذَا سَخَطْنَا
وَأَنَا الْإِخْذُونَ إِذَا رَضِينَا^(۵)
وَأَنَا الْعَاصِمُونَ إِذَا أُطْعِنَا
وَأَنَا الْعَارِمُونَ إِذَا عُصِينَا^(۶)
وَنَشْرَبُ إِنْ وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوَا

وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَطِينَا^(۷)

أَلَا أَبْلُغُ بَنِي الطَّمَّاحِ عَنَّا
وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونَا؟^(۸)

إِذَا مَا الْمَلِكِ سَامَ النَّاسِ خَسَفَا
أَيُّنَا أَنْ تُقِرَّ الذَّلَّ فِينَا^(۹)

(۶) ترجمہ - ہم ہی (اپنے پڑوسیوں کو ذلت سے) بچانے والے ہیں جب کہ ہماری اطاعت کی جائے اور ہم ہی سخت گرفت کرتے ہیں جب کہ ہماری نافرمانی کی جائے۔

(۷) ترجمہ - ہم اگر (گھاٹ پر) اترتے ہیں تو صاف ستھرا پانی پیتے ہیں اور دوسرے گدلا پانی اور کچھ پیتے ہیں۔
مطلب - ہم سردار ہیں ہر اچھی چیز کے مالک بن جاتے ہیں اور دوسرے لوگ بچے کچھ کے مالک ہوتے ہیں۔

(۸) ترجمہ - اے (مخاطب) بنی طماح اور (قبیلہ) دُعْمی کو ہمارا پیغام پہنچائے کہ تم نے ہمیں (طمانی میں) کیسا پایا (بہاؤ یا نامرد)۔

(۹) ترجمہ - جب بادشاہ، لوگوں کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے تو ہم اس سے انکار کر دیتے ہیں کہ ذلت کو ہم اپنے (لوگوں) میں قرار پکڑنے دین یا ہم اپنے اندر ذلت کو عزت تصور کریں۔
مطلب - ہم ذلت اور خواری کے قبول سے انکار کر دیتے اور اطاعت قبول نہیں کرتے۔

(۱) ترجمہ - وہ (دشمنوں کے سروں کو) کاٹ کر اس طرح لڑھکاتے ہیں جس طرح قوی زور آور لڑکے پست اور وسیع زمین میں گیندوں کو۔

(۲) ترجمہ - معد بن عدنان کے تمام قبائل نے جب کہ ان کے قبے وسیع زمینوں پر نصب کئے گئے یہ جان لیا ہے۔

(۳) ترجمہ - کہ ہم ہی قدرت کے وقت (مخارجوں کو) کھانا کھلانے والے ہیں اور جب (دشمنوں کے ساتھ) مبتلا کر دیئے جائیں تو ہم ہی (دشمنوں کو) ہلاک کرنے والے ہیں۔

(۴) ترجمہ - اور ہم ہی ہیں کہ جس چیز کو چاہیں روکیں اور ہم ہی ہیں کہ جہاں چاہیں اتر پڑیں (کوئی کس حالت میں ہمارا مزاحم نہیں ہم اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں)۔

(۵) ترجمہ - اور ہم ہی (اپنے معتوب کے ہلایا کو) ترک کر دیتے ہیں جب ناخوش ہوتے ہیں اور جب خوش ہوتے ہیں تو ہم ہی (عطایا) لینے والے ہیں۔

مَلَأْنَا الْبَرَّ حَتَّى ضَاقَ عَنَّا وَمَاءَ الْبَحْرِ تَمَلَّؤُهُ سَفِينَا^(۱)
 إِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا صَبِيٌّ تَخِرُّ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِينَ^(۲)

(۱) ترجمہ۔ ہم نے اپنے گھروں سے خشکی کو پُر کر دیا
 حتیٰ کہ اس میں ہماری گنجائش نہ رہی اور ہم دریا کو کشتیوں
 سے بھر دیتے ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی
 مدت کو پہنچتا ہے (دو ڈھائی سال کا ہو جاتا ہے) تو دوسری
 اقوام کے (مکبر سردار) اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے
 سرنگوں ہوتے ہیں۔

تمت المعلقة الخامسة لعمر بن كلثوم





المعلقة السادسة لعنتره

وَقَالَ عَنترَةُ بْنُ شَدَادِ العَبْسِيِّ :

هَلْ غَادَرَ الشُّعْرَاءُ مِنْ مُتَرَدِّمٍ ؟

أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمٍ ؟^(۱)

يَادَارُ عَبَلَةَ بِالجَوَاءِ تَكَلِّمِي

وَعِمِّي صِبَا حَادَارَ عَبَلَةَ وَأَسْلَمِي^(۲)

فَوَقَفْتُ فِيهَا نَاقِي وَكَانَهَا فَدَنٌ لِأَقْضِي حَاجَةَ المَتَلُومِ^(۳)

وَتَحَلَّ عَبَلَةَ بِالجَوَاءِ وَأَهْلُنَا بِالْحَزَنِ فَالصَّمَانِ فَالْمَتَلَمِ^(۴)

حَيْثُ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهُ أَقْوَى وَأَقْفَرَ بَعْدَ أُمِّ الهَيْثِمِ^(۵)

یہ قصیدہ عنترہ بن شداد عبسی کا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ کیا شعراء (قدیم) نے کوئی قابل اصلاح

جگہ چھوڑی ہے؟ (جس پر طبع آزمائی کی جاتے یعنی کوئی

جگہ باقی نہیں چھوڑی، پھر اس کلام سے انضراب کر کے دوسرا

مضمون شروع کرتا ہے) کیا شک و وہم کے بعد تو نے (مشوۃ

کے) گھر کو پہچان لیا۔ مطلب۔ اگر مصرعہ ثانی میں آمد

سے بدل کے منٹ لے جاتیں اور اہل ہل سمجھے قَد ہو تو ترجمہ یہ

ہو گا۔ بلکہ تو نے گھر کو یقیناً شک کے بعد شناخت کر لیا تو

اس صورت میں دونوں مصرعوں میں مناسبت ہو جاتی ہے۔

گو شعر کہنے کی گنجائش نہ تھی لیکن چونکہ مشوۃ کے گھر کی شناخت

ہوئی تو طبیعت شعر گوئی پر مجبور ہو گئی۔

(۲) ترجمہ۔ اے (مشوۃ) عبلہ کے گھر جو (مقام)

جواہر میں واقع ہے بول (اور محبوبہ کا حال بتا) اے عبلہ کے

گھر! خدا کرے تو صبح کے وقت خوش اور سالم رہے۔

(۳) ترجمہ۔ میں نے اُس (گھر) میں اپنی اونٹنی ٹھہرائی

تاکہ میں ٹھہرنے والے کی (یعنی اپنی) حاجت کو (آہ و بیکار کے

ذریعہ) پورا کروں اور وہ اونٹنی (جسامت و ضخامت میں)

گو یا کر ایک قلعہ تھی۔

(۴) ترجمہ۔ عبلہ (محبوبہ) جوار (مقام) میں ٹھہرتی

ہے اور ہمارے اہل جزان پھر صمان پھر متلم میں ٹھہرے

ہوتے ہیں (تو اب اتنی بُعید مسافت کے بعد ملاقات کیسے

نصیب ہو)۔

(۵) ترجمہ۔ اے (محبوبہ کے) گھر کے) ٹیلے! تو سلامت

ہے (یا تجھے ہمارا سلام پہنچایا جائے) جو قدیم زمانہ کا ہے

(یا جس کو اپنے اہل سے بے عہدہ گزر گیا) اور چونکہ اُمّ الہیثم

(عبلہ) کے (سفر کے) بعد خالی اور ویران ہو گیا ہے۔

حَلَّتْ بَارِضٍ الزَّائِرِينَ فَأَصْبَحَتْ

- (۱) عَسِرًا عَلِيًّا طَلَابُكَ ابْنَةَ مَخْرَمٍ
 (۲) عُلِقْتُهَا عَرَضًا وَأَقْتُلُ قَوْمَهَا
 (۳) وَلَقَدْ تَزَلْتُ فَلَا تَظْنِي غَيْرَهُ
 (۴) كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَّجَ أَهْلَهَا
 (۵) إِنْ كُنْتُ أَزْمَعْتِ الْفِرَاقَ فَإِنَّمَا
 مَا رَاعَيْنِي إِلَّا حَمُولَةَ أَهْلِهَا
 (۶) وَسَطَ الدِّيَارِ تَسْفُحًا حَبَّ الْخَمْخِمِ
 (۷) فِيهَا اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ حَلَوْبَةً
 سُودًا كَخَافِيَةِ الْغُرَابِ الْأَسْحَمِ

تاریک رات میں تمھاری سواریوں کے نیکیوں ڈالی گئی تھیں
 (اسی وقت میں سمجھ گیا تھا کہ اب تم آمادہ سفر ہو) مطلب
 یہ ترجمہ اس وقت ہو گا جب کہ ان شرمیہ ہو۔ اگر اس کو
 حرف تاکید مانا جائے تو پھر ترجمہ یہ ہو گا۔ تو نے یقیناً فراق
 کی ٹھان لی ہے اس لئے کہ شب تاریک میں تمھاری سواریوں
 کے نیکیوں ڈال دی گئی ہیں۔

(۶) ترجمہ۔ مجھے محبوبہ کے خاندان کے بار برداری کے
 اونٹوں نے ہی خوفزدہ کر دیا در آنحالیکہ وہ پڑاؤ کے درمیان
 خوب کلال چارہ تھے۔ مطلب۔ اونٹوں کو خوب کلال
 کھاتا دیکھ کر میں یہ سمجھ گیا تھا کہ اب کارواں آمادہ سفر ہے
 اور محبوبہ سے فراق ہو جائے گا۔

(۷) ترجمہ۔ ان اونٹوں میں بیالیس دو دو دینے
 والی اونٹیاں تھیں جو سیاہ کوٹے کے پوشیدہ رہنے والے
 پروں کی طرح سیاہ تھیں۔ مطلب۔ قبیلہ محبوبہ کے
 صاحب ثروت ہونے کو بیان کرتا ہے اور سوداگراں انٹوں
 سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اونٹیاں نہایت تیز رو
 ہیں محبوبہ کو بہت جلد جدا کر دیں گی۔

(۱) ترجمہ۔ (محبوبہ) شہر صفت دشمنوں کی زمین میں
 جا بسی تو اب لے مخرم کی بیٹی! تیری طلب میرے اوپر دو بھر
 ہو گئی۔

(۲) ترجمہ۔ میں بدوین قصد و ارادہ اس پر غریبہ ہو گیا
 اور (دو سال کے) لالچ میں میں اس کی قوم کو قتل کرتا ہوں۔
 قسم تیری زندگی گانی کی یہ طبع و لالچ کا مقام نہیں (کیونکہ اس
 طرح سے اس کا وصال میسر نہیں آسکتا)۔

(۳) ترجمہ۔ (لے عبیلہ) تو نے میرے دل میں عزیز
 دوست کی جگہ لے لی (اگرچہ تیری قوم سے میری علاوت ہے)
 تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بد گانی نہ کر۔

(۴) ترجمہ۔ اب ملاقات کیسے ممکن ہے جب کہ آیا تم
 بیسج میں اس کے خاندان والے (مقام) عزیز تین میں مقیم ہیں
 اور ہمارا خاندان غلیم میں اقامت گزیر ہے۔ مطلب جبکہ
 دونوں خاندانوں کی اقامت گاہوں میں اس قدر فاصلہ ہے
 تو اب دیکھو وصال میسر ہونا بظاہر ناممکن ہے۔

(۵) ترجمہ۔ اگر تو نے جدائی کا پختہ ارادہ کر لیا ہے
 (تو میرے لئے) یہ چیز کوئی غیر متوقع نہیں کیونکہ (جب)

إِذْ تَسْتَبِيكَ بِيذِي غُرُوبٍ وَآضِحٍ
عَذْبٌ مُّقْبَلُهُ لَذِيذُ الْمَطْعَمِ (۱)

وَكَانَ فَارَةً تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ
سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ (۲)

أَوْ رَوْضَةً أَنْفًا تَضْمَنَ نَبْتَهَا
غَيْثٌ قَلِيلٌ الدَّمْنِ لَيْسَ بِمَعْلَمِ (۳)

جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ بَكْرٍ حُرَّةٍ
فَدَرَ كَنْ كُلِّ قَرَارَةٍ كَالدَّرْهِمِ (۴)

سَحًّا وَتَسْكَابًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ
يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمِ (۵)

وَخَلَا الذَّبَابُ بِهَا فُلَيْسَ بِيَارِحِ
غَرِ دَاكِفِعْلِ الشَّارِبِ الْمَتَرِّمْ (۶)

هَزَجًا يَحْكُ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ
قَدَحَ الْمَيْبِ عَلَى الزَّنَادِ الْأَجْدَمِ (۷)

تَمْسِي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ
وَأَبَيْتُ فَوْقَ سَرَاةٍ أَدْهَمَ مُلْجَمِ (۸)

برسیا کہ جس میں اولابجلی نہ تھی یہاں تک کہ اُس نے (سبزہ) کے ہر گڑھے کو درہم کی طرح (چمکدار) بنا دیا۔ مطلب پانی سے پُر گڑھے کو درہم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۵) تو ترجمہ۔ اُس آبرنے برابر اُس پر بارش برساتی۔ تو ہر شام کو اُس پر اس قدر پانی بہتا ہے جو لوٹنے میں نہیں آتا۔

(۶) تو ترجمہ۔ اور مکھیاں اس میں خلوت گزیریں ہوئیں تو وہ ٹلنے میں نہیں آتیں۔ اس حال میں کہ وہ گلٹلنے والے سڑابی کی طرح زعرمہ سرانی کرتی ہیں۔

(۷) تو ترجمہ۔ وہ مکھیاں گاتی ہیں اس حال میں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح رگڑتی ہیں جس طرح کہ چمقان پر اوندھا پڑا ہوا اور انگلیاں کٹا ہوا انسان (چمقان) رگڑتا ہے۔

(۸) تو ترجمہ۔ (عبلہ) صبح و شام گدگدے بستر پر گزارتی ہے۔ اور میں تمام شب رگام لگائے ہوئے ادھم

(۱) تو ترجمہ۔ اس وقت کو یاد کر جب کہ محبوبہ تجھے دانتوں کے ذریعہ اسیر (محبت) بنا رہی تھی جو باریک و چمکدار تھے اور جن کی بوسہ گاہ (دہن) نہایت شیریں اور جن کا لعل دہن نہایت لطف بخش تھا۔

(۲) تو ترجمہ۔ گویا کہ حسینہ (محبوبہ) کے پاس تاجر عطر کا ناذہ مشک ہے جس کی جہک دانتوں کے کھلنے سے پہلے ہی دہن (ممشوقہ) سے تیری طرف پہنچ گئی ہے۔ مطلب محبوبہ ابھی بستم ریز بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دہن سے نہایت معطر خوشبو پہنچے گی۔

(۳) تو ترجمہ۔ یاد محبوبہ کے پاس ایک اچھوتا سبزہ زاد ہے جس کی گھاس کا ذمہ دار ایک ابر کثیر المطربن گیا ہے۔ (لہذا وہ ہمیشہ شاداب رہے گا) جس میں گندگی قطعاً نہیں (جس سے اس کی فضا خراب ہو) اور نہ اُس پر سروں کے نشانات لگے ہیں (جس سے اس کی سرسبزی میں فرق آئے)۔

(۴) تو ترجمہ۔ اُس گھاس پر ایسے کثیر المطر آبرنے پانی

وَحَشِيَّتِي سَرَجٌ عَلَى عَـبْلِ الشَّوَى نَهْدِي مَرَاكِلَهُ نَبِيلَ الْمُحْزَمِ (۱)
هَلْ تُبَلِّغُنِي دَارَهَا شَدِيدِيَّةٌ

لُعِنْتَ بِمَحْرُومِ الشَّرَابِ مُصْرَمِ (۲)
خَطَارَةٌ غِبَّ السَّرَى زَيَافَةٌ

تَطِيسُ الْإِكَامِ يُوْخَدُ خَفٌ مِثْمِ (۳)
وَكَاثِمًا تَطِيسُ الْإِكَامَ عَشِيَّةٌ بِقَرِيبِ بَيْنِ الْمَنَسِمِينَ مُصَلِّمِ (۴)
تَأْوِي لَهُ قُلُوصُ النَّعَامِ كَمَا أَوَتْ

حِزْقُ يَمَانِيَّةٍ لِأَعْجَمَ طَمَطِمْ (۵)
يَتَّبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُ حِدْحٌ عَلَى نَعَشٍ لَهْنٌ نُحْمِمْ (۶)
صَعْلٌ يَعُودُ بِذِي الْعَشِيرَةِ يَبْضُهُ

كَالْعَبْدِ ذِي الْفَرَوِ الطَّوِيلِ الْأَصْلِ (۷)

کے اوصاف ذکر کرتا ہے۔

(۵) ترجمہ - نوجوان شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے پاس اس طرح آتی ہیں جس طرح عجمی توتلے (چرواہے) کی طرف یعنی اونٹوں کی جماعتیں۔ مطلب - شتر مرغ کو سیاہی میں حبشی چرواہے سے اور شتر مرغیوں کو ہمینی اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور چونکہ شتر مرغ کے لئے گویائی نہیں اس وجہ سے چرواہے کی طمطم صفت لائی گئی۔

(۶) ترجمہ - وہ شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے بلند سر کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور گویا کہ وہ (شتر مرغ) یا اس کا سراپک ہودج ہے ان کی بلند جگہ پر بشکل خمیہ۔

(۷) ترجمہ - وہ شتر مرغ چھوٹے سراپکے چودرتما ذی العشرہ میں اپنے اندوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ بوجھے بسو پرستین والے غلام کی طرح ہے۔ مطلب - شتر مرغ کو سیاہی اور بازوؤں کی درازی کی وجہ سے اس غلام سے تشبیہ دی گئی جو طویل پوستین پہنے ہوئے ہو۔

گھوڑے کی پشت پر گزارتا ہوں۔

(۱) ترجمہ - میرا زہم بستر زین ہے جو مضبوط ہاتھ پیر کے گھوڑے پر (کسی ہونی) ہے جس کے ایرٹھ لگانے کی جگہ ابھری ہوئی ہے اور تنگ کھینچنے کی جگہ اونچی ہے۔

(۲) ترجمہ - کاش! مجھے مجبور کے گھر تک موضع شد کی وہ اونٹنی پہنچائے جس کو دودھ نہ دینے کی بددعا ہو اور منقطع اللبن ہو۔ مطلب - بُغْتِزْ کے شرط اس بنا پر لگائی گئی ہے کہ ایسی ناقہ قوی ہوگی۔

(۳) ترجمہ - تمام شب چلنے کے بعد (بھی) دم ہلا کر دنٹا سے اپنے آپ کو بنا کر چلے اور روندنے والے پیر کے ذریعہ پست کے ٹیلوں کو مسل ڈالے۔

(۴) ترجمہ - شام کے وقت ٹیلوں کو مسلتے ہوئے گویا کہ کن کنے شتر مرغ کی سی تیز روی کے ساتھ چلتی ہے جس کے پیروں کا فاصلہ کم ہے۔ مطلب - ناقہ کو سرعت رفتار میں شتر مرغ سے تشبیہ دی گئی ہے اور آئندہ اشعار میں مشبہ بہ

شَرِبَتْ بِمَاءِ الدُّحْرِ ضَيْنٌ فَأَصْبَحَتْ

زَوْرَاءُ تَنْفِرُ عَنْ حِيَاضِ الدَّيْلَمِ (۱)

وَكَأَنَّمَا تَتَأَيَّ بِجَانِبِ دَفْنِهَا الْوَحْشِيُّ مِنْ هَزَجِ الْعَشِيِّ مُؤَوِّمِ (۲)

هَرَّ جَنِيْبِ كُلَّمَا عَطَفَتْ لَهُ غَضْبِي أَتَقَاهَا بِالْيَدَيْنِ وَبِالْقَمِ (۳)

بَرَكَتٌ عَلَى جَنْبِ الرَّدَاعِ كَأَنَّمَا بَرَكَتٌ عَلَى قَصَبِ أَحْشٍ مَهْضَمِ (۴)

وَكَانَ رَبُّهُ أَوْ كَحَيْلًا مُعْقَدًا

حَشَّ الْوَقُودُ بِهِ جَوَانِبَ قُمْقُمِ (۵)

يَنْبَاعُ مِنْ ذَفْرَى غَضُوبِ جَسْرَةٍ

زِيَافَةٍ مِثْلَ الْفَنِيْقِ الْمَكْدَمِ (۶)

إِنْ تُغْدِيَنِي دُونِي الْقِنَاعَ فَإِنِّي طَبُّ بِأَخْذِ الْفَارَسِ الْمُسْتَلْتِمِ (۷)

جھو جڑے ٹوٹے ہوئے بانس کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

(۵) ترجمہ - گویا کہ (بیل کی) کیٹھ یا گارٹھا تارکول

جس کو (بیل کی) شیش کے اطراف میں ڈال کر اس کے نیچے

آگ روشن کر دی گئی ہو، (اس کا پسینہ ہے)۔ مطلب

یہ ترجمہ تو اس صورت میں ہے جب کہ کائن کی خبر محذوف

مانی جائے اور اگر بنیاع کو خبر بنایا جائے تو اس شعر کا ترجمہ

دوسرے شعر کے ساتھ ملا لیا جائے۔

(۶) ترجمہ - ایسے کرکے مزاج کی قوی ساندھی کی

کنپٹی سے بہتا ہے جو اگر کر چلتی ہے اور جو (بحالت مستی)

زخمی ساندھی کی طرح ہے۔ مطلب - اگر کائن کی خبر بنیاع

ہے تو بنیاع کی ضمیر اسم کائن کی طرف راجع ہے اور اگر خبر

محذوف ہے تو ضمیر اس کی طرف راجع ہے۔

(۷) ترجمہ - اگر تو مجھ سے برقعہ کے ذریعہ چھپے (تو

بے فائدہ ہے) اس لئے کہ میں درجہ پوش شہسوار کے بچھنے

میں (بھی) ماہر ہوں (لہذا تو سوچ کر کہاں جا سکتی ہے یا جب کہ

میں اس قدر بہادر ہوں تو مجھ سے نفرت مناسب نہیں)۔

(۱) ترجمہ - اس ناقہ نے وحش اور وسیع (دو)

مشہور چشموں) کا پانی پیایا ہے تو اب وہ روگردانی کرتی ہے

اور دلیلم (ہائے دشمنوں) کے حوضوں سے نفرت کرتی ہے اور

ان کا پانی پینا پسند نہیں کرتی۔

(۲) ترجمہ - (وہ ناقہ کرکے کی آواز یا نشاط کی وجہ

سے اس طرح اپنے پہلو کو بچاتی چلتی ہے) گویا کہ وہ بدہمت

بڑے سروالے شام کو لے لے پٹے کی آواز سے اپنی دائیں

جانب کو دور کرتی ہے۔

(۳) ترجمہ - وہ بلا اس کے پہلو میں ہے جب کہ بھی

وہ ناقہ غضبناک ہو کر اس کی طرف ٹپکتی ہے تو وہ اس ناقہ

سے اپنے دونوں ہاتھوں اور منہ کے ذریعہ بچتا ہے (بچوں سے

نوچتا ہے اور منہ سے کاٹتا ہے تاکہ ناقہ اس کو ستاد سکے)۔

(۴) ترجمہ - وہ چشمہ رداط کے کنارہ پر گویا ایک ٹھٹھے

ہوتے موٹی آواز کے بانس پر بیٹھی۔ مطلب - تعب و

مشقت کے بعد ناقہ کے بیٹھنے کی آواز کو یا چشمہ کے کنارے

پر خشک مٹی پر بیٹھنے کی وجہ سے مٹی کے ٹوٹنے کی آواز کو

أُنْتِي عَلِيٌّ بِنَا عَلِمْتَ فَإِنِّي سَمِحٌ مُخَالَفَتِي إِذَا لَمْ أُظْلَمِ (۱)
وإذا ظلمتُ فان ظلمي باسلٌ مرٌ مذاقته كقطع العلقم (۲)
ولقد شربتُ من المدامة بعد ما -

رَكَدَ الْهَوَاجِرُ بِالْمَشُوفِ الْمَعْلَمِ (۳)
بِرْجَاةٍ صَفْرَاءَ ذَاتِ أُسْرَةٍ قُرَيْتٌ بَازَهْرٍ فِي الشَّمَالِ مُقَدَّمٌ (۴)
فَإِذَا شَرِبْتُ فَإِنِّي مُسْتَهْلِكٌ مَالِي وَعِرْضِي وَإِفْرَاقٌ لَمْ يُكَلِّمْ (۵)
وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أَقْصَرُ عَنْ نَدَى

وَكَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِي وَتَكَرُّمِي (۶)
وَحَلِيلِ غَائِبَةٍ تَرَكْتُ مُجَدِّلاً تَمَكُّو فَرِيصَتَهُ كَشِدْقِ الْأَعْلَمِ (۷)
سَبَقْتُ مِيدَائِي لَهُ بِعَاجِلٍ طَعْنَةٍ

وَرَشَاشٍ نَافَذَةٍ كَلَوْنِ الْعَنْدَمِ (۸)

اور شراب نوشی کرتا تھا۔

(۵) ترجمہ۔ پس جب میں شراب پی لیا ہوں تو اپنے مال کو ٹٹا ہوں اور میری ابرو بہت زیادہ ہوتی ہے جن کوئی زد نہیں آتی۔ مطلب۔ مجھے شراب نوشی بھی بھلائی کی رغبت دلاتی ہے اور میں بُرائی سے دُور رہتا ہوں۔

(۶) ترجمہ۔ اور میں جب نشے سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (لے محبوب) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے اخلاق اور شرافت (ہر حالت میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ نازین خوب رُو عورتوں کے بہت سے شوہروں کو میں نے زمین پر بچھا کر اس حال میں چھوڑا کہ ان کے شانہ کا گوشت ہونٹ کے شخص کی باچھ کی طرح آواز کرتا تھا۔ مطلب۔ خون پینے کی آواز کو ہونٹ کے ٹکی باچھ سے نکلنے والی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۸) ترجمہ۔ میرے دونوں ہاتھوں نے (اُس غائبہ

(۱) تو مجھ پر جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے اس کے ذریعہ میری تعریف کر اس لئے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جائے اور میرے حقوق غصب نہ ہوں) تو میرا حسن سلوک نہایت بہتر ہے۔

(۲) ترجمہ۔ اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو پھر میرا ظلم نہایت سخت ہے جس کا مزہ حنظل کے مزے کی طرح ہونا تلخ ہے۔

(۳) ترجمہ۔ جب کہ دو پہر کی گرمیاں جم گئیں تو میں نے شفاف دینار کے ذریعہ خوب شراب نوشی کی۔ مطلب عرب تمار بازی اور شراب نوشی پر فخر کرتے ہیں اور ان کو اتنا سخاوت میں سے شمار کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ (میں نے) زرد رنگ دھاریا پر پیمانہ سے (شراب پی) جو ایسی سفید صراحی سے بلایا گیا تھا جس کے منہ پر صافی بندھی ہوئی تھی اور وہ باتیں ہاتھ میں تھی۔ مطلب۔ داپنے ہاتھ میں زرد رنگ کا پیمانہ تھا اور باتیں ہاتھ میں سفید صراحی۔ اس طرح میں پیمانہ کو بار بار پُر کرتا تھا

هَلَّا سَأَلْتَ الْحَيْلَ يَا بَنَةَ مَالِكٍ إِنَّ كُنْتَ جَاهِلَةً بِمَا لَمْ تَعْلَمِي^(۱)
 إِذْ لَا أزالُ عَلَى رَحَالَةٍ سَابِحٍ نَهْدِ تَعَاوُرَهُ الْكِمَاةُ مُكَلَّمٍ^(۲)
 طَوْرًا يُجْرِدُ لِلطَّعْمَانِ وَتَارَةً يَا وَيْ إِلَى حَصْدِ الْقَسِيِّ عَرْمَرَمٍ^(۳)
 يُخْبِرُكَ مِنْ شَهِيدِ الْوَقِيعَةِ أَنَّنِي

أَغشى الْوَعْيَى وَأَعْفُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ^(۴)
 وَمُدَّجَجٍ كَرِهَ الْكِمَاةُ نِزَالَهُ لَا مُعِينَ هَرَبًا وَلَا مُسْتَسْلِمَ^(۵)
 جَادَتْ لَهُ كَفِّي بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ

بِمُتَقَفٍ صَدَقِ الْكُعُوبِ مُقَوِّمٍ^(۶)
 فَشَكَكَتْ بِالرَّمْحِ الْأَصْمِ ثِيَابَهُ

لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقَنَا بِمَحْرَمٍ^(۷)

کے لشکر کا بیان ہے تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں دشمنوں پر حملہ آور ہونے کا بیان ہوگا۔

(۴) ترجمہ - جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے مجھے بتلا دیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں رہتا ہوں (میرا مقصد لڑائی میں اظہار شجاعت ہوتا ہے ذکر حصول غنیمت)۔

(۵) ترجمہ - بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہادر اُن کے مقابلہ سے (خوف و ہراس کی وجہ سے) بچتے ہیں نہ وہ (میدانِ حربے) بھاگنے میں جلد باز ہیں اور نہ (مقابلہ سے) عاجز۔

(۶) ترجمہ - میرے ہاتھ نے سیدھے گھیلے پوروں کے نیزے کے ذریعہ بھلت ایک زخم اس کے رسید کیا - مطلب - نیزے کے زخم کو جو دو عطا سے تعبیر کرنا غلط سبیل الاستہزار ہے۔

(۷) ترجمہ - میں نے ٹھوس نیزے سے اس کا دل چھید دیا۔ (گو وہ کتنا بڑا سردار سہی لیکن) شریف آدمی نیزے پر حوام تو نہیں ہے۔ (کہ نیزہ اس کو نہ ستا سکے)۔

کے شوہر کے لئے) ایک پھرتیلے زخم کے ساتھ جلد بازی کی اور دوسرے آر پار زخم کے چھینٹوں کے ساتھ جو دم الاخوین کے رنگ کی طرح تھے۔ مطلب - میں نے نہایت بھلت کے ساتھ اس کے دو کاری زخم رسید کر دیئے۔

(۱) ترجمہ - لے ناگ کی بیٹی (محبوبہ عہلہ) اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے توبے خبر ہے (اُن) لشکریوں سے کیوں نہیں دریافت کر لے (جو میدان میں موجود تھے)۔

(۲) ترجمہ - جب کہ میں برابر ایک ایسے قوی سپہیل تیز رو گھوڑے کی زین پر جا ہوا تھا جس پر اسلحہ بند پے دہنے حملہ آور ہو رہے اور وہ زخمی ہو چکا تھا (یعنی باوجود دشمنوں کے زخم کے میں اس پر جھار ہا اور قطعاً ہراساں نہ ہوں)۔

(۳) ترجمہ - کبھی وہ گھوڑا (دشمنوں سے) نیزہ بازی کے لئے (دوستوں کی صف سے) نکالا جاتا تھا اور کبھی ایسے لشکر کی طرف لوٹ آتا تھا جو کڑی کمانوں والا اور کثیر ہے (یعنی اپنا لشکر)۔ مطلب - یہ ترجمہ زورنی کے بیان کے مطابق ہے۔ دوسری شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ اے حصد القسی الخ دشمنوں

فَتَرَكْنَهُ جَزَرَ السَّبَاعِ يَنْشَنُهُ

يَقْضَمْنَ حُسْنَ بِنَانِهِ وَالْمَعْصَمِ (۱)

وَمَشَكَ سَابِغَةً هَتَكَتُ فُرُوجَهَا

بِالسِّيفِ عَنِ حَامِيِ الْحَقِيقَةِ مُعَلِّمِ (۲)

رَبِذِ يَدَاهُ بِالْقَدَاحِ إِذَا شَتَا هَتَاكَ غَايَاتِ التَّجَارِ مُلَوِّمِ (۳)

لَا رَأْيِي قَدْ تَزَلْتُ أُرِيدُهُ أَبْدَى نَوَاجِذَهُ لَغَيْرِ تَبَسُّمِ (۴)

عَهْدِي بِهِ مَدَّ النَّهَارِ كَأَنَّهَا خُضِبَ الْبِنَانُ وَرَأْسُهُ بِالْعَظِيمِ (۵)

فَطَعَنَتْهُ بِالرَّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ بِمَهْنَدٍ صَا فِي الْحَدِيدَةِ مَخْذَمِ (۶)

بَطَّلَ كَانَ ثِيَابَهُ فِي سَرْحَةٍ

يُحْذِي نَعَالَ السَّبْتِ لَيْسَ بِتَوْعَمِ (۷)

يَاشَاةَ مَا قَنَصَ لَيْنَ حَلَّتْ لَهُ

حَرَمْتُ عَلَيَّ وَ لَيْتَهَا لَمْ تَحْرُمِ (۸)

بدون تبسم کے اپنے دانت نکال دیے۔ مطلب۔ غایت خوف و ہراس کی وجہ سے وہ گرا گرانے لگا۔

(۵) ترجمہ۔ دن بھر میری اس سے مٹھ بھیر رہی تو گویا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے اور سر و سہمہ کے ساتھ رنگ دیا گیا تھا۔ مطلب۔ اس کے سر پر اور انگلیوں پر تیغ زنی کی وجہ سے خون خچم کر و سہمہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(۶) ترجمہ۔ پس میں نے اس کے نیزہ مارا۔ پھر میں لوہے کی جانب سے ایک ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوا جو خالص لوہے کی تھی اور بہت زیادہ برہاں تھی۔

(۷) ترجمہ۔ وہ ایسا بباد سے (اس کے تناور ہونے کی وجہ سے) گویا کہ اس کے کپڑے بڑے تھے والے درخت پر ہیں۔ زمی کا جو تہ پہنایا جاتا ہے (سردار ہے) (مال کے پیٹ سے) جوڑ وال نہیں (پیدا ہوا) یعنی بہت قوی ہے۔

(۸) ترجمہ۔ اے لوگو! اس شخص کی شکار کردہ بکری

(۱) ترجمہ۔ میں نے اسے ان درندوں کی خوراک بنا دیا جو اسے نوچتے تھے اور اس کی خوب صورت انگلیوں اور ہاتھوں کو اگلے دانتوں سے جباتے تھے۔

(۲) ترجمہ۔ بہت سی کمل، گھنے حلقوں والی زره ہیں جن کے حلقوں کو تلوار کے ذریعے ایسے سردار (کے بدن) سے پھاڑ کر پھینک دیا جو نشان زدہ اور غیرت مند تھا۔

مطلب۔ میں نے اس کی زره کاٹ ڈالی اور اس پر حملہ آور ہوا۔

(۳) ترجمہ۔ جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہو تو اس کے ہاتھ جوئے کے تیروں کو نہایت سرعت سے چلانے میں (تاک) جو اکیل کر غراب کی امداد کرے اور اس بلا کائے نوش ہے (شراب کے تابروں کے جھنڈے گرا دے)۔ (ساری شراب پی کر ختم کر دے) اور فضول خرچی میں لوگ اس کو بہت ملامت کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ جب اس (مرد شجاع) نے دیکھا کہ میں (گھوڑے سے) اس کے (قتل کے) ارادہ سے اتر پڑا تو اس نے

فَبَعَثْتُ جَارِيَتِي فَقُلْتُ لَهَا أَذْهَبِي

فَتَجَسَّسِي أَخْبَارَ هَائِلِي وَأَعْلَمِي (۱)

قَالَتْ: رَأَيْتُ مِنَ الْأَعَادِي غِرَّةً

وَالشَّاةُ مُمَكِّنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمٍ (۲)

وَكَاثِمًا التَّفَتَّتْ بِجَيْدِ جَدَايَةٍ رِشَاءً مِنَ الْغِزْلَانِ حُرًّا أَرْثَمٍ (۳)

نُبِثْتُ عَمْرًا غَيْرَ شَاكِرٍ نِعْمَتِي وَالْكَفْرُ مَخْبِئَةٌ لِنَفْسِ الْمُنْعِمِ (۴)

وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاةَ عَمِّي بِالضَّحَى

إِذْ تَقْلِصُ الشَّقَاتَانِ عَنْ وَضْحِ الْفَمِ (۵)

فِي حَوْمَةِ الْحَرْبِ الَّتِي لَا تَشْتَكِي

عَمْرَاتِهَا الْأَبْطَالَ غَيْرًا تَغْمَعُمُ (۶)

اُس آہو بچہ کی گردن کی طرح خوب صورت معلوم ہوتی تھی جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو۔

(۲) تمہو جہم۔ مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ عمر و میرے انعامات کا شکر گزار نہیں اور ناسپاسی انعام کرنے والے کے نفس کے لئے سبب خباثت بن جاتی ہے (یعنی پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے)۔

(۵) تمہو جہم۔ (شجاعت و دلیری کے متعلق) میں نے اپنے چچا کی وصیت کو میدان جنگ میں اس وقت (بھی) یاد رکھا جب کہ (بہادوروں کے) ہونٹ (خوف کی وجہ سے) دانٹوں سے سکر گئے (اور دانت کھل گئے۔ یعنی گھبراہٹ کے وقت بھی میں نے دلیری سے کام لیا)۔

(۶) تمہو جہم۔ (میں نے چچا کی وصیت) لڑائی کے ایسے شدید دور میں (یاد رکھی) کہ جس کے شدید کی شکایت سولتے لگنانے کے بہادر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی ایسی سخت جنگ میں کہ بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان بھی ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

(عبدال) کو دیکھو جس کے لئے وہ حلال ہو (اور اس کے حسن پر تعجب کرو) مجھ پر حرام ہو گئی۔ اے کاش وہ مجھ پر حرام نہ ہوتی (یعنی میرے اور اس کے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو میرا اس سے وصال ممکن تھا)۔

(۱) تمہو جہم۔ پس میں نے اپنی خادمہ کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ جا اور اس کے حالات کی میری خاطر تفتیش کر اور خوب واقفیت حاصل کر (پس وہ گئی اور تمام حالات سے باخبر ہو کر لوٹی)۔

(۲) تمہو جہم۔ (واپس آکر) خادمہ نے کہا میں نے دشمنوں کی جانب سے غفلت دیکھی ہے اور وہ بکری (عبدال) اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو تیرا نڈر ہو (اور جبار سے کام لے)۔

(۳) تمہو جہم۔ (شاعر اس کے بعد اپنی ملاقات کی کیفیت کو بیان کرتا ہے) اُس (محبوبہ) نے گویا کہ اُس آہو بچہ کی گردن کے ساتھ التفات فرمایا جو ہر نون میں سے چلنے پر قادر ہو گیا، ہوا اور سفید رنگ ہو جس کی ناک اور ہونٹوں پر سفید دھبہ ہو۔ مطلب۔ معشوقہ نے جب التفات کیا تو اس کی گردن

إِذْ يَتَّقُونَ بِىِ الْاِيسَّةَ لَمْ اُحِمَّ

(۱) عَنْهَا وَلَكِنِّي تَضَاقِقُ مُقَدِّمِي

(۲) لَمَّا رَأَيْتُ الْقَوْمَ اِقْبَلَ جَعِبُهُمْ يَتَذَكَّرُونَ كَرَّرْتُ غَيْرَ مُذَمَّمٍ

(۳) يَدْعُونَ عَنَتْرَ وَالرَّمَّاحُ كَانَهَا اَشْطَانُ بَشْرِىِ فِى لَبَانِ الْاَدَمِّ

مَا زِلْتُ اُرْمِيهِمْ بِشَفْرَةٍ نَخْرِهِ

(۴) وَاَبَانِهِ حَتَّى تَسْرِبَلْ بِالْدَمِّ

(۵) فَازْوَرَّ مِنْ وَقَعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ وَشَكَا اِلَى بَعْبَرَةَ وَتَحْمُحُمَّ

لَوْ كَانَ يَذْرِى مَا الْمَحَاوِرَةَ اَشْتَكَى

(۶) وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِي

وَالْقَدْ شَفَى نَفْسِي وَاَذْهَبَ سُقْمَهَا

(۷) قِيلَ الْفَوَارِسِ: وَتَيْكَ عَنَتْرَ اَقْدِم

(۵) ترجمہ - پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے ہنہنسا کر اور آنسو کے ذریعہ مجھ سے شکایت کی۔

(۶) ترجمہ - اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شگفتا کرتا اور اگر گفتگو کرنی جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔ مطلب زبان حال سے اس کی شکایت اس بنا پر تھی کہ وہ زبانِ قال سے گفتگو کرنی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ ضرور زبان سے اپنی شکایات بیان کرتا۔

(۷) ترجمہ - میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ (یا بیماری) کو ہتھسواروں کے اس قول نے زائل کر دیا کہ اے کبجختی کے ماں! عنترہ آگے بڑھ۔ مطلب - چونکہ تمام اصحاب کو میرے اوپر اعتماد تھا اس لئے سب نے مجھ ہی سے امداد کی التجا کی اس وجہ سے دل کے داغ دھل گئے اور میں بہت خوش ہوا۔

(۱) ترجمہ - جب کہ وہ (بنو عبس) میرے ذریعہ نیزوں سے بچ رہے تھے (یعنی میں ان کی دھال اور سپر بنا ہوا تھا) تو میں نے بزدلی نہیں دکھائی (ہاں) لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

(۲) ترجمہ - جب میں نے دیکھا کہ دشمنوں کی تمام جماعت ایک دوسرے کو بھڑکاتی ہوئی (ہم پر) ٹوٹ پڑی تو میں نے ایسی حالت میں حملہ کیا کہ میں مستحقِ مذمت نہ تھا (یعنی خوب داؤد شجاعت دی)۔

(۳) ترجمہ - بنو عبس عنترہ کہہ کر (مجھے) اس حال میں (امداد کے لئے) پکارتے تھے کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادم کے سینہ میں کوئیں کی رسیوں کی طرح (آ جا رہے) تھے۔

(۴) ترجمہ - میں برابر اس (ادم) کے میاں گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہو گیا۔

وَالْحَيْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِيسَا

من بین شیظمہ و آجرد شیظمہ (۱)

ذُلُّ رِكَابِي حَيْثُ شِثْتُ مُشَابِعِي

قلبي و أحفزه بأمره مبرم (۲)

وَلَقَدْ خَشِيتُ بَانَ أُمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ

لِلْحَرْبِ دَائِرَةً عَلَى ابْنِي ضَمْضَم (۳)

الشَّائِمِي عَرِضِي وَلَمْ أَشْتَمُهُمَا وَالنَّاذِرِينَ إِذَا لَمْ الْقَهْمَادِمِي (۴)

إِنْ يَفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَاهُمَا جَزَرَ السَّبَاعِ وَكُلَّ نَسْرِ قَشْعَم (۵)

(۱) ترجمہ۔ اس حال میں کہ گھوڑے تڑش رو ہو کر

نرم زمین میں داخل ہو رہے تھے اور وہ دراز قد گھوڑیوں اور کم بال والے طویل گھوڑوں میں منقسم تھے۔

(۲) ترجمہ۔ میری سواریاں تابعدار ہیں میں جہاں

چاہوں (لے جاؤں) میری عقل میری معین و مددگار ہے اور میں اس کو راتے حکم کے ساتھ چلاتا ہوں۔ دعقل جس امر کی مقتاضی ہوتی ہے اس کو عزم یا مجزم سے پورا کرتا ہوں۔

(۳) ترجمہ۔ بخدا مجھے محض اس کا ڈر ہے کہ میں

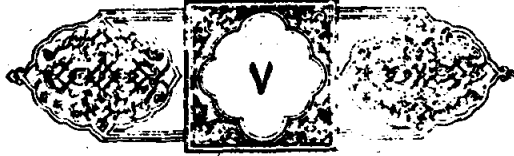
مجاؤں اور ضمضم کے دو بیٹوں (حصین و ہرم) پر لڑائی کی چکی اچھی طرح نہ گھومے (میرادل جیب ہی ٹھنڈا ہوگا جب دل کھول کر ان سے بدلے لوں گا)۔

(۴) ترجمہ۔ دونوں میری آبروریزی کرنے والے ہیں

حالانکہ میں نے کبھی انھیں گالی (جو بہادری کے شیوہ کے منافی ہے) نہیں دی اور جیب میں ان سے نہیں بلتا (غائب ہوتا ہوں) تو وہ میرے خون کی منبتیں ملنے ہیں (اور جیب سامنے آتا ہوں تو میرا کچھ بھی نہیں بنا سکتے)۔

(۵) ترجمہ۔ اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں (تو کوئی نتیجہ

نہیں) اس لئے کہ میں نے ان کے باپ کو (مارکر) دندوں اور ہر بڑھے گدھ کی خوراک بنا کر چھوڑا ہے۔



المعلقة السابعة للحارث

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ حِلْزَةَ الْيَشْكِرِيُّ

أَذَنَّا بَيْنَهَا أَسْمَاءُ رَبِّ تَوَيْلٌ مِنْهُ الشَّوَاءُ^(۱)
 بَعْدَ عَهْدٍ لَنَا بِبُرْقَةِ شَمَاءُ قَادَنِي دِيَارَهَا الْخُلْصَاءُ^(۲)
 فَاَلْحَيَاءُ فَالْصَّفَاحُ فَأَعْنَا قُ فِتَاقٍ فَعَاذِبُ فَالْوَفَاءُ^(۳)
 فَرِياضُ الْقَطَا فَوَدِيَةُ الشَّرِّ بَبِ فَالشُّعْبَاتِ فَالْأَبْلَاءُ^(۴)
 لَا أَرَى مَنْ عَهِدْتُ فِيهَا فَاَبْكِي الْيَوْمَ دَلْهًا وَمَا يُحِيرُ الْبُكَاءُ^(۵)
 وَبَعَيْنِكَ أَوْ قَدْتُ هِنْدُ النَّارِ رَ أَخِيرًا تُلْوِي بِهَا الْعَلِيَاءُ^(۶)
 فَتَنَوَّرْتُ نَارَهَا مِنْ بَعِيدٍ بَحْزِ آزَى هَيْهَاتَ مِنْهُ الصَّلَاءُ^(۷)

چلی گئی۔

(۵) ترجمہ۔ میں اُس محبوبہ (اسما) کو نہیں دیکھتا جس سے اُن مقامات (مذکورہ) میں ملاقات ہوتی تھی پس آج شدتِ غم ورنج میں رو رہا ہوں اور کیا روٹا کوئی چیز وہاں دلا سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں بلکہ اب واویلا بالکل غیر نافع اور بے سود ہے)۔

(۶) ترجمہ۔ اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے شام کے وقت آگ روشن کی جس کو پہلا کی چوٹی بجا رہی تھی۔

(۷) ترجمہ۔ پس تو نے اُس (ہند کی) آگ کو (دکوہ) خرازی پر دُور سے دیکھا اور اُس آگ سے تانپا ریا وہ شعلہ تجھ سے بہت دُور تھا۔ مطلب۔ تو اُس آگ سے متبَع نہ ہو سکا کیونکہ وہ تیری قسمت میں ہی نہ تھی۔

یہ قصیدہ حارث بن ہلزہ یشکری بکری کا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ (محبوبہ) اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خردی بہت سے معیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا، (لیکن محبوبہ اسماء تو اُن لوگوں میں سے نہیں بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت و سکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے)۔

(۲-۳-۴) ترجمہ۔ (محبوبہ نے جدائی کی خبر)

اس ملاقات کے بعد (دی) جو (مقام) شہاء کی پتھریلی زمین میں ہوتی جس کے قریب ترین مکانات میں سے (مقام) قطفا ہے۔ پھر (مقام) حیاء میں پھر (دکوہ) صفاح میں پھر (کوہ)

فتاق کی چوٹیوں پر پھر (مقام) عاذب پھر (مقام) وقار

پھر (مقام) ریاض القطا پھر شرب کی وادیوں میں پھر (مقام) الشعبان و ابلایں ہوتی۔ مطلب۔ باوجودیکہ

ایک عہدہ دراز تک ان مقامات مذکور میں محبوبہ سے ملاقات

رہی لیکن پھر بھی اُس نے کوئی پروا نہیں کی اور مجھ کو چھوڑ کر

أَوْ قَدَّتْهَا بَيْنَ الْعَقِيقِ فَشَخَّصَيْنِ بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الضِّيَاءُ^(۱)
 غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَسْتَعِينُ عَلَىٰ أَلْهَمٍ إِذَا خَفَّ بِالثَّوْبِ النَّجَاءُ^(۲)
 يَزُفُوفُ كَانَهَا هِقْلَةٌ أُمَّ رِثَالٍ دَوِيَّةٌ سَقْفَاءُ^(۳)
 آتَتْ نَبَاةً وَأَفْرَعَهَا الْقَنَاصُ عَصْرًا وَقَدْ دَنَا الْإِمْسَاءُ^(۴)
 فَتَرَى خَلْقَهَا مِنَ الرَّجْعِ وَالْوَقْعِ مَنِينًا كَأَنَّهُ أَهْبَاءُ^(۵)
 وَطِرَاقًا مِنْ خَلْفَيْنِ طِرَاقٍ سَاقِطَاتُ أَلْوَتٍ بِهَا الصَّخْرَاءُ^(۶)
 أَتَلَّهِيَ بِهَا أَلْهَوًا جَرَّ إِذْ كُلُّ ابْنٍ هَمٌّ بَلِيَّةٌ عَمِيَاءُ^(۷)
 وَأَاتَانَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَنْبَاءِ خَطْبٌ نُنَعْنِي بِهِ وَنُسَاءُ^(۸)

تیز روی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔

(۵) ترجمہ۔ پس تو (اے مخاطب) اس ناقہ کے پیچھے تیز روی اور وسعت گامی کی وجہ سے باریک ذرات کو مثل غبار (اڑاتا) دیکھے گا۔

(۶) ترجمہ۔ نعل کے ایسے ٹکڑے (تو دیکھے گا) جن کے پیچھے اور ٹکڑے گرے ہوتے ہوں گے جنہیں جھگل (میں) تیز روی (اے ناسد بنا دیا ہے۔ مطلب۔ ناقہ کی تیز روی کی وجہ سے اس کے نعل کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ میں اُس ناقہ سے دوپہر میں کھیل کودتا ہوں جب کہ گرمی کی وجہ سے) ہر صاحب عزم و ارادہ قبر پر بندھی ہوئی اندھی اونٹنی (کی طرح در ماندہ گھر میں پڑا ہوا) ہو۔

مطلب۔ اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوپہر کی سخت گرمی میں تیز رفتار ناقہ کے ذریعہ سفر کرنے کو مذاق اور کھیل سمجھتا ہوں۔

(۸) ترجمہ۔ ہمارے اوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے وہ مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقت اور تکلیف میں مبتلا کر دیئے گئے۔

(۱) ترجمہ۔ اس (محبوب) نے (مقام) عقیق و شخصین

کے درمیان خوشبو دار لکڑی سے اُس آگ کو اس طرح روشن کیا جس طرح صبح کی روشنی چمکتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ لیکن (باوجود اس عشق و فریفتگی کے)

میں اس وقت جب کہ (شدائد اقامت کی وجہ سے) مقیم پر سفر آسان ہو جائے مصائب کے خلاف (اس ناقہ سے جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں) مدد چاہتا ہوں (اور وقت کو ٹالنے کے لئے سفر کر جاتا ہوں)۔

(۳) ترجمہ۔ ایک ایسی تیز رو ناقہ کے ذریعہ جو تیز روی (میں) گویا کہ ایک طویل کبڑی کمر والی اور بچوں والی جھنگلی مادہ شتر مرغ ہے۔

(۴) ترجمہ۔ (ایسی مادہ شتر مرغ) جس نے

(ایک قسم کی) کھسکھاہٹ سن اور (جس کو) شام کے وقت جب کہ شب میں داخل ہونے کا وقت قریب تھا شکاریوں

نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہو۔ مطلب۔ ان اوصاف سے

بہت زیادہ تیز رفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ شتر مرغ ایک تو پہلے ہی کافی تیز رفتار اور متوحش ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اوصاف بھی اس میں موجود ہوں تو اس کی

إِنَّ إِخْوَانَنَا الْأَرَاقِمَ يَغْلُونَا عَلَيْنَا فِي قَيْلِيهِمْ إِحْفَاءً^(۱)
 يَخْلِطُونَ الْبَرِيءَ مِنَّا بِذِي الذَّنْبِ وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيءَ الْخَلَاءُ^(۲)
 زَعَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعَيْرَ مُوَالٍ لَنَا وَأَنَا الْوَالِيَّةُ^(۳)
 أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ يَلِيلًا فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ^(۴)
 مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مَجِيبٍ وَمِنْ تَصْهَالٍ خَيْلٍ خِلَالِ ذَلِكَ رُغَاءُ^(۵)
 أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمَرْقُشُ عَنَّا عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِدَاكَ بَقَاءُ؟^(۶)
 لَا تَخْلَنَّا عَلَيَّ مَغْرَاتِكَ إِنَّا قَبْلُ مَا قَدَّوْشَى بِنَا الْأَعْدَاءُ^(۷)
 فَبَقِينَا عَلَيَّ الشَّنَاءَةَ تَنْمِينًا حُصُونُ وَعِزَّةٌ قَعْسَاءُ^(۸)

بہت زیادہ شاعر کی تعریف کی ہے۔

(۶) ترجمہ۔ اے (عمرو بن کلثوم! چغلیور اور ہمارے
 جاننے عمرو بن زباد شاہ) کے پاس جا کر بات بنانے والے!
 کیا اس (چغلیوری) کے لئے بقا ہو سکتی ہے؟ (ہرگز نہیں،
 بادشاہ جب تحقیق حال کر لے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائیگا)۔
 (۷) ترجمہ۔ باوجودے کہ تو نے عمرو بن ہند کو ہماری
 طرف سے بھڑکایا ہے پھر بھی ہمیں عاجز خیال کر۔ اس لئے کہ
 بسا اوقات (اس سے قبل بھی) دشمنوں نے ہماری چغلیاں کھانی
 ہیں۔ (اور ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

(۸) ترجمہ۔ پھر بھی ہم اس حالت پر قائم رہے کہ
 ہم کو (ہماری) تلخے اور (ہماری) شکر عذت دشمنوں سے
 بغض رکھنے میں بڑھاتی رہی (تو آج تیری اس حرکت سے ہم
 ذلیل نہیں ہو سکتے)۔

(۱) ترجمہ۔ ہمارے اراقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز
 کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں (بے جا) مبالغہ ہوتا
 ہے، وہ خواہ مخواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر ہمتیں
 تراش رہے ہیں)۔

(۲) ترجمہ۔ وہ (اراقم) ہم میں سے بری گو گفتار
 کے شامل حال کر رہے ہیں اور (طرقہ یہ) بری گو بارت بھی کچھ
 فائدہ نہیں دے رہی ہے (یعنی وہ کسی طرح ہماری برارت کو
 تسلیم نہیں کرتے)۔

(۳) ترجمہ۔ ان (اراقم) نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ جو بھی
 غیر کو مانے وہ ہمارا حلیف ہے اور ہم اس کے (اسی بنا۔
 پر وہ دوسروں کے الزام میں ہمیں ماخوذ کرتے ہیں)۔

(۴-۵) ترجمہ۔ انھوں نے شام کے وقت پختہ ارادہ کیا
 پس جب انھوں نے صبح کی تو ان کے لئے پکارتے والے اور جوا
 سینے والے اور گھوڑوں کے ہنہانے کی وجہ سے شور و غل ہونا
 شروع ہو گیا۔ اور گھوڑوں کے ہنہانے کے درمیان اونٹوں کا
 بلبانا بھی تھا۔ مطلب۔ انھوں نے اپنا تمام لشکر جمع کیا
 اور کوچ کا ارادہ کر دیا۔ لشکر کی جمعیت اور تیاری کا صرف دو
 شعروں میں اس قدر سماں باندھ دینا شاعر کا کمال ہے۔ اور علماء
 نقد شعر نے اس مضمون کو اس قدر کم الفاظ میں ادا کر دیئے ہیں

قَبْلَ مَا الْيَوْمَ بَيَّضَتْ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهَا تَقِيظٌ وَإِبَاقٌ^(۱)
فَكَانَ الْمُنُونُ تَرْدِي بِنَا أُرْ عَنْ جَوْنَا يَنْجَابُ عَنْهُ الْعَمَاءُ^(۲)
مُكْفَهْرًا عَلَى الْحَوَادِثِ لَا تَرُ نُوهٌ لِلدَّهْرِ مُؤَيِّدٌ صَمَاءُ^(۳)
إِرْمِيْ بِبَثْلِهِ جَالَتْ الْخَيْلُ وَتَأْتِي لِحْضَمِهَا الْأَجْلَاءُ^(۴)
مَلِكٌ مُقْسَطٌ ، وَأَفْضَلُ مَنْ يَمْشِي ، وَمِنْ دُونَ مَا لَدَيْهِ الثَّنَاءُ^(۵)
أَيُّمَا خُطَّةٍ أَرَدْتُمْ فَادُّوْهَا إِنَّا نَشْفِي بِهَا الْأَمْلَاءُ^(۶)
إِنْ نَبَشْتُمْ مَا بَيْنَ مِلْحَةٍ فَالْصَّا قِبَ فِيهِ الْأَمْوَاتُ وَالْأَحْيَاءُ^(۷)
أَوْ نَقَشْتُمْ فَالْتَقَشْ بِجِشْمِهِ النَّاسُ وَفِيهِ الْإِسْقَامُ وَالْإِبْرَاءُ^(۸)

(۵) ترجمہ - وہ ایک منصف بادشاہ ہے اور تمام لوگوں میں بہتر و افضل ہے اور تعریف اس کے صفات کا امانہ نہیں کر سکتی۔

(۶) ترجمہ - تم جو نسا معاملہ چاہو ہمارے سپرد کر دو (ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ) اس سے تمام جماعتوں کے شکوک و شبہات جاتے رہیں گے (اور تمام جماعتیں اس کو بخوشی منظور کر لیں گی۔ پس یہ ہماری انتہائی دانائی اور سیادت کی کافی دلیل ہے)۔

(۷) ترجمہ - اگر تم اس زمین کی کھود کرید کر دو گے جو (مقام) لمحہ اور صاقب کے درمیان ہے تو اس میں کچھ مردے (تمہاری قوم کے مقتولین جن کا خون بہا نہیں لیا گیا) اور کچھ زندہ (ہماری قوم کے وہ مقتول جن کا بدلہ لے لیا گیا ہے) ملیں گے۔

(۸) ترجمہ - یا اگر تم نکتہ چینی کر دو گے پس نکتہ چینی سے لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں، تو اس میں کچھ اچھائیاں ہیں۔ (جو ہم سے وابستہ ہیں) اور کچھ بُرائیاں ہیں (جو تم سے متعلق ہیں)۔

(۱) ترجمہ - آج سے پہلے بھی جب کہ اس (ہماری عزت) نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا اور خیرہ کر دیا تھا اس میں (دشمنوں پر اظہار) غضب اور ہیکر ہیں تھا۔ مطلب - ہم آج تک کسی سے نہیں ڈپے جو بھی ہمارے مقابلہ میں آیا وہ ہمارا موردِ عتاب و غضب ہوا۔

(۲) ترجمہ - زمانہ جو ہم پر مصائب ڈھا رہا ہے تو گویا وہ ایک ایسے سیاہ بلند پہاڑ (کی اندر شکر) پر مصائب ڈھا رہا ہے جس کی بلندی کی وجہ سے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ مطلب - ہم ایک مضبوط بلند پہاڑ کی طرح ہیں لہذا زمانہ کے مصائب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۳) ترجمہ - ایسا بلند پہاڑ جو حوادثِ زمانہ سے مرعوب ہونے کے بجائے) حوادث پر خشکیاں ہے زمانہ کی سخت سے سخت مصیبت بھی اس کو ضعیف نہیں بنا سکتی۔

(۴) ترجمہ - وہ (عمر دین ہند بادشاہ) ارم بن ساسا کی نسل کا ہے اس ہی جیسے بادشاہ کے ساتھ گھوڑے دوڑ رہے ہیں اور اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ دشمن کی وجہ سے اپنے وطن چھوڑ کر (جلا وطن ہوں)۔

أَوْ سَكْتُمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ أَغْمَضَ عَيْنَا فِي جَفْنِهَا الْأَقْدَاءُ (۱)
 أَوْ مَنَعْتُمْ مَا تُسْأَلُونَ فَمَنْ حُدِّثْتُمُوهُ لَهُ عَلَيْنَا الْعَلَاءُ؟ (۲)
 هَلْ عَلِمْتُمْ أَيَّامَ يُنْتَهَبُ النَّاسُ غَوَارًا لِكُلِّ حَيٍّ عَوَاءُ؟ (۳)
 إِذْ رَفَعْنَا الْجَمَالَ مَن سَعَفِ الْبَحْرَيْنِ سِيرًا حَتَّى نَهَاهَا الْحَسَاءُ (۴)
 ثُمَّ مَلْنَا عَلَى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا وَفِينَا بَنَاتُ قَوْمٍ إِمَاءُ (۵)
 لَا يُقِيمُ الْعَزِيزُ بِالْبَلَدِ السَّهْلِ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيلُ النَّجَاءُ (۶)
 لَيْسَ يُنْجِي الذِّي يُؤَاتِلُ مِنَّا رَأْسَ طُودٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ (۷)
 مَلِكٌ أَضْرَعَ الْبَرِيَّةَ لَا يُوجِدُ فِيهَا إِلَّا لَدَيْهِ كِفَاءُ (۸)
 كَتَايِفُ قَوْمِنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ هَلْ نَحْنُ لِابْنِ هِنْدٍ رِعَاءُ؟ (۹)

- (۱) ترجمہ - یا اگر تم ہمارے ساتھ خاموشی برتو گے (اور ہمیں نہ چھیڑو گے) تو ہم بھی اُس آدمی کی طرح ہو جاؤ گے جس کی آنکھ کے پونے میں تنکا ہو اور اُس نے آنکھ بند کر لی ہو۔ مطلب - ہم بھی خاموش ہو جائیں گے اور اپنے دل کے غبار کو کچھ دنوں کے لئے قابو میں رکھیں گے۔
- (۲) ترجمہ - اور اگر تم اُس صلح سے انکار کرو گے جس کی تم سے خواہش کی گئی ہے تو (لڑائی میں ہمارا کچھ نہیں بگاڑو) اس لئے کہ وہ کون ہے جس کے متعلق تم نے سنا ہو کہ اُسے ہم پر بڑی تری و فوقیت حاصل ہے۔
- (۳) ترجمہ - یقیناً تم نے (ہماری بہادری کا حال) اُن ایام میں جان لیا ہے جب کہ قبائل میں عام غارتگری پھیل گئی تھی اور ہر قبیلہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔
- (۴) ترجمہ - (اس زمانہ میں) جب کہ ہم نے بحرن کے نخلستان سے اپنے اونٹوں کو بڑھایا یہاں تک کہ انھیں (مقبلاً) حصار نے روکا (وہ وہاں ٹھہرے اور ہم تمام سرکش قبائل کو ڈبالتے چلے گئے)۔
- (۵) ترجمہ - پھر ہم تميم بن مرز پر چل پڑے تو حرام مسیون میں اس حال میں داخل ہوئے کہ بنی مرز کی لڑکیاں ہم میں بائیاں
- تھیں۔ مطلب - ہم نے اُن پر فتح پائی اور ان کی لڑکیوں کو قید کر کے ہم نے اپنی باندیاں بنالیں۔
- (۶) ترجمہ - (اس حال میں کہ) عزت مند آدمی کھلے میدان میں (بجور قتلوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نافع نہ تھا۔ مطلب - غرض ایک عام شر و فساد تھا جس سے نہ شریف بچ سکتا تھا اور نہ ذلیل۔
- (۷) ترجمہ - جو شخص ہم سے (بجگ کر) بھاگے گا اس کو نہ پہاڑ کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ سخت پتھر ملی زمین (وہ جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا)۔
- (۸) ترجمہ - وہ (عمرو بن ہند) ایسا بادشاہ ہے جس نے تمام مخلوق کو عاجز و ذلیل بنا دیا ہے جو قوت و بہادری اس میں ہے اس کی نظیر تمام مخلوق میں نہیں ہے۔
- (۹) ترجمہ - کیا تم نے اس وقت ہماری قوم کی کسی طرح تکالیف برداشت کیں؟ جب کہ مندر نے لڑائی لڑی اور کیا ہم عمرو بن ہند کے چرواہے ہیں؟ (دہر گز نہیں بلکہ محض دوستانہ ہمدردی کی بنا پر ہم نے انداد کی اور مندر کا سا دیا۔ تم نے اس وقت فدااری کی جس کی وجہ سے تم اچھی طرح قتل کئے گئے)۔

مَا أَصَابُوا مِنْ تَغْلِيٍّ فَمَطَّلُوا لُ عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَفَاءُ (۱)
 إِذَا أَحَلَّ الْعَلِيَاءُ قُبَّةً مَيَسُوا نَ فَاذُنِي دِيَارَهَا الْعَوْصَاءُ (۲)
 فَتَاوَتْ لَهُ قَرَايِضَةٌ مِنْ كُلِّ حَيٍّ كَأَنَّهُمْ أَلْقَاءُ (۳)
 فَهَدَاهُمْ بِالْأَسْوَدَيْنِ وَأَمْرُ اللَّهِ بَلَّغٌ تَشْفَى بِهِ الْأَشْقِيَاءُ (۴)
 إِذْ تَمَوَّتَهُمْ غُرُورًا فَسَاقَتْهُمْ إِلَيْكُمْ أُمْنِيَّةٌ أَشْرَاءُ (۵)
 لَمْ يَغْرُوكُمْ غُرُورًا وَلَكِنْ رَفَعَ الْآلُ شَخْصَهُمْ وَالضَّجَاءُ (۶)
 أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا

عند عمرو و هل ل ذلك انتهاء؟ (۷)

مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ آيَا تٌ ثَلَاثٌ فِي كَلِمَتِنَا الْقَضَاءُ (۸)

آيَةٌ شَارِقُ الشَّقِيقَةِ إِذَا جَاءَتْ مَعَدَّةً لِكُلِّ حَيٍّ لِيَوَاءُ (۹)

لوگوں کے آنے اور لڑنے کی امید لگائے ہوتے تھے تو تمہاری
 منبر تمانے انہیں تمہاری طرف کیسج بلایا (اور انہوں نے
 تم پر خون ریز حملہ کر کے تمہیں ذلیل و خوار کر دیا)۔

(۶) ترجمہ۔ انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا (اپنے
 حملہ آور نہیں ہوئے) بلکہ سرب اور وقت چاشت نے ان کے
 (نقش) جسم کو ابھار رکھا تھا (خوب اچھی طرح تم ان کو چڑھنا
 ہوا دیکھ رہے تھے)۔

(۷) ترجمہ۔ لے باتیں بنانے والے اور عمرو بن ہند کے
 پاس جا کر ہماری چغلیاں کھانے والے (عمرو بن کلثوم!) کیا
 اس کی کوئی انتہا بھی ہے (تو کب تک چغلیجوری سے کام لیتا
 رہے گا)۔

(۸) ترجمہ۔ عمرو بن ہند ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس
 ہماری بھلائی کی تین دلیلیں ہیں (جن سے وہ واقف ہے اور)
 جن میں ہمارے لئے قیصلے دکر ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور تم
 بدخواہ یا ہم تم سے افضل و بہتر ہیں)۔

(۹) ترجمہ۔ ایک دلیل شقیقہ کے شرقی جانب میں ہے

(۱) ترجمہ۔ جس تغلی نے مارا اس کا خون
 بھی نہیں لیا گیا (گویا ایسا ہوا کہ) جب اس کو قتل کیا گیا تو
 اس پر مٹی ڈال دی گئی (تمہیں محض اسی غدار کی وجہ سے
 یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی)۔

(۲) ترجمہ۔ اس (عمرو بن ہند) نے میسون کا
 ڈولہ علیا میں لا آتا پھر (مقام) عوصا میں جو بادشاہ
 کے لحاظ سے) اس کے قریب ترین مقامات سے تھا مطلب
 تو اس وقت ہم نے بھی عمرو بن ہند کا ساتھ دے کر مصائب
 برداشت کئے۔

(۳) ترجمہ۔ پس اس (عمرو بن ہند کی مدد) کیلئے
 ہر قبیلے سے بہادر ڈاکو جمع ہو گئے۔ (جو چستی و چالاکی میں)
 شاہینوں کی طرح تھے۔

(۴) ترجمہ۔ پس (عمرو بن ہند نے) پانی اور کھجور
 (کا نوش) ہمراہ لے کر ان کی قیادت کی اور خدائی حکم نافذ
 ہو کر رہتا ہے جس سے بدبختوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان

(۶) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان

(۷) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان

(۸) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان

(۹) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان

حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلِيمٍ بَكْبَشٍ قَرَطِيٍّ كَانَتْهُ عِبْلَاءُ (۱)
 وَصَيَّتِ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا نَشْهَادَ إِلَّا مُبَيَّضَةً رَعْلَاءُ (۲)
 فَرَدَدَتْهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ (۳)
 وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَى حَزْمٍ تَهْلَانِ شِلَالًا وَدَمِي الْأَنْسَاءُ (۴)
 وَجَبْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا تُنْهَزُ فِي جَمَّةِ الطَّوِيِّ الدَّلَاءُ (۵)
 وَفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلَّمَ اللَّهُ وَمَا إِنَّ لِلْحَائِنِينَ ذِمَاءُ (۶)
 ثُمَّ حُجْرًا أَعْنَى ابْنِ أُمِّ قَطَامٍ وَآلُهُ فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ (۷)
 أَسَدٌ فِي اللَّقَاءِ وَرَدُّ هُمُوسٌ وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَرَتْ غُبْرَاءُ (۸)
 وَفَكَكْنَا غُلًّا أَمْرِي الْقَيْسِ عَنْهُ

بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ (۹)

ہیں۔ مطلب۔ ہم نے ان کے ساتھ اس طرح نیزہ بازی کی
 کہ نیزہ مار کر پھر اس کو بدن میں گھمادیتے تھے تاکہ اس کا زخم
 کاری اور وسیع ہو جائے۔

(۶) ترجمہ۔ ہم نے ان کے ساتھ ایک دہوناک
 کام کیا جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے (ہم نے ان کو خوب قتل کیا)
 اس حالت میں کہ مقتولین کا خون بہا نہیں دیا گیا لہذا ان
 مقتولین کے خون بالکل ہدر گئے۔

(۷) ترجمہ۔ پھر جرہ بنی اُمّ قطام کا بیٹا ہم سے
 برہر پیکار ہوا اور اس کے ساتھ دہشتیاروں کے زنگاری
 وجہ سے سبز فارسی شکر تھا جو اس کی مدد پر تھا۔

(۸) ترجمہ۔ وہ (حجر) لڑائی میں (شجاعت اور
 بہادری کے اعتبار سے) گلابی رنگ کا شیر تھا جس کے پیر چلنے
 میں چھٹے ہوں اور اگر قطر بڑ جائے تو وہ (غبار کی نفع نہائی
 میں) موہر وسیع تھا۔ مطلب۔ اس شعر میں حجر کی باوجود
 مخالفت کے تعریف کی گئی تاکہ مقابل کی بہادری سے اپنی
 شجاعت ظاہر ہو سکے۔

(۹) ترجمہ۔ اور ہم نے امر و القیس سے اس کے طوق

جب کہ سب جمع ہو کر (عمر بن ہند کے اونٹ لوٹنے کے لئے)
 آئے اور ہر قبیلہ کا ایک (مستقبل) جھنڈا تھا۔

(۱) ترجمہ۔ قیس کے ارد گرد (اگر جمع ہوتے) دراز
 وہ سب زہر پوش تھے ایک ایسے یعنی سردار (قیس) کے نیل
 پر جو سخت پتھر (یا ٹیلہ) کی طرح تھا۔

(۲) ترجمہ۔ (دوسری دلیل یہ ہے کہ) شریف ماؤں
 کے بیٹوں کی بہت سی جماعتیں ہیں۔ جن کو (حملہ آورگی)
 کیز سفید زہر ہوں والا شکر ہی روک سکتا تھا۔

(۳) ترجمہ۔ پس ہم نے انھیں ایسے نیزے مار کر مٹا دیا
 (جن کے زخموں سے خون اس طرح بہتا تھا) جس طرح مشکیزے
 کے دلہنے سے پانی نکلتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اور ہم نے انھیں متفرق کر کے شیلان کی
 چوٹی پر چڑھا دیا اس حال میں کہ ان کی رانوں کی رنگیں خون
 سے رہی تھیں۔ مطلب۔ بھاگتے ہوئے چونکہ ان کی نیزوں
 کے وار ہوئے اس لئے ان کی رانوں سے خون بہنے لگا۔

(۵) ترجمہ۔ ہم نے انھیں اس طرح نیزہ مار کر ٹوٹا دیا
 جس طرح بچھڑے کونوئیں کے گہرے پانی میں ڈول بلائے جاتے

وَمَعَ الْجُونِ جَوْنِ آلِ بَنِي الْأَوْسِ عَنُودٌ كَأَنَّهَا دَفْوَاءٌ^(۱)

مَا جَزَعْنَا تَحْتَ الْعِجَاجَةِ إِذْ وَلَّوْا شِلَالًا وَإِذْ تَلَطَّى الصَّلَاءُ^(۲)

وَأَقْدَمَاهُ رَبِّ غَسَّانَ بِالْمُنْدَرِ كَرِهًا إِذْ لَا تُكَالُ الدَّمَاءُ^(۳)

وَأَتَيْنَاهُمْ بِبَيْتَعَةٍ أَمْلاكَ كِرَامٍ أَسْلَابُهُمْ أَغْلَاءُ^(۴)

وَوَلَدْنَا عَمْرَو بْنَ أُمِّ أَنَا سٍ مِنْ قَرِيبٍ لَمَّا أَتَانَا الْحَبَاءُ^(۵)

مِثْلَهَا تُخْرِجُ النَّصِيحَةَ لِلْقَوْمِ فَلَاةٌ مِنْ دُونِهَا أَفْلَاءُ^(۶)

فَاتْرُكُوا الطَّيِّخَ وَالتَّعَاشِيَّ وَإِمَّا

تَتَعَاشَوْا فِی التَّعَاشِي الدَّاءِ^(۷)

وَأَذْكُرُوا حِلْفَ ذِي الْمَجَازِ وَمَا قَدَّ

مَ فِيهِ الْعُهُودُ وَالْكَفَلَاءُ^(۸)

حَذَرَ الْجَوْرِ وَالتَّعَدِّيِّ وَهَلْ يَنْقُضُ مَا فِي الْمَهَارِقِ الْأَهْوَاءُ^(۹)

اور جن کا فارت کردہ سامان بہت قیمتی تھا۔

(۵) ترجمہ - اور ہم نے اُمّ ایاس کے بیٹے عمرو بادشاہ کے ناموں کو حال ہی میں جتنا جب کہ پہلے پاس مہر آگیا دلہنڈا ہم بادشاہ کے تانہاں ہیں۔

(۶) ترجمہ - اس جیسی رشتہ داری قوم کے خلوص کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک تعلق ہے جس کے ورے اور بہت سے تعلقات ہیں۔

(۷) ترجمہ - پس (سے بنی تغلب) تم تیکڑ اور ظلم کو ترک کرو۔ اور اگر تم تکلف اندہ سے ہونگے تو پھر اس میں ہائی ہے (جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی)۔

(۸) ترجمہ - سوق ذی المجاز کی قسم اور ان عہدوں اور کفیلوں کو یاد کرو جو اس میں پیش کئے گئے تھے (اور بد عہدی نہ کرو)۔

(۹) ترجمہ - (جو عہود) ظلم و زیادتی کے ذکر کی وجہ سے (پیش کئے گئے تھے) اور کیا (تمہاری) نفسانی خواہشا

کو (جو بحالت قید اس کی گردن میں تھا) اتار پھینکا اس کے بعد کہ اس کی قید و مشقت دلاز ہو گئی تھی (وہ ایک عرصے امداد کے ہاتھوں قید و بند کی مشقتیں جمیل رہا تھا۔

(۱) ترجمہ - اور بنی اوس کے جون (نامی شخص) کے ساتھ ایک زیادہ برسنے والا ابر (کثیر شکر) تھا جو تیز روی میں) باز کی طرح تھا۔

(۲) ترجمہ - ہم (رطانی کے) غبار کے نیچے نہیں گھبرائے جب کہ وہ متفرق ہو کر پشت پھیر کر بھاگے اور (رطانی کی) آگ بھڑک اٹھی۔

(۳) ترجمہ - (پہاری بھلائی کی تیسری دلیل یہ ہے کہ) ہم نے غسان کے بادشاہ کو مندر کے بدلہ میں جبراً مارا جب کہ خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے (اور لوگ قصاص لینے سے عاجز تھے)۔

(۴) ترجمہ - اور ہم نے مندر اور اس کے قبیلہ کو حجر کی اولاد میں سے) تو شہزادے پکڑ کر لادیتے جو شریف تھے

وَأَعْلَمُوا أَنَّا وَإِيَّاكُمْ فِيمَا اشْتَرَطْنَا يَوْمَ اخْتَلَفْنَا سِوَاءَ
عَنَّا بِاطْلَا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ عَنْ حَجْرَةَ الرَّيِّضِ الطَّبَّاءِ
أَعْلَيْنَا جُنَاحُ كِنْدَةَ أَنْ يَغْتَمَ غَازِيِمٌ وَمِنَّا الْجَزَاءُ
أَمْ عَلَيْنَا جَرًا إِيَادٍ كَمَا نِيَطُ بِجُوزِ الْمَحْمَلِ الْأَعْبَاءِ
لَيْسَ مِنَّا الْمَضْرُوبُونَ وَلَا قَيْسُ وَلَا جَنْدَلٌ وَلَا الْحَذَاءُ
أَمْ جَنَازِيَا بَنِي عَتِيْقٍ فَإِنَّا مِنكُمْ إِنْ غَدَرْتُمْ لِبَرَاءِ
وَتَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِيهِمْ رِمَاحُ صُدُورٍ هُنَّ الْقَضَاءُ
تَرَكَوْهُمْ مُلَحِّبِينَ وَأَبُو بِنِيَّابٍ يُصِمُّ مِنْهَا الْحَذَاءُ

(۵) ترجمہ - پٹے والے یا پٹینے والے ہم میں سے نہیں اور ذقیس و جندل و جذاہ ہم میں سے ہیں۔ مطلب مضر بن اگر بعینہٴ مفعول ہے تو بنی تغلب کو عار دلانا مقصود ہے اور اگر بعینہٴ فاعل ہے تو اپنی برکت کرنا اور ان کو عار دلانا مقصود ہے۔

(۶) ترجمہ - کیا بنی عتیق کے گناہ ہمارے ذمہ ہیں؟ پس اگر تم غدر کرو گے تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں (ہم تمام ندادوں سے بیزاریں)۔

(۷) ترجمہ - بنو تمیم کے اتنی بہادریوں نے تم سے جنگ کی، جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے جن کی بجائیں موت تھیں (تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)۔

(۸) ترجمہ - ان اتنی بہادریوں نے ان لوگوں کو (جن پر وہ چڑھ کر گئے تھے) ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑا اور ایسے احوال غنیمت (اؤنٹ) لے کر لوٹے کہ جن کی حدیٰ خوانی بہرا بتائے دیتی تھی۔ (یعنی وہ اونٹ لور ان کے حدیٰ خوان بہت کثیر تعداد میں تھے)۔

اس تحریر کو کم کر سکتی ہیں جو دستاویزوں میں (لکھی ہوئی) ہے (ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر ملے جاہلہ باقی ہے گی)۔

(۱) ترجمہ - اور اس بات کو خوب جان لو کہ ہم اور تم ان شرائط میں جو حلف کے دن قرار پائی تھیں بالکل برابر ہیں (ہم پر کوئی زیادہ پابندی نہیں اور اگر ہیں ان کا ایفا لازم ہے تو تم پر بھی ان کو پورا کرنا ضروری ہے)۔

(۲) ترجمہ - تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ بکریوں کے باٹھے کے (صدقہ کے) عوض میں ہرنیاں ذبح کر دی جاتی ہیں (حالانکہ منت بکری کی تھی اسی طرح تم دوسروں کی بلا ہمارے ذمہ ڈالتے ہو)۔

(۳) ترجمہ - کیا بنی کند کا یہ گناہ کہ ان کا غازی (تم سے غنیمت چھین) لے جائے، ہمارے سر ہے اور کیا اس کا ہر ہاری طرف سے ہونا چاہیے۔ مطلب - تم ان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکتے اور ہم پر اس کا غصہ اُتارتے ہو۔

(۴) ترجمہ - کیا آیا دگاناہ بھی ہم پر ہے؟ یہ تمہارا بہتان ایسا ہی ناقابل برداشت ہے جیسا کہ کندے ہوئے اونٹ کے (دکر کے) وسط پر اور بوجھ رکھ دیتے جائیں (یعنی یہ مصیبت پر مصیبت ہے)۔

أَمْ عَلَيْنَا جِرًا حَنِيفَةً أَوْ مَا جَمَعْتُمْ مِنْ مِخَارِبٍ غِبْرَاءُ (۱)
 أَمْ عَلَيْنَا جِرًا قِضَاعَةً أَمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِيهَا جِنُودٌ أُنْدَاءُ (۲)
 ثُمَّ جَاؤُوا يَسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرَوْهُمْ شَامَةً وَلَا زَهْرَاءُ (۳)
 لَمْ يُحِلُّوا بَنِي رِزَاحٍ بَيْرِقًا ۖ نَطَاعٍ لَهُمْ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ (۴)
 ثُمَّ فَاءُوا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْرِ وَلَا يَبْرُدُ الْعَلِيلُ الْمَاءُ (۵)
 ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ مَعَ الْغَلَاءِ قِ لَا رَأْفَةَ وَلَا إِبْقَاءُ (۶)
 وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّيْدُ عَلَى يَوْمِ الْحِيَارِينَ وَالْبَلَاءُ بِلَاءُ (۷)

(۱) ترجمہ - پھر ان سے ایک ایسی مصیبت لے کر واپس ہوئے جو کر توڑ دینے والی تھی اور پانی (کینہ کی) سوزش اندرونی کو نہیں بجھاتا ہے (پس یہ بنی تغلب حسد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے)۔

(۲) ترجمہ - پھر اس کے بعد غلاق کے ساتھ ایک لشکر (تم پر چڑھ آیا) جس میں شفقت کا مادہ تھا اور زخم کا (لہذا اس نے بے دردی سے تم کو مارا)۔

(۳) ترجمہ - وہ (عمر و بن ہند) مالک ہے اور حیارین کی جنگ کا گواہ ہے (جس میں ہم کو فتح مند نصیب ہوئی تھی) جب کہ بڑا کٹھن وقت تھا



(۱) ترجمہ - کیا بنو حنیفہ اور ان بنو مخارب کا گناہ جن کو (مقام) غبراء نے اپنے اندر جمع کیا تھا ہم پر ہے (اس کا بدلہ کیا تم ہم سے لینا چاہتے ہو؟)۔

(۲) ترجمہ - کیا قِضَاعِہ کا گناہ (کہ انھوں نے تمہیں ٹوٹا) ہم پر ہے؟ نہیں بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہم اس میں ذرا ملوث نہیں۔

(۳) ترجمہ - (جب قِضَاعِہ کے لوگ ان کا مال ٹوٹ لے چلے تو) پھر وہ (تغلب) ان سے اپنا مال واپس لینے آئے لیکن ان کے لئے نہ سیاہ اوشنی واپس ہوئی نہ سفید (یعنی اپنا کوئی مال ان سے واپس نہ لے سکے)۔

(۴) ترجمہ - انھوں نے بنی رزاح کو (مقام) نطاح کی پتھر ملی زمین میں ایسے حال میں نہیں اتارا کہ وہ (بنی رزاح) ان کے لئے بددعا کر سکتے بلکہ ان کو جان سے مار کر چھوڑا۔

تذریبی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

فیض سبحانی

شرح اردو

☆ **حُسامی** ☆

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکر و ڈوی
استاذ حدیث و تفسیر دارالاسلام، دیوبند

(مطبعہ رقم)

مدنی کتب خانہ امام باغ کراچی

بیت اللہ

تکمیل الامانی

مختصر المعانی

مطبعہ

ظہیر آباد

مدنی کتب خانہ

فتوح الغیب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

تالیف

مولانا عمر اشرف قریشی

مدنی کتب خانہ

امام باغ کراچی

الفوز الکبیر

فی

اصول التفسیر

(اردو)

محمد قزوینی تالیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مترجم

مولانا جمیل احمد صاحب سکر و ڈوی

مدنی کتب خانہ امام باغ کراچی



شَرْحُ الْمَعْلَقَاتِ السَّبْعِ

تأليف

أبو عبد الله الحسين بن أحمد الزوزني

قَدَّمَهُ وَحَقَّقَهُ
الدكتور محمد خير أبو الوفا
رَاجَعَهُ وَصَحَّحَهُ
مُصْطَفَى قَصِيرٍ ص

وَيَلِيهَا قَصِيدَةُ الْبُرْدَةِ لِكَعْبِ بْنِ زَهَيْرٍ

بِأَنْتِ سَعَادُ

قَدِّمِي كِتَابِي كِتَابِي

مُقَابِلُ آرَامِ بَاعِ كِرَاجِي